روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	05:09
طلوع آفتاب	06:24
زوال آفتاب	12:39
غروب آفتاب	06:54

آج کی حدیث

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے ارشادفرمایا" کوئی شخص (اجنبی) عورت کے ساتھ خلوت (تنہائی اختیار) نہ کرے اورکوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے" یہ سن کرایک شخص نے عرض کیایارسول اللہؐ! فلاں فلاں غزوہ میں میرانام لکھا جاچکا ہے درانحالیکہ میری بیوی نے سفرحج کا ارادہ کرلیا ہےتو کیا کروں؟ (جنگ میں جاؤں اور بیوی کوا کیلےحج پر جانے دوں یا بیوی کے ساتھ حج کرنے جاؤں اور جنگ میں نہ جاؤں؟) آقا نے فرمایا" جاؤاپنی بیوی کے ساتھ حج کرو"

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 104, Tuesday- 14 April, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۰۴ ❁ منگل، ۱۴/اپریل ،۲۰۲۶، ۲۵/شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴/روپے، صفحات:۸

بہار میں ۱۵/اپریل کو نئے وزیرِاعلیٰ کی ہوگی حلف برداری

14 اپریل کو صبح 11 بجے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں کابینہ کی میٹنگ ہوگی۔ اس میں نتیش کمار کئی اہم ایجنڈوں پر مہر لگائیں گے۔ یہ ان کی آخری کابینہ میٹنگ ہوگی۔

2 روز بعد یعنی 15 اپریل کو بہار میں نئے وزیر اعلیٰ حلف لیں گے۔ پارٹی دفتر سے لے کر راج بھون تک اس کی تیاری چل رہی ہے۔ آج صرف وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی رہائش پر میٹنگ ہوئی۔ پیر کی صبح وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی رہائش پر اعلیٰ سطحی میٹنگ چلی۔ اس میں جے ڈی یو کے کارگزار صدر سنجے سنگھ، للن سنگھ، بجیندر یادو، وجے چودھری، شرون کمار اور زماں خان موجود تھے۔ تمام لوگوں نے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے ساتھ میٹنگ کی۔ اس میں 14 اپریل کو ہونے والی این ڈی کی قانون ساز پارٹی کی میٹنگ اور جے ڈی یو کے کوٹے سے بننے والے وزیر اور نشانت کمار کو لے کر بات چیت ہوئی۔ میٹنگ ختم ہونے کے بعد ریاستی وزیر زماں خان نے واضح طور پر کہا کہ 15 اپریل کو ہی نئی حکومت کی حلف برداری ہوگی۔ اس کی تیاری چل رہی ہے۔ دوسری جانب وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی رہائش سے نکلنے کے بعد للن سنگھ اور سنجے جھا نے نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی رہائش پر جاکر میٹنگ کی۔ یہاں پر لیڈران کے درمیان نئی کابینہ کو لے کر تبادلہ خیال ہوا۔ دوسری جانب پٹنہ ضلع انتظامیہ کی جانب سے ایئرپورٹ، ایک انے مارگ اور راج بھون کی سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے۔ پٹنہ کے ڈی ایم تیاگ راجن ایس ایم کو لوک بھون بلایا گیا تھا۔ اس دوران انہوں نے گورنر سے ملاقات کی۔ حلف برداری تقریب سے متعلق ڈی ایم کو کئی ہدایات دی گئی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان کے آنے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی بھی پٹنہ آئیں گے۔ وزیر اعظم منگل کی شام کو پٹنہ آئیں گے، لوک بھون میں رکیں گے اور 15 اپریل کو نئی حکومت کی حلف برداری میں شامل ہوں گے۔ واضح رہے کہ جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے سینئر لیڈران سنجے جھا اور وجے چودھری کی جانب سے گزشتہ 24 گھنٹوں کے اندر جو بیان جاری کیا گیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزیر اعلیٰ کے نام سے پارٹی کو کوئی مطلب نہیں ہے۔ جے ڈی یو کا واضح طور پر کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ بی جے پی کو ہی طے کرنا ہے۔ دوسری جانب بی جے پی میں وزیر اعلیٰ کے عہدہ کو لے کر تبادلہ خیال جاری ہے۔ مبصر بنے شیوراج سنگھ چوہان کے آنے کے بعد ہی کچھ واضح ہو پائے گا۔ ریاستی صدر سنجے سراوگی نے صاف طور پر کہا کہ 14 اپریل کو پہلے بی جے پی کی قانون ساز پارٹی کی میٹنگ ہوگی، اس کے بعد حکومت کی تشکیل کا عمل آگے بڑھے گا۔ سب کچھ طے پروگرام کے مطابق ہی چل رہا ہے۔ بی جے پی کی میٹنگ کے بعد این ڈی اے کی قانون ساز پارٹی کے لیڈران کی میٹنگ ہوگی۔ اس میں تمام اراکین اسمبلی بی جے پی کی جانب سے طے کیے گئے چہرے پر اپنی منظوری دیں گے۔ سکریٹریٹ کی جانب سے کابینہ کی میٹنگ کی تاریخ بھی جاری کردی گئی ہے۔ 14 اپریل کو صبح 11 بجے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں کابینہ کی میٹنگ ہوگی۔ اس میں نتیش کمار کئی اہم ایجنڈوں پر مہر لگائیں گے۔ یہ ان کی آخری کابینہ میٹنگ ہوگی۔ موجودہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے راجیہ سبھا کے رکن کے طور پر حلف لے لیا ہے۔ وہ ۱۴ اپریل ۲۰۲۶ کو اپنی آخری کابینہ میٹنگ کی صدارت کرنے کے بعد وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ دے سکتے ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پہلی بار ریاست میں اپنا وزیر اعلیٰ بنانے جارہی ہے۔ نئے لیڈر کے نام کا باضابطہ اعلان ۱۴ اپریل کو شام ۴ بجے این ڈی اے کی میٹنگ کے بعد متوقع ہے۔ نئے وزیر اعلیٰ کی حلف برداری کی تقریب ۱۵ اپریل کو صبح تقریباً ۱۱ بجے پٹنہ کے لوک بھون (سابقہ راج بھون) میں منعقد ہونے کا امکان ہے۔

ووٹنگ سے قبل 'بایومیٹرک' کے مطالبہ پر مفاد عامہ کی عرضی

سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن اور مرکزی حکومت کو بھیجا نوٹس

سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو ہمیں جواب دینا ہوگا اور اگر ریاستیں تعاون نہیں کرتی ہیں یا وزارت خزانہ بجٹ منظور نہیں کرتی ہےتو پھر ہم سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ ووٹنگ سے قبل ووٹرس کی بایومیٹرک اور چہرے کی شناخت کا مطالبہ لے کر سپریم کورٹ میں داخل کی گئی مفاد عامہ کی عرضی پر نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے میں مرکزی حکومت اور الیکشن کمیشن و ریاستوں کو نوٹس بھیجا ہے۔ سپریم کورٹ نے نوٹس کا 4 ہفتے میں جواب طلب کیا ہے۔ آئندہ اسمبلی انتخابات میں دھاندلی روکنے کو لے کر یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ سماعت کے دوران سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ اس کے لیے قوانین میں بڑے پیمانے پر تبدیلی اور بھاری مالیاتی بوجھ کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ بیشک الیکشن کمیشن کے پاس اختیارات ہیں۔ عرضی گزار اشونی اپادھیائے نے کہا کہ الیکشن کمیشن کے پاس مکمل اختیارات حاصل ہیں۔ لیکن ریاستوں کو بھی تعاون کرنا ہوگا اور نوٹس جاری کرنا ضروری ہے۔ سی جے آئی نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو ہمیں جواب دینا ہوگا اور اگر ریاستیں تعاون نہیں کرتی ہیں یا وزارت خزانہ بجٹ منظور نہیں کرتی ہےتو پھر ہم سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ سماعت کے دوران اپادھیائے نے کہا کہ مجوزہ نظام انتخابی دھوکہ دہی کو روکنے کے لیے ایک روک تھام کے طریقہ پر کام کرے گا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں ایسے اقدامات کو نافذ کرنا شاید ممکن نہ ہو، لیکن انہوں نے دلیل دی کہ مستقبل کے انتخابات میں اس نظام کو نافذ کیا جاسکتا ہے، تاکہ پراکسی ووٹنگ اور ووٹرس کو لالچ دینے جیسی روایات پر روک لگائی جاسکے۔ سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ آئندہ انتخابات کے لیے ان عرضیوں پر غور نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لیکن کیا آئندہ اسمبلی انتخابات یا ریاستی انتخابات کے لیے اس طرح کا اقدام اپنانا مناسب ہے، اس کی تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے۔ نوٹس جاری کریں۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ کارروائی کی وجہ 20 مارچ 2026 کو اس وقت پیدا ہوئی جب عرضی گزار کو پتہ چلا کہ الیکشن کمیشن کے ذریعہ اٹھائے گئے مختلف اقدامات کے باوجود رشوت خوری، غیرضروری اثر ورسوخ، نقالی، دوہری ووٹنگ اور فرضی ووٹنگ کے واقعات مسلسل جاری رہیں۔

دھلی فسادات کیس: عمر خالد کی ضمانت مسترد ھونے کے

فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں نظرثانی کی درخواست

جنوری میں عمر خالد کی ضمانت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے نوٹ کیا تھا کہ انسدادِ دہشت گردی قانون کے تحت ٹرائل میں تاخیر خود بخود ضمانت کا جواز نہیں بن سکتی۔ گزشتہ پانچ سال سے جیل میں قید طلبہ لیڈر اور سماجی کارکن عمر خالد نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے اور عدالت کے ۵ جنوری کے اس فیصلے پر نظرِ ثانی کی درخواست کی ہے جس میں دہلی فسادات کی 'بڑی سازش' کے معاملے میں ان کی ضمانت مسترد کر دی گئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق، اس معاملے کو بدھ کے دن سماعت کیلئے فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ اپنے گزشتہ فیصلے میں، جسٹس اروند کمار اور جسٹس این وی انجاریا پر مشتمل بنچ نے عمر خالد اور ان کے ساتھی ملزم شرجیل امام کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی تھیں۔ تاہم، عدالت نے گلفشاں فاطمہ، میران حیدر، شفاء الرحمن، شاداب احمد اور محمد سلیم خان سمیت دیگر ملزمین کی ضمانت منظور کر لی تھی۔ ضمانت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے نوٹ کیا تھا کہ انسدادِ دہشت گردی قانون کے تحت ٹرائل میں تاخیر خود بخود ضمانت کا جواز نہیں بن سکتی۔ ساتھ ہی بنچ نے واضح کیا کہ قانون پہلے سے ضمانت سے انکار کا حکم نہیں دیتا اور عدالتوں کے پاس یہ اختیار برقرار ہے کہ وہ مناسب جگہ پر ریلیف فراہم کریں۔ بنچ نے تبصرہ کیا تھا کہ خالد اور امام 'محفوظ گواہوں' کے بیان قلمبند ہونے کے بعد یا ایک سال مکمل ہونے پر نئی ضمانت کی درخواستیں دائر کر سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ کیس فروری ۲۰۲۰ء میں شمال مشرقی دہلی میں شہریت ترمیمی ایکٹ (سی اے اے) کے خلاف مظاہروں کے دوران پھوٹ پڑنے والے فرقہ وارانہ تشدد سے متعلق ہے، جس کے نتیجے میں ۵۳ افراد ہلاک اور سیکڑوں افراد زخمی ہوئے تھے۔ متاثرین کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ اس معاملے میں عمر خالد اور دیگر ملزمین کو جنوری اور ستمبر ۲۰۲۰ء کے درمیان گرفتار کیا گیا تھا اور ان پر یو اے پی اے، عوامی املاک کو نقصان پہنچانے کی روک تھام کا ایکٹ، آرمز ایکٹ اور تعزیراتِ ہند کی دفعات سمیت سخت الزامات عائد کئے گئے تھے۔ جانچ ایجنسیوں نے ملزمین پر الزام لگایا ہے کہ یہ تشدد نریندر مودی کی قیادت میں مرکز کی بی جے پی حکومت کو بدنام کرنے کیلئے ایک بڑی سازش کا حصہ تھا۔ پولیس نے مزید دعویٰ کیا کہ اسے شہریت ترمیمی قانون کے خلاف مظاہروں کی آڑ میں منظم کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ میں جمع کرائے گئے حلف نامے میں دہلی پولیس نے ان مبینہ اقدامات کو مربوط "تبدیلی حکومت کی کارروائی" قرار دیا ہے۔

اجرت میں اضافے کے خلاف فیکٹری مزدوروں کا احتجاج پرتشدد ہوگیا

مظاہروں نے ٹریفک کو مفلوج کر دیا، مسافر صبح کے رش کے وقت دہلی جانے والی مختلف سڑکوں پر پھنس گئے

نوئیڈا: گاڑیوں کو نذر آتش کیا گیا، املاک کی توڑ پھوڑ کی گئی اور نوئیڈا کے فیز 2 اور سیکٹر 60 کے علاقوں سے پیر، 13 اپریل کو پتھراؤ کی اطلاع ملی، کیونکہ اجرت میں اضافے کا مطالبہ کرنے والے فیکٹری ورکرز کے احتجاج پرتشدد ہو گئے، پولیس نے بتایا۔ مظاہروں نے ٹریفک کو مفلوج کر دیا، جس سے ہزاروں مسافر صبح کے رش کے وقت دہلی جانے والی مختلف سڑکوں پر پھنس گئے۔ دہلی نوئیڈا سرحد پر کئی کلومیٹر تک گاڑیوں کی لمبی قطاریں دیکھی گئیں۔ حکام کے مطابق، مختلف صنعتی یونٹس کے کارکنوں کی ایک بڑی تعداد صبح کے وقت جمع ہوئی تاکہ تنخواہ پر نظر ثانی کے اپنے دیرینہ مطالبے کو دبائیں اور مظاہرے کے دوران نعرے لگائے۔ مدرسن کمپنی کے یونٹ سمیت سیکٹر 62 اور سیکٹر 84 سے بھی اسی طرح کے مظاہروں کی اطلاع ملی۔ مظاہرین نے نیشنل ہائی وے 9 کو بھی بلاک کر دیا۔ احتجاج جلد ہی تشدد میں بدل گیا، کچھ مظاہرین نے املاک کی توڑ پھوڑ کی، پتھراؤ کیا اور گاڑیوں کو آگ لگا دی۔ عہدیداروں نے بتایا کہ گوتم بدھ نگر کمشنریٹ کے تحت تمام صنعتی زونوں میں پولیس کی مناسب تعیناتی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ صورتحال پر نظر رکھنے کے لیے سینئر پولیس اور انتظامی افسران زمین پر موجود ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ صورتحال پر قابو پانے کے لیے پولیس کی بھاری نفری متاثرہ علاقوں میں پہنچائی گئی۔ پولیس نے ایک بیان میں کہا، "صورتحال کنٹرول میں ہے اور مسلسل نگرانی کی جارہی ہے۔ کارکنوں کو مشورہ دینے اور امن برقرار رکھنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے جہاں بھی ضروری ہو کم سے کم طاقت کا استعمال کیا جارہا ہے،" پولیس نے ایک بیان میں کہا۔ حکام نے عوام سے افواہوں پر کان نہ دھرنے کی بھی اپیل کی اور یقین دلایا کہ متاثرہ علاقوں میں حالات معمول پر آرہے ہیں۔ یہ تشدد اتر پردیش کی حکومت کی طرف سے گوتم بدھ نگر میں مزدوروں کے لیے لازمی ڈبل اوور ٹائم تنخواہ اور بروقت اجرت سمیت مزدوروں کی بہبود کو مضبوط بنانے کے لیے اقدامات کے ایک سلسلے کا اعلان کرنے کے ایک دن بعد شروع ہوا۔ ضلع مجسٹریٹ میدھا روپم نے اتوار کو صنعتی اکائیوں کے نمائندوں کے ساتھ میٹنگ کی اور مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کلیدی ہدایات جاری کیں۔

پاپوانیوگنی میں گردابی طوفان 'میلا' نے برپا کیا قہر، ۱۱/افراد جاں بحق

گردابی طوفان 'میلا' بحر سلیمان میں کیٹگری-5 کی شدت تک پہنچ گیا تھا، جس کے سبب پاپوانیوگی اور سلیمان جزیرہ گروپ کے کئی حصوں میں شدید بارش، سیلاب، تیز ہوائیں اور سمندری طوفان کی لہریں دیکھنے کو ملیں۔ پاپوانیوگنی کے خودمختار بوگن ویل خطہ میں گردابی طوفان 'میلا' نے زبردست تباہی مچادی ہے۔ اس قدرتی آفت میں اب تک کم از کم 11 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ کئی لوگ زخمی ہیں اور بڑے پیمانے پر نقصان کی خبریں سامنے آرہی ہیں۔ مقامی میڈیا کے مطابق سنٹرل بوگن ویل کے آسیکو گاؤں میں شدید لینڈ سلائیڈنگ کا واقعہ پیش آیا، جس میں کئی گھر ملبے تلے دب گئے۔ اس حادثے میں 8 افراد کی موت ہوگئی۔ اس کے علاوہ تیز ہواؤں کے باعث گرے ہوئے درختوں کی زد میں آ کر 2 خواتین بھی جان کی بازی ہار گئیں۔ تقریباً 12 دیگر افراد زخمی ہوئے ہیں، جن کا اسپتال میں علاج جاری ہے۔ اس گردابی طوفان نے بڑی تعداد میں گھروں اور بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچایا ہے۔ طوفان 'میلا' بحر سلیمان میں کیٹگری-5 کی شدت تک پہنچ گیا تھا، جس کے باعث پاپوانیوگنی اور سلیمان جزیرہ کے کئی علاقوں میں شدید بارش، سیلاب، تیز ہوائیں اور سمندری طوفانی لہریں دیکھنے کو ملیں۔ اس آفت کے نتیجے میں کئی علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ اور پانی جمع ہونے کی صورتحال بھی پیدا ہوگئی ہے۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پاپوانیوگنی کے وزیر اعظم جیمس ماراپے نے راحت اور بچاؤ کے کاموں کو تیز کرنے کی ہدایت دی ہے۔ حکومت نے متاثرہ علاقوں میں خوراک، صاف پینے کا پانی، ادویات اور عارضی پناہ گاہوں کی فراہمی کا عمل شروع کر دیا ہے۔ وزیر اعظم نے یقین دلایا ہے کہ ہر متاثرہ برادری تک مدد پہنچائی جائے گی۔ ابتدائی اندازے کے مطابق اس طوفان کے نیوگنی کے جنوب-مشرقی حصہ سے کیٹگری-2 یا 3 کی شدت کے ساتھ ٹکرانے کا امکان ظاہر کیا گیا تھا، لیکن بعد میں یہ کمزور ہوکر ٹراپیکل لو میں تبدیل ہوگیا۔ اس کے باوجود اس نے پورے بحر الکاہل کے خطے میں بڑی تباہی مچائی۔ اس سے قبل 8 اپریل کو سلیمان جزیرہ میں 3 افراد کے لاپتہ ہونے کی خبر بھی سامنے آئی تھی۔ آسٹریلیا کے محکمہ موسمیات کے مطابق طوفان 'میلا' ہونیارا سے تقریباً 425 کلومیٹر مغرب اور پورٹ موریسبی سے تقریباً 980 کلومیٹر مشرق میں کیٹگری-5 کی حالت میں موجود تھا۔

آسام حکومت نے کانگریس لیڈر

پون کھیرا کی پیشگی ضمانت کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا

نئی دہلی: ہائی کورٹ نے انہیں متعلقہ عدالت میں درخواست دائر کرنے کے لیے ایک ہفتے کا وقت دیا اور انہیں کچھ شرائط کے ساتھ ریلیف دیا۔ آسام حکومت نے چیف منسٹر ہیمانتا بسوا سرما کی اہلیہ کے خلاف الزامات لگانے کے الزام میں ان کے خلاف درج مقدمے میں کانگریس لیڈر پون کھیرا کو ایک ہفتہ کی عبوری ضمانت دینے کے تلنگانہ ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں درخواست کی ہے۔ یہ درخواست اتوار، 12 اپریل کو ایڈوکیٹ شوودیپ رائے کے ذریعے دائر کی گئی تھی اور امکان ہے کہ اس ہفتے اس کی سماعت کی جائے گی۔ 10 اپریل کو ہائی کورٹ نے کھیرا کو ایک ہفتے کی ٹرانزٹ پیشگی ضمانت دی تھی۔ ہائی کورٹ نے انہیں متعلقہ عدالت میں درخواست دائر کرنے کے لیے ایک ہفتے کا وقت دیا اور انہیں کچھ شرائط کے ساتھ ریلیف دیا۔ ہائی کورٹ نے اپنے حکم میں کہا، "مقدمہ کی خوبیوں پر کوئی رائے ظاہر کیے بغیر، اس عدالت کا خیال ہے کہ درخواست گزار نے محدود ٹرانزٹ پیشگی ضمانت دینے کے لیے ایک کیس بنایا ہے، کیونکہ اس کی گرفتاری کا خدشہ معقول معلوم ہوتا ہے اور ریکارڈ پر موجود مواد سے اس کی تائید ہوتی ہے،" ہائی کورٹ نے اپنے حکم میں کہا تھا۔ شرائط یہ تھیں کہ درخواست گزار کو ایک لاکھ روپے کے ذاتی مچلکے پر گرفتاری کی صورت میں ضمانت پر رہا کردیا جائے گا اور اتنی ہی رقم کے دو ضمانتوں کے ساتھ وہ تفتیش میں تعاون کرے گا اور تفتیشی افسر کی ضرورت کے مطابق خود کو پوچھ گچھ کے لیے دستیاب کرے گا اور یہ کہ وہ مجاز عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر ملک سے باہر نہیں جائے گا۔ شرائط میں مزید یہ بھی شامل ہے کہ عرضی گزار، مقررہ مدت کے اندر، آسام کی مجاز عدالتی عدالت سے رجوع کرے گا اور مناسب راحت حاصل کرے گا اور وہ، ایک عوامی شخصیت ہونے کے ناطے، موجودہ کیس کے موضوع کے سلسلے میں مزید عوامی بیانات دینے میں تحمل کا مظاہرہ کرے گا، جو تحقیقات کو متاثر کر سکتا ہے۔ کانگریس لیڈر نے 5 اپریل کو الزام لگایا تھا کہ آسام کے وزیر اعلیٰ کی اہلیہ رینیکی بھویان سرما کے پاس متعدد پاسپورٹ اور غیر ملکی جائیداد ہے، جس کا اعلان اس ریاست میں 9 اپریل کو ہونے والے اسمبلی انتخابات کے لیے وزیر اعلیٰ کے انتخابی حلف نامے میں نہیں کیا گیا تھا۔ کھیرا کے خلاف گوہاٹی کرائم برانچ پولیس اسٹیشن میں بی این ایس کی کئی دفعات کے تحت درج کیا گیا تھا۔

مختصر مگر اہم خبریں

میاں پور کا نام تبدیل

اب رویندر نگر کہلائے گا' چیف منسٹر یوپی کا اعلان

نئی دہلی: (ایجنسیز) چیف منسٹر اتر پردیش یوگی آدتیہ ناتھ نے یوپی ضلع لکھیم پور کھیری میں ایک اور گاؤں کا نام تبدیل کرنے کا اعلان کیا اور میاں پور کو اب 'رویندر نگر' کے نام سے موسوم کرنے کا فیصلہ سنایا ہے۔ یہ اعلان انہوں نے ایک جلسہ سے خطاب کے دوران کیا۔ آدتیہ ناتھ نے کہا کہ میاں پور گاؤں کو اب گرودیو کے نام پر رویندر نگر کے طور پر جانا جائے گا۔ انہوں نے سابقہ حکومتوں کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ پہلے گاؤں کے نام شناخت چھپانے رکھے گئے تھے، جبکہ حقیقت میں وہاں ایسا کوئی پس منظر موجود نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ریاستی حکومت کی جانب سے 331 ہندو بنگلہ دیشی خاندانوں کو سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور ڈبل انجن حکومت میں تمام طبقات کو ترقی کے مواقع ملے ہیں۔ انہوں نے پاکستان پر تنقید کی اور کہا کہ 1971 کے بعد بھی حالات میں بہتری نہیں آئی اور وہاں اقلیتوں، خاص طور پر ہندوؤں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان مستقبل میں مزید تقسیم کا شکار ہوسکتا ہے۔ لکھیم پور کھیری کے دورہ کے موقع پر آدتیہ ناتھ نے مجموعی طور پر 213 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر چیف منسٹر آدتیہ ناتھ نے سماجوادی پارٹی اور کانگریس پارٹی کو بھی ہدف تنقید بنایا۔

خواتین ریزرویشن ایکٹ مستقبل کی قراردادوں کو پورا کرے گا: پی ایم

اس ایکٹ کے تحت لوک سبھا اور ریاستی قانون ساز اسمبلیوں میں خواتین کیلئے ایک تہائی نشستیں ریزرویشن فراہم کی گئی ہیں۔

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر، 13 اپریل کو کہا کہ پارلیمنٹ "نئی تاریخ" بنانے کے قریب ہے جب خواتین کے ریزرویشن ایکٹ میں 2029 میں اس کے نفاذ کے لیے اس ہفتے ترمیم کی جائے گی۔ اس قانون کا نفاذ ماضی کے خوابوں کا ادراک کرے گا اور مستقبل کی قراردادوں کو پورا کرے گا، انہوں نے پارلیمنٹ کے تین روزہ اجلاس سے قبل یہاں 'ناری شکتی وندن سمّیلن' میں کہا، جہاں خواتین کے کوٹہ کے قانون میں ترامیم کو زیر غور لایا جائے گا۔ "ہمارے ملک کی پارلیمنٹ ایک نئی تاریخ بنانے کے قریب ہے۔ ایک نئی تاریخ جو ماضی کے خوابوں کو پورا کرے گی؛ جو مستقبل کی قراردادوں کو پورا کرے گی۔ ایک ایسے ہندوستان کا عزم جو مساوات پر مبنی ہو، جہاں سماجی انصاف محض نعرہ نہیں ہے، بلکہ ہمارے کام کی ثقافت، ہمارے فیصلہ سازی کے عمل کا فطری حصہ ہے،" انہوں نے کانفرنس میں کہا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب یہ قانون 2023 میں متعارف کرایا گیا تھا تو اسے تمام جماعتوں نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا اور 2029 تک اس کے نفاذ کا اجتماعی مطالبہ تھا، خاص طور پر اپوزیشن کی طرف سے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ریاستی اسمبلیوں سے لے کر ملک کی پارلیمنٹ تک، دہائیوں کے انتظار کو ختم کرنے کا وقت 16، 17 اور 18 اپریل ہے جب توسیعی بجٹ اجلاس ترامیم پر غور اور منظوری کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ "نئی پارلیمنٹ میں 2023 میں، ہم نے ناری شکتی وندن ایکٹ کی شکل میں پہلا قدم اٹھایا ہمارے ملک کی ترقی کے سفر میں ان اہم سنگ میلوں کے درمیان، ہندوستان 21 ویں صدی کے سب سے اہم فیصلوں میں سے ایک لینے کے دہانے پر کھڑا ہے۔ "میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ فیصلہ ہمارے وقت کا سب سے اہم ہوگا۔ یہ ایک فیصلہ ہے جو خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے وقف ہے، عورت کی طاقت اور احترام کو حقیقی خراج تحسین،" انہوں نے کہا۔ ستمبر 2023 میں، پارلیمنٹ نے 'ناری شکتی وندن ادھینیم' منظور کیا، جسے عام طور پر خواتین کے ریزرویشن ایکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے، جو قانون ساز اداروں میں خواتین کی نمائندگی کو بڑھانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اس ایکٹ کے تحت لوک سبھا اور ریاستی قانون ساز اسمبلیوں میں خواتین کے لیے ایک تہائی نشستیں ریزرویشن فراہم کی گئی ہیں۔

حج ۲۰۲۶ء: بغیر سرکاری اجازت نامہ مکہ مکرمہ میں داخلہ ممنوع، عمرہ ویزا عارضی طور پر معطل

سعودی حکام نے واضح کر دیا ہے کہ حج کے دوران مکہ مکرمہ میں داخلہ صرف سرکاری حج اجازت نامہ سے ہی ممکن ہے اور کوئی بھی سیاح یا وزٹ ویزا کے ذریعہ حج کرنے کی کوشش نہ کریں

سعودی حکام نے واضح کر دیا ہے کہ حج کے دوران مکہ مکرمہ میں داخلہ صرف سرکاری حج اجازت نامہ سے ہی ممکن ہے اور کوئی بھی سیاح یا وزٹ ویزا کے ذریعہ حج کرنے کی کوشش نہ کریں۔ سعودی عرب نے حج 2026 کے تحت بڑی اور سخت پابندیاں عائد کردی ہیں۔ نئے قوانین کے تحت اب مکہ میں بغیر سرکاری حج اجازت نامہ کے داخلے پر مکمل طور پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عمرہ ویزا بھی عارضی طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔ یہ قدم دنیا کے سب سے بڑے مذہبی انعقادات میں سے ایک حج کو محفوظ اور منظم بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ فیصلہ حج اور عمرہ کی وزارت اور سعودی عرب کی وزارت داخلہ کی مشترکہ کوششوں کے تحت لیا گیا ہے۔ سعودی حکام کے مطابق ہر سال لاکھوں عازمین حج کی بھیڑ کو دیکھتے ہوئے سیکورٹی اور ہجوم کو کنٹرول کرنے کے انتظام کو مزید مضبوط کیا جارہا ہے۔ ان کے مطابق یہ اقدامات عازمین حج کی سیکورٹی کو یقینی بنانے اور مقدس مقامات کو ہموار بنائے رکھنے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ 13 اپریل 2026 سے نافذ قوانین کے مطابق صرف جائز حج اجازت نامہ رکھنے والے لوگوں کو ہی مکہ مکرمہ میں داخلے کی اجازت ہوگی۔ ساتھ ہی مکہ سے متعلق آفیشل کام یا رہائشی اجازت نامہ والے لوگوں کو ہی داخلہ ملے گا۔ حکام نے واضح کر دیا ہے کہ اس مدت کے دوران سیاحوں اور عمرہ زائرین سمیت دیگر تمام ویزا ہولڈرس کو داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ سعودی میڈیا کے ذریعہ جاری ایک بیان کے مطابق وزارت داخلہ کے افسران نے یہ فیصلہ زائرین کی سیکورٹی کو یقینی بنانے اور مقدس مقامات کے اندر آمد و رفت کو آسان بنانے کے مقصد سے لیا ہے۔ مکہ میں داخل ہونے والے اہم راستوں پر حفاظتی چوکیوں کو مضبوط کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے مکہ کے تمام اہم راستوں پر سیکورٹی چیک پوائنٹس بھی بڑھا دیے ہیں، تاکہ بلا اجازت داخلے کو روکا جا سکے۔ واضح رہے کہ سعودی عرب نے گزشتہ کچھ سالوں میں ڈیجیٹل تکنیکوں کے استعمال میں اضافہ کیا ہے۔ 'نسک ایپ' جیسے پلیٹ فارم کے ذریعہ زائرین کی شناخت اور اجازت نامہ کی تحقیقات کی جارہی ہے۔ افسران نے وارننگ دی ہے کہ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں پر بھاری جرمانہ، جلاوطنی اور مستقبل میں داخلے پر پابندی عائد کی جاسکتی ہے۔ واضح رہے کہ حج کے نزدیک آنے کے ساتھ ہی سعودی عرب نے آفیشل طور پر عمرہ پرمٹ معطل کر دیے ہیں، جو مقدس مقامات کی تیاری کے لیے ایک معیاری سالانہ قدم ہے۔ حج کی تیاریوں کی وجہ سے عمرہ سے متعلق اہم تاریخوں کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔ عمرہ ویزا جاری ہونے کی آخری تاریخ 20 مارچ 2026، عمرہ ویزا پر سعودی میں داخلے کی آخری تاریخ 3 اپریل 2026 اور عمرہ زائرین کے لیے وہاں سے نکلنے کی آخری تاریخ 18 اپریل 2026 مقرر کی گئی ہے۔ اس کے بعد عمرہ ویزا پر سعودی عرب میں داخلہ نہیں ملے گا۔ حج کے اجازت نامہ کے بغیر مکہ میں قیام ممنوع ہوگا۔ جائز ویزا بھی ان پابندیوں کو منسوخ نہیں کرسکتیں۔ قابل ذکر ہے کہ سعودی عرب نے 8 فروری 2026 سے حج ویزا جاری کرنا شروع کر دیا تھا۔

ممبئی: ڈونگری میں مولانا خالد اشرف اور ان کے بیٹوں پر حملہ

۴ ملزمین گرفتار، کشیدگی امن قائم، ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی سے علما اہلسنت کی ملاقات، مولانا خالد اشرف کو ڈرگس فروشوں نے نشانہ بنایا، امن وامان برقرار رکھیں۔ صبر وضبط کا مظاہرہ کریں۔

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی سے علما اہلسنت کی ملاقات، مولانا خالد اشرف کو ڈرگس فروشوں نے نشانہ بنایا، امن وامان برقرار رکھیں۔ صبر وضبط کا مظاہرہ کریں۔ مولانا خالد اشرف کی مریدین اور متعلقین سے اپیل، ڈرگس فروش علما کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ ممبئی ڈونگری میں مولانا سید خالد اشرف المعروف خالد میاں پر حملہ کے بعد ممبئی نے اقدام قتل کا کیس درج کر چار ملزمین کو گرفتار کرنے کا دعوی کیا ہے خالد اشرف اور ان کے فرزند پر حملہ سے ممبئی میں کشیدگی پھیل گئی ان کے مریدین جوق درجوق پولس اسٹیشن پہنچ گئے اس کے بعد آج علما اہلسنت والجماعت نے خالد اشرف پر حملہ کے تناظر خاطیوں پر سخت کارروائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ آج علما اہلسنت اور آل انڈیا جماعت العلمانے ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی سے ملاقات کر کے پولس کارروائی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ملزمین پر سخت کاروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ حضرت مولانا معین الدین اشرف المعروف معین میاں کی سر براہی میں ایک وفد نے دیوین بھارتی سے ملاقات کی تھی مولانا خالد اشرف نے کہا کہ مجھے ڈرگس فروشوں نے نشانہ بنایا ہے اس کے ساتھ ہی جس وقت ان حملہ آور منشیات فروشوں مجھ پر اور میرے فرزند پر حملہ کیا تھا تو انہوں نے یہی کہا تھا کہ یہ وہی مولانا ہے جو ڈرگس کے خلاف مومنٹ چلاتا ہے اس لیے پولس کمشنر سے مولانا خالد اشرف نے یہ درخواست کی ہے کہ علما پر حملہ کرنا سراسر غلط ہے ایسے میں ان غنڈوں پر سخت کارروائی کی جانی چاہئے اس کے ساتھ پولس کی کارروائی پر بھی اطمینان کا اظہار کیا ساتھ ہی علما کرام اور عمائدین شہر کا بھی شکریہ ادا کیا انہوں نے کہا کہ مجھے ایسا محسوس نہیں ہوا کہ اس مصیبت کی گھڑی میں میں تنہا ہوں اس لئے سبھی کا شکریہ اس کے ساتھ مولانا خالد اشرف نے مریدین اور متعلقین سے یہ درخواست کی کہ وہ صبر وضبط کا مظاہرہ کرے اتنا ہی نہیں اشتعال انگیزی سے بھی اجتناب کرے جو بھی ہمارے مداح اور چاہنے والے ہیں وہ قطعی غلط حرکت نہیں کریں گے۔ علما منشیات فروشوں کے نشانے پر: حضرت مولانا معین الدین اشرف المعروف معین میاں نے آج خالد اشرف پر حملہ کے معاملہ میں پولس کمشنر دیوین بھارتی سے ملاقات کر کے یہ انکشاف کیا ہے کہ اب علما کرام اور سفید پوش منشیات فروشوں کے نشانے پر ہے اس کا مقصد عام عوام میں دہشت پیدا کرنا ہے اس لئے پولس سے مولانا معین میاں نے درخواست کی ہے کہ ایسے منشیات فروشوں پر سخت کارروائی ہو جو علما کرام کو نشانہ بناتے ہیں انہوں نے کہا کہ بھیونڈی میں مولانا خالد اشرف نے منشیات کے خلاف تحریک شروع کی تھی اس کا اثر ممبئی میں بھی منشیات فروشوں پر ہوا ہے اس کے ساتھ ہی منشیات فروشوں کا ایک ریکیٹ کام کرتا ہے جو منشیات فروشی کے خلاف تحریک چلانے والوں کے خلاف مہم چلا کر اسے سوشل میڈیا میں بدنام بھی کرتے ہیں اس لئے ایسے منشیات فروش گینگ کے خلاف سخت کارروائی ضروری ہے معین میاں نے کہا کہ منشیات فروشوں کے خلاف پولس نے جو کارروائی کی ہے وہ اطمینان بخش ضرور ہے لیکن ایسے منشیات فروشوں پر سخت کارروائی بھی وقت کا تقاضہ ہے اس وفد میں رضا اکیڈمی کے سربراہ سعید نوری، مولانا اعجاز کشمیری اور مولانا انیس اشرفی بھی شامل تھے۔ مولانا خالد اشرف پر حملہ کے الزام میں ڈونگری پولس نے مجید لالہ پٹھان، راحیل پٹھان، ساحل پٹھان اور پیرو کو گرفتار کرلیا ہے اس کے ساتھ ہی نامعلوم حملہ آوروں کی تلاش جاری ہے۔ ان حملہ آوروں نے مولانا خالد اشرف اور ان کے بیٹوں کو ڈنڈوں لاٹھی سے حملہ کر کے زدوکوب کیا جس کے سبب وہ اب بھی زخمی ہے اس معاملہ میں پولس مزید تفتیش کر رہی ہے۔

ممبئی لوکل ٹرین: سنٹرل ریلوے نے مالی سال 2025-26 میں ٹکٹ چیکنگ کے معاملات میں آمدنی ۲۵۰ رکروڑ سے تجاوز کرگئی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) سنٹرل ریلوے نے مالی سال 2025-26 میں ٹکٹوں کی جانچ پڑتال کے معاملات

اور اس سے متعلقہ محصولات کی وصولی میں تیزی سے اضافے کی اطلاع دی ہے، جو اس کے پورے نیٹ ورک پر نافذ کرنے والے تیز رفتار اقدامات کی عکاسی کرتا ہے۔ ایکس پر سنٹرل ریلوے کے ذریعے شیئر کیے گئے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق زون میں سال کے دوران بغیر ٹکٹ یا بے قاعدہ سفر کے 90.41 لاکھ کیسز ریکارڈ کیے گئے، جو پچھلے مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 10 فیصد زیادہ ہے۔ مالی سال 2024-25 میں، سنٹرل ریلوے نے اس طرح کے 05.38 لاکھ کیسز کا پتہ لگایا تھا۔ کریک ڈاؤن نے آمدنی میں بھی کافی اضافہ کیا ہے۔ ریلوے زون نے مالی سال 2025-26 میں جرمانے اور جرمانے کے ذریعے 91.251 کروڑ روپے اکٹھے کیے، جو پچھلے سال کے 70.203 کروڑ روپے کے مقابلے میں تقریباً 24 فیصد زیادہ ہے۔ عہدیداروں نے اشارہ کیا کہ مسلسل ڈرائیو بغیر ٹکٹ کے سفر کو روکنے اور مسافروں کے درمیان تعمیل کو یقینی بنانے کی وسیع تر کوششوں کا حصہ ہے۔ ٹکٹوں کی چیکنگ کی باقاعدہ مہم، سرپرائز انسپکشن اور اضافی عملے کی تعیناتی نے پتہ لگانے کی شرح کو بلند کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ حال ہی میں، وکھرولی اسٹیشن پر اوقات کے دوران ٹکٹ کی جانچ کی مہم میں، حکام نے 400 سے زیادہ بغیر ٹکٹ کے مسافروں کے خلاف کارروائی کی، جس میں حکام نے ایک دن میں ایک لاکھ روپے سے زیادہ کا جرمانہ وصول کیا۔ ڈی آر ایم سنٹرل ریلوے کی طرف سے شیئر کردہ اپ ڈیٹ کے مطابق، یہ ڈرائیو پیر، 23 مارچ کو شام کے اوقات کے دوران منعقد کی گئی تھی۔ سخت چیکنگ آپریشن کے دوران، 421 بغیر ٹکٹ مسافروں کو پکڑا گیا، اور 103845/- روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ اسی دن، شام کے اوقات میں بھنڈوپ ریلوے اسٹیشن پر بھی اسی طرح کی ایک مہم چلائی گئی، اور تقریباً 380 بغیر ٹکٹ مسافروں کو پکڑا گیا، اور 160,91 روپے کا جرمانہ وصول کیا گیا۔ پتہ لگانے میں اضافے کے رجحان کے ساتھ، حکام نے مسافروں پر زور دیا ہے کہ وہ ٹکٹنگ کے اصولوں پر عمل کریں۔ انتظامیہ نے یہ بھی برقرار رکھا ہے کہ سب کے لیے منصفانہ سفر کو یقینی بنانا ایک اہم ترجیح ہے۔

ممبئی: ادھو ٹھاکرے کی اہلیہ رشمی

آشا بھوسلے کی رہائش گاہ پر آخری تعزیت میں بے ساختہ روئی

ممبئی: شیو سینا یو بی ٹی کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے اپنے خاندان کے ساتھ پیر کو ممبئی میں لیجنڈ گلوکارہ آشا بھوسلے کی رہائش گاہ پر ان کی 92 سال کی عمر میں انتقال کے بعد ان کی آخری تعزیت کی۔ آئیکونک پلے بیک سنگر کو الوداع دورے کے دوران، ایک جذباتی لمحہ سامنے آیا جب رشمی ٹھاکرے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ٹوٹ گئیں۔ رہائش گاہ کے منظروں نے اسے آنسوؤں میں دکھایا، بھوسلے خاندان کے ارکان کو گلے لگاتے ہوئے اور گلوکارہ کی لاش کے پاس کھڑے تھے۔ اس کا دکھائی دینے والا غم اس گہرے ذاتی تعلق کی عکاسی کرتا ہے جو ٹھاکرے خاندان نے آشا بھوسلے اور وسیع تر منگیشکر خاندان کے ساتھ شیئر کیا تھا۔ ادھو ٹھاکرے نے بھی گلوکار کے انتقال کو ہندوستانی موسیقی کے لیے ایک یادگار نقصان قرار دیتے ہوئے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا، آشا بھوسلے کے انتقال کے ساتھ، ہندوستانی موسیقی کا ایک ستون گر گیا ہے۔ ان کے گانے ان کے لیے امر رہیں گے، انہوں نے کہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی آواز نے ان گنت نسلوں کو خوشی بخشی اور انسانی جذبات کے مکمل اسپیکٹرم کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آشا بھوسلے نے اپنی بہن لتا منگیشکر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے موسیقی کی بھرپور میراث کو آگے بڑھایا اور ہندوستانی موسیقی کے سنہری دور میں ایک مضبوط ستون کے طور پر کھڑی رہیں۔ ان کے بیٹے آنند بھوسلے نے تصدیق کی کہ وہ کئی اعضاء کی ناکامی کی وجہ سے اگلے دن انتقال کر گئیں۔ ان کی جسد خاکی کو ان کی لوئر پریل رہائش گاہ پر صبح 11 بجے سے 3 بجے کے درمیان عوامی تعزیت کے لیے رکھا گیا ہے۔ آخری رسومات مکمل سرکاری اعزاز کے ساتھ شیواجی پارک میں ہونے والی ہیں، جہاں شائقین اور معززین کی بڑی تعداد کے جمع ہونے کی توقع ہے۔ آشا بھوسلے کی موت نے ملک کو سوگ میں چھوڑ دیا ہے، ملک بھر سے خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔

ممبئی حادثہ: مرنے والوں کی تعداد ۱۱ رہوگئی، سی ایم کا اظہار افسوس

ممبئی کے کلیان میں سڑک حادثے میں مرنے والوں کی تعداد 11 ہو گئی ہے۔

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے کلیان میں سڑک حادثے میں مرنے والوں کی تعداد 11 ہوگئی ہے۔ ہسپتال میں داخل دو افراد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئے، حکام نے پیر کو بتایا۔ چیف منسٹر دیویندر فڑنویس نے اس واقعہ پر دکھ کا اظہار کیا اور مرنے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کی۔ حکام نے بتایا کہ پیر کو ممبئی کے کلیان علاقے میں ایک ڈمپر ٹرک ایک کار سے ٹکرا گیا۔ یہ حادثہ صبح 11 بجے کلیان-مرباد روڈ پر رائتا پل کے قریب پیش آیا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق کار کلیان سے آرہی تھی جب اس کی ٹکر ایک مکسر ٹرک سے ہوئی۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے حادثے پر افسوس کا اظہار کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں، انہوں نے کہا، کلیان کے قریب نیشنل ہائی وے 61 پر دو گاڑیوں کے ایک ہولناک حادثے میں 11 جانوں کا ضیاع انتہائی افسوسناک ہے۔ میں ان کے ساتھ دلی تعزیت پیش کرتا ہوں۔ ہم ان کے غم میں ان خاندانوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم مقامی انتظامیہ کے ساتھ رابطے میں ہیں۔" ادھر پولیس کا کہنا ہے کہ جاں بحق افراد کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے، جب کہ زخمیوں کو علاج کے لیے قریبی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی تھانہ ٹٹ والا کی ٹیم فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچی اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق حادثے کے وقت کار میں 12 مسافر سوار تھے۔ مسافروں میں سے آٹھ موقع پر ہی دم توڑ گئے، جب کہ ایک نے اسپتال میں علاج کے دوران دم توڑ دیا۔ مقامی لوگ فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچے اور متاثرین کی مدد کرنے کی کوشش کی۔ بعد ازاں مزید دو افراد اسپتال میں دوران علاج دم توڑ گئے۔ پولیس کے مطابق گاڑی مرباد کی طرف جا رہی تھی کہ کلیان کے قریب رائتہ پل کے قریب تصادم ہوا۔ اس سے قبل، نیوز ایجنسی آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے، تھانے کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈی ایس سوامی نے نو لوگوں کی موت کی تصدیق کی تھی۔ ٹٹ والا کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انیل لاڈ نے میڈیا کو بتایا، ہلاک ہونے والوں کی شناخت کا عمل جاری ہے، جبکہ زخمیوں کا قریبی اسپتال میں علاج کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔ اس واقعے میں متعلقہ سرکاری محکموں کے کردار کی بھی تحقیقات کی جائیں گی۔ پولیس نے حادثے کی وجوہات کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ ابتدائی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ تیز رفتار گاڑی نے قابو کھو دیا ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ ٹکر کی وجہ سے ٹٹ والا-کلیان روڈ پر رائتا پل کے قریب ہائی وے پر بڑے پیمانے پر ٹریفک جام ہو گیا، جس سے علاقے میں گاڑیوں کی آمد ورفت میں نمایاں طور پر خلل پڑا۔

امریکہ کی جانب سے آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کے بعد خام تیل کی قیمت 100 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں

ممبئی: خام تیل کی قیمتوں میں پیر کو 10 فیصد اضافہ ہوا، جس نے انہیں 100$ فی بیرل سے اوپر لے لیا۔ خام تیل کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ امریکا کی جانب سے ایران کے ساتھ مذاکرات کی ناکامی کے بعد آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی ہے۔ صبح 10:45 بجے، برینٹ کروڈ کی قیمت 7.41 فیصد، یا 7.05 ڈالر، فی بیرل بڑھ کر 102.2 ڈالر فی بیرل ہو گئی، اور ڈبلیو ٹی آئی کروڈ کی قیمتیں 8.54 فیصد، یا 8.25 ڈالر، 104.8 ڈالر فی بیرل بڑھ گئیں۔ ملکی سطح پر بھی خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر خام تیل کا مستقبل (20 اپریل معاہدہ) 7.61 فیصد یا 697 روپے بڑھ کر 850,9 روپے ہو گیا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ایران "آبی راستے کو کھلا رکھنے میں ناکام رہا ہے۔ اور خبردار کیا کہ امریکہ آبنائے میں داخل ہونے یا باہر نکلنے کی کوشش کرنے والے تمام بحری جہازوں کو روک دے گا۔ انہوں نے سمندری سلامتی اور عالمی تیل کی سپلائی میں ممکنہ رکاوٹوں کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا۔ امریکہ اور ایران نے 8 اپریل کو دو ہفتے کی جنگ بندی پر اتفاق کیا تھا، جس کا مقصد کشیدگی کو کم کرنا اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنا یقینی بنانا ہے، جو عالمی تیل کی ترسیل کا ایک اہم راستہ ہے۔ تاہم دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات کی ناکامی نے سپلائی میں تعطل کا خدشہ پیدا کر دیا ہے۔ آبنائے ہرمز عالمی سطح پر خام تیل کی نقل وحمل کے لیے ایک اہم راستہ ہے، اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ کا فوری اثر سپلائی چین اور قیمتوں پر پڑتا ہے۔ دریں اثنا، گھریلو اسٹاک مارکیٹوں میں کمی دیکھی گئی، ابتدائی تجارت میں سینسیکس اور نفٹی جیسے اہم انڈیکس میں تقریباً 2 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔ ایشیائی منڈیوں کے اہم انڈیکس بھی سرخ رنگ میں رہے، نکیئی، ہینگ سینگ اور کوسپی 1 فیصد سے زیادہ گر گئے۔ آبنائے ہرمز دنیا میں خام تیل کی ترسیل کا سب سے اہم راستہ ہے جہاں سے عالمی سپلائی کا تقریباً 20 فیصد گزرتا ہے۔ اس کی ناکہ بندی سے تیل کی قیمتیں فوری طور پر 100 ڈالر سے بھی تجاوز کر سکتی ہیں۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت اور عراق جیسے بڑے پیدا کنندگان کا تیل اسی راستے سے گزرتا ہے۔ ناکہ بندی سے ایشیائی اور یورپی منڈیوں میں توانائی کا شدید بحران پیدا ہوسکتا ہے۔

دہلی میں اشوک کھرات کا نام لے کر لوگ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں

رکن پارلیمان سپریہ سلے نے کہا کہ 'فرضی بابا' کے معاملے نے ملک بھر میں مہاراشٹر کو مذاق بنا کر رکھ دیا ہے

ناسک کے جعلساز بابا اشوک کھرات کی سرگرمیوں کے اثرات اب دہلی تک پہنچ چکے ہیں۔ کئی بڑے سیاستدانوں کے ساتھ کھرات کی تصاویر اور اس کے کچھ قابل اعتراض ویڈیو وائرل ہونے کے بعد نہ صرف پورے مہاراشٹر بلکہ ملک میں اس معاملے پر بحث ہو رہی ہے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد) کی رکن پارلیمان سپریہ سلے نے اس معاملے پر سخت الفاظ میں اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں کھرات کے کرتوتوں کی وجہ سے دہلی میں اپنا سر جھکانا پڑتا ہے۔ یاد رہے کہ ایس آئی ٹی کی جانچ میں اشوک کھرات کے روز نئے نئے معاملے سامنے آ رہے ہیں۔ کچھ ویڈیو میں انکشاف ہوا ہے کہ خود کو روحانی طور پر طاقتور بابا کہنے والے کھرات نے کئی خواتین کو دھوکہ دیا اور ان کے ساتھ فحش حرکتیں کیں۔ یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوتے ہی ہر طرف اس معاملے پر بحث ہونے لگی ہے۔ مہاراشٹر کے کئی بڑے لیڈران کھرات کے قدموں پر گرتے یا ان سے بغلگیر ہوتے نظر آتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ تمام پارٹیوں کے لیڈران اس میں شامل ہیں۔ سپریا سلے نے کہا ہے کہ انہیں اس معاملے کی وجہ سے دہلی میں کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس معاملے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا "کھرات کا معاملہ انسانیت کو شرمسار کرنے والا ہے۔ یہ ترقی پسند مہاراشٹر کیلئے ایک بڑا دھچکا ہے۔ اس کھرات نے ملک بھر میں مہاراشٹر کا مذاق بنا کر رکھ دیا ہے۔" انہوں نے کہا" دہلی میں کام کرتے ہوئے، دوسری ریاستوں کے لوگ اور اراکین پارلیمان مسلسل مجھ سے ملتے ہیں، وہ اس تعلق سے مذاق کرتے ہیں کہ 'آپ کے مہاراشٹر میں کیا ہو رہا ہے؟' جس طرح کے ویڈیو سامنے آ رہے ہیں، وہ بہت افسوسناک ہیں۔ اس پر ہم سبھی کو سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔"

مضبوط ڈالر پر سونے اور چاندی کی قیمتوں میں ۲ رفیصد تک کی کمی واقع ہوئی ہے

ممبئی: سونے اور چاندی کی قیمتوں میں پیر کو گراوٹ ہوئی، دونوں قیمتی دھاتوں میں تقریباً 2 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔ گولڈ فیوچرز (5 جون 2026 معاہدہ) 0.56 فیصد، یا روپے نیچے ٹریڈ کر رہے تھے۔ 859 روپے میں صبح 11:20 بجے ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر 1,51,793۔ روپے کی کم ترین سطح کو چھو گیا ہے۔ 1,51,457 اور روپے کی اونچائی۔ اب تک 1,51,999۔ چاندی کا مستقبل (5 مئی 2026 کا معاہدہ) 1.93 فیصد، یا روپے نیچے ٹریڈ کر رہا تھا۔ 4,693 روپے میں 2,38,581۔ چاندی روپے کی کم ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ 2,37,190 اور روپے کی اونچائی۔ اب تک 2,39,068۔ بین الاقوامی سطح پر بھی سونے اور چاندی کی قیمتیں گر رہی ہیں۔ سونا 0.84 فیصد کمی کے ساتھ 4,747 ڈالر فی اونس جبکہ چاندی کی قیمت 2.33 فیصد کمی کے ساتھ 74.70 ڈالر فی اونس رہی۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ کامیکس پر اس وقت سونا $4,700-4,750 کی حد میں تجارت کر رہا ہے، جس میں اوپر کی محدود صلاحیت موجود ہے۔ $4,650 سے نیچے گرنا مزید کمی کا باعث بن سکتا ہے، ممکنہ طور پر $4,600-4,570 کی حد تک پہنچ سکتا ہے۔ مزاحمت $4,750-4,770 کے آس پاس دیکھی جاتی ہے۔ سونے اور چاندی میں کمزوری کی وجہ ڈالر انڈیکس اور خام تیل میں اضافہ ہے۔ ڈالر انڈیکس، جو چھ بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی کرنسی کی مضبوطی کی پیمائش کرتا ہے، 0.36 فیصد بڑھ کر 98.8 ہو گیا۔ اس مضبوطی کی وجہ سے روپیہ امریکی کرنسی کے مقابلے میں 55 پیسے نیچے کھلا۔ دریں اثناء خام تیل کی قیمت 8 فیصد اضافے سے 100 ڈالر سے تجاوز کر گئی ہے۔

امریکہ-ایران مذاکرات ناکام

ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ گرگئی، سینسیکس-نفٹی میں ۲ رفیصد کی گراوٹ

ممبئی: امریکا اور ایران کے درمیان امن مذاکرات میں ٹھوس پیش رفت نہ ہونے سے عالمی منڈیوں میں

خوف و ہراس پھیل گیا اور اس کا اثر بھارتی اسٹاک مارکیٹ پر بھی واضح طور پر نظر آیا۔ بڑے گھریلو اسٹاک انڈیکس پیر کو تقریباً 2 فیصد گر گئے۔ سینسیکس نے 2.16 فیصد یا 1,675 پوائنٹس گر کر 85,874.75 کی انٹرا ڈے کم ترین سطح پر تیزی سے گراوٹ درج کی۔ نفٹی بھی تقریباً 500 پوائنٹس یا 2.05 فیصد گر کر 23,555 پر تجارت کرنے لگا۔ مارکیٹ میں بینکنگ، مالیاتی، ریئلٹی، آٹو، اور توانائی کے شعبوں میں اسٹاک میں زبردست فروخت دیکھی گئی، جس سے تمام سیکٹرل انڈیکس سرخ رنگ میں چلے گئے۔ آئیشر موٹرز، ماروتی سوزوکی، شری رام فائنانس، بجاج فائنانس، اور ایچ ڈی ایف سی بینک جیسے بڑے اسٹاک کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔ مارکیٹ کے زمرے کے لحاظ سے، سمال کیپ اسٹاکس میں سب سے زیادہ کمی ہوئی۔ نفٹی سمال کیپ 100 اور نفٹی سمال کیپ 250 تقریباً 2 فیصد نیچے تھے۔ مزید برآں، مڈکیپ اور لارج کیپ اسٹاکس میں بھی کمی دیکھی گئی۔ مارکیٹ میں خوف اور غیر یقینی صورتحال کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اتار چڑھاؤ کے انڈیکس انڈیا VIX میں 13 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا۔

مالیگاؤں کے شہریوں کا امتحان یا منصوبہ بند سازش؟ ایک کے بعد ایک سہولتوں کی منتقلی

شہریان کے صبر کا پیمانہ لبریز، کیا یہ خاموش ناانصافی نہیں؟

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر جو کبھی اپنی گہما گہمی، بازاروں کی رونق، اور عوامی سہولتوں کی دستیابی کیلئے جانا جاتا تھا، آج ایک عجیب کرب اور بے بسی کی داستان بن چکا ہے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے شہریوں کے بنیادی حقوق کو آہستہ آہستہ ان سے چھینا جا رہا ہو، اور افسوس اس بات کا ہے کہ یہ سب کچھ ان کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے مگر کوئی سننے والا نہیں، کوئی روکنے والا نہیں۔ تازہ واقعہ مالیگاؤں گیس ایجنسی کی منتقلی کا ہے جس نے پورے شہر میں غم وغصہ کی لہر دوڑا دی ہے۔ یہ ایجنسی جو برسوں سے شیواجی مجسمہ علاقہ میں عوام کی سہولت کیلئے موجود تھی، اب اسے اچانک شہر سے تقریباً پانچ کلومیٹر دور ستانہ روڈ، ایروما ٹاکیز اور بھارت پیٹرول پمپ کے قریب منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ محض ایک منتقلی نہیں بلکہ ہزاروں شہریوں کیلئے ایک نئی آزمائش، ایک نیا عذاب اور ایک نیا سوالیہ نشان ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر کیوں؟ کس بنیاد پر؟ کس کے مفاد کیلئے؟ وہ بزرگ جو بمشکل چل پھر سکتے ہیں، وہ خواتین جو گھریلو ذمہ داریوں میں جکڑی ہوئی ہیں، وہ مزدور جو روز کماتے ہیں اور روز کھاتے ہیں۔ کیا ان سب کی مشکلات کسی کو نظر نہیں آتیں؟ ایک گیس سلینڈر کے حصول کیلئے اب انہیں پانچ کلومیٹر کا سفر طے کرنا ہوگا، لمبی قطاروں میں کھڑا ہونا ہوگا، کرایہ دینا ہوگا، وقت ضائع کرنا ہوگا، اور یہ سب کچھ صرف اس لیے کہ کسی نے ایک فائل پر دستخط کر دیے۔ یہ کیسا انصاف ہے؟ یہ کیسی منصوبہ بندی ہے؟ یہ پہلا زخم نہیں ہے جو مالیگاؤں کے شہریوں کو دیا گیا ہو۔ اس سے پہلے بھی رجسٹرار آفس کی منتقلی، مہاراشٹر بینک کی شاخ کی تبدیلی، خواتین و اطفال اسپتال کا دور دراز علاقوں میں منتقل ہونا یہ سب وہ فیصلے ہیں جنہوں نے شہریوں کی روزمرہ زندگی کو اجیرن بنا دیا ہے۔ ہر نیا فیصلہ ایک نئی پریشانی، ہر نئی منتقلی ایک نیا امتحان بن کر سامنے آتی ہے۔ اور افسوس کہ ان سب کے باوجود شہری نمائندے خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں، یا پھر آپسی اختلافات میں اس قدر الجھے ہوئے ہیں کہ عوام کی چیخیں ان تک پہنچ ہی نہیں رہی ہیں۔ 70 فیصد مسلم آبادی پر مشتمل اس شہر کے لوگ آج یہ سوال پوچھنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ کیا ان کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے؟ کیا ان کی سہولتوں کو دانستہ طور پر ان سے دور کیا جا رہا ہے؟ یا یہ سب محض اتفاق ہے؟ اگر یہ اتفاق ہے تو پھر بار بار یہی اتفاق کیوں ہو رہا ہے؟ اور اگر یہ منصوبہ بندی ہے تو پھر اس کے پیچھے کون سی طاقتیں کام کر رہی ہیں؟ یہ سوالات اب صرف گلی کوچوں تک محدود نہیں رہے بلکہ ہر زبان پر ہیں، ہر دل میں ہیں، اور ہر آنکھ میں ایک بے بسی کی جھلک کے ساتھ تیر رہے ہیں۔ شہر کے مزدور طبقے کی حالت سب سے زیادہ دگرگوں ہے۔ ایک مزدور جو صبح سے شام تک محنت کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے، وہ اگر آدھا دن صرف ایک گیس سلینڈر کیلئے ضائع کر دے تو اس کے گھر کا چولہا کیسے جلے گا؟ ایک خاتون جو اپنے بچوں کی دیکھ بھال میں مصروف ہے، وہ کیسے اس دور دراز علاقے تک جائے گی؟ ایک بزرگ جس کے پاس نہ طاقت ہے نہ سہارا، وہ کس کے سہارے یہ سفر کرے گا؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب شاید کسی کے پاس نہیں، یا شاید کوئی دینا ہی نہیں چاہتا۔ شہری قیادت پر بھی سوالیہ نشان کھڑا ہو چکا ہے۔ وہ نمائندے جنہیں عوام نے اپنے مسائل کے حل کیلئے منتخب کیا تھا، آج وہی نمائندے کہاں ہیں؟ کیا انہوں نے کبھی اس مسئلے پر آواز اٹھائی؟ کیا انہوں نے کبھی متعلقہ حکام سے جواب طلب کیا؟ یا وہ بھی اس خاموشی کا حصہ بن چکے ہیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

نیتن یاہو کا دعویٰ: ایران جنگ بندی کی کوششیں جلد ناکام ہوجائیں گی

اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے ساتھ حالیہ جنگ بندی کی کوششیں ''بہت جلد'' ناکام ہوسکتی ہیں

اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے ساتھ حالیہ جنگ بندی کی کوششیں ''بہت جلد'' ناکام ہوسکتی ہیں خاص طور پر واشنگٹن اور تہران کے درمیان مذاکرات کی ناکامی کے بعد۔ انہوں نے امریکی بحری ناکہ بندی کی حمایت بھی کی، جو ایرانی بندرگاہوں کو نشانہ بنارہی ہے۔ دوسری جانب جے ڈی وینس نے جوہری افزودگی روکنے کو کلیدی مسئلہ قرار دیا۔ یہ پیش رفت خطے میں بڑھتی کشیدگی اور غیر یقینی صورتحال کی عکاسی کرتی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی ایک بار پھر بڑھتی دکھائی دے رہی ہے، جہاں اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو نے ایران کے ساتھ جاری جنگ بندی کے مستقبل پر سنگین خدشات ظاہر کیے ہیں۔ کابینہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حالیہ جنگ بندی ''بہت ہی مختصر وقت میں'' ناکام سکتی ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب واشنگٹن اور تہران کے درمیان ہونے والے مذاکرات کسی نتیجے پر پہنچنے میں ناکام رہے ہیں۔ یہ مذاکرات گزشتہ ہفتے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں ہوئے تھے، جن کا مقصد ۲۸ رفروری سے جاری تنازع کو ختم کرنا تھا۔ تاہم کئی دور کی بات چیت کے باوجود دونوں فریق کسی حتمی معاہدے تک نہیں پہنچ سکے اور مذاکرات بغیر کسی پیش رفت کے ختم ہوگئے۔ نیتن یاہو نے اس صورتحال میں امریکہ کے ساتھ قریبی رابطے کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے جے ڈی وینس سے بات چیت کی، جنہوں نے واضح کیا کہ بنیادی مسئلہ ایران کے افزودہ یورینیم کے ذخائر کو ختم کرنا اور مستقبل میں افزودگی کو روکنا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے مطابق یہ مطالبہ نہ صرف امریکہ بلکہ اسرائیل کے لیے بھی انتہائی اہم ہے، کیونکہ اسے خطے کی سکیورٹی سے براہ راست جوڑا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ایک ممکنہ معاہدے کے تحت امریکہ اور اسرائیل اپنی فوجی کارروائیاں روک سکتے تھے، بشرطیکہ ایران اپنی جوہری تنصیبات تک رسائی دے اور شفافیت یقینی بنائے۔ تاہم ان کے مطابق تہران نے اس حوالے سے تعاون نہیں کیا۔ اس دوران اسرائیل نے امریکی اقدام، یعنی ایرانی بندرگاہوں پر مجوزہ بحری ناکہ بندی، کی کھل کر حمایت کی ہے، جو پیر سے نافذ العمل ہوگئی ہے۔ اس اقدام کو ایران پر دباؤ بڑھانے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، مذاکرات کی ناکامی اور سخت بیانات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ خطے میں کشیدگی دوبارہ شدت اختیار کرسکتی ہے۔ اگر جنگ بندی ٹوٹتی ہے تو اس کے اثرات نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ عالمی توانائی کی منڈیوں اور سفارتی تعلقات پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ یہ صورتحال ایک نازک مرحلے کی عکاسی کرتی ہے، جہاں سفارت کاری اور فوجی حکمت عملی دونوں ایک دوسرے کے متوازی چل رہی ہیں، اور آنے والے دن اس تنازع کے مستقبل کا تعین کر سکتے ہیں۔ موجودہ عالمی کشیدگی کے تناظر میں آبنائے ہرمز ایک بار پھر بین الاقوامی توجہ کا مرکز بن گئی ہے، جہاں یہ تنگ سمندری راستہ نہ صرف جغرافیائی بلکہ معاشی لحاظ سے بھی غیر معمولی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ آبنائے ہرمز خلیج فارس کو خلیج عمان اور کھلے سمندر سے جوڑتی ہے اور یہ خلیجی ممالک کے لیے دنیا تک رسائی کا واحد سمندری راستہ ہے۔ آبنائے ہرمز کے ذریعے عالمی سطح پر تقریباً 20 فیصد تیل اور بڑی مقدار میں مائع قدرتی گیس کی ترسیل ہوتی ہے، جس کے باعث یہ دنیا کے اہم ترین توانائی کے راستوں میں شمار ہوتی ہے۔ ماہرین کے مطابق اس گزرگاہ کی سب سے بڑی اہمیت اس کی جغرافیائی تنگی اور متبادل راستوں کی کمی ہے۔ یہ مقام اپنے سب سے تنگ حصے پر محض تقریباً 21 ناٹیکل میل چوڑا ہے، جس کی وجہ سے یہاں کسی بھی قسم کی رکاوٹ فوری طور پر عالمی سپلائی چین کو متاثر کر سکتی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ آج کے دور میں آبنائے ہرمز صرف ایک سمندری راستہ نہیں بلکہ "جیوا کنامک چوک پوائنٹ" بن چکی ہے، جہاں جغرافیہ، سیاست اور معیشت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہاں کسی بھی قسم کی کشیدگی عالمی منڈیوں، خاص طور پر ایشیائی معیشتوں، پر فوری اثر ڈالتی ہے جو اس راستے پر توانائی کی فراہمی کے لیے انحصار کرتی ہیں۔

میانمار کے نئے صدر من آنگ ہلائنگ کو داخلی استحکام اور آسیان سے تعلقات کی بحالی کا بڑا چیلنج

نوم پن: میانمار کے نومنتخب صدر من آنگ ہلائنگ کو اقتدار سنبھالتے ہی داخلی استحکام بحال کرنے اور علاقائی تنظیم آسیان کے ساتھ تعلقات کو دوبارہ مضبوط بنانے جیسے بڑے چیلنجز کا سامنا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 3 اپریل کو منتخب ہونے والے صدر کو ایک ایسے ملک کی قیادت ملی ہے جو طویل سیاسی بحران، نسلی تنازعات اور معاشی مشکلات سے دوچار ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو میانمار کا سیاسی مستقبل مزید غیر یقینی ہوسکتا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق حکومت کو معیشت کی بحالی، مہنگائی پر قابو پانے، خوراک اور توانائی کے مسائل حل کرنے اور ملک میں سیاسی استحکام قائم کرنے جیسے اہم امور پر فوری توجہ دینا ہوگی۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے اندازوں کے مطابق میانمار کی معاشی شرح نمو رواں سال تقریباً 3 فیصد رہنے کی توقع ہے، جبکہ مہنگائی 28 فیصد تک پہنچ سکتی ہے، جو عوامی مشکلات میں مزید اضافہ کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ملک کو شدید انسانی بحران کا بھی سامنا ہے، جہاں اقوام متحدہ کے اندازوں کے مطابق 30 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں اور فوری امداد کے محتاج ہیں۔ سب سے بڑا چیلنج ملک میں جاری نسلی تنازعات ہیں، جہاں مختلف مسلح گروہ خودمختاری اور شناخت کے مطالبات کے ساتھ حکومت کے خلاف سرگرم ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ قومی سطح پر مکالمہ شروع کیے بغیر پائیدار امن ممکن نہیں ہوگا۔ مزید برآں، 2021 کی فوجی بغاوت کے بعد میانمار اور آسیان کے تعلقات بھی متاثر ہوئے ہیں۔ تنظیم نے ملک کی مکمل شمولیت کے لیے جمہوری اصلاحات، انسانی حقوق کے تحفظ اور آزادانہ انتخابات کو لازمی شرط قرار دیا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگر صدر مفاہمتی پالیسی اپناتے ہیں تو کچھ مزاحمتی گروہ مثبت ردعمل دے سکتے ہیں، بصورت دیگر ملک میں سیاسی جمود اور مسلح جھڑپیں جاری رہنے کا خدشہ ہے۔ مجموعی طور پر میانمار اس وقت ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے، جہاں نئی قیادت کے فیصلے نہ صرف ملک کے داخلی استحکام بلکہ اس کی عالمی ساکھ اور علاقائی تعلقات کے مستقبل کا بھی تعین کریں گے۔

راولپنڈی میں لاک ڈاؤن

سخت سکیورٹی اقدامات کے باعث شہری بنیادی ضروریات سے محروم

راولپنڈی: پاکستان کے شہر راولپنڈی میں سخت سکیورٹی اقدامات کے تحت نافذ کیے گئے لاک ڈاؤن نے معمولات زندگی کو شدید متاثر کر دیا، جس کے باعث شہریوں کو روزمرہ کی ضروری اشیاء کے حصول میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ رپورٹس کے مطابق، ہفتہ اور اتوار کے دوران شہر کے بڑے بازار مکمل طور پر بند رہے، جس میں مری روڈ، پشاور روڈ اور اسلام آباد سے ملحقہ تجارتی علاقے شامل ہیں۔ حتیٰ کہ دودھ، کریانہ اور تندور جیسی بنیادی اشیاء فراہم کرنے والی دکانیں بھی کئی علاقوں میں بند رہیں، جبکہ چند اندرونی گلیوں میں محدود پیمانے پر دکانیں کھلی نظر آئیں۔ تاجر برادری نے دعویٰ کیا کہ یہ بندش رضا کارانہ نہیں تھی بلکہ پولیس اور ضلعی انتظامیہ کی ہدایات پر زبردستی مارکیٹیں بند کروائی گئیں۔ ایک دکاندار کے مطابق صبح دکان کھولنے کے باوجود پولیس نے انہیں بند کرنے پر مجبور کیا۔ شہریوں کو اس صورتحال کا سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا، جہاں بہت سے افراد کو روٹی، سبزیاں اور دیگر بنیادی اشیاء کے لیے اندرونی علاقوں کا رخ کرنا پڑا۔ تازہ اشیاء کی کمی اور گیس کے کم دباؤ کے باعث کئی خاندانوں نے دالوں اور دیگر متبادل خوراک پر انحصار کیا۔ لاک ڈاؤن کے اثرات نقل وحمل پر بھی پڑے، جہاں پبلک ٹرانسپورٹ میں کمی کے باعث شہریوں کو نجی سواریوں پر انحصار کرنا پڑا، جس سے کرایوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ دوسری جانب حکام نے ان اقدامات کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یہ سکیورٹی وجوہات کی بنیاد پر کیے گئے، جہاں شہر بھر میں 5 ہزار سے زائد پولیس اہلکار تعینات کیے گئے اور 350 سے زیادہ چیک پوسٹیں قائم کی گئیں تاکہ نقل وحرکت پر کڑی نظر رکھی جاسکے۔ تاہم، شہری حلقوں اور مبصرین نے ان سخت اقدامات کو "حد سے زیادہ" قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے عام لوگوں کی زندگی شدید متاثر ہوئی ہے، اور سکیورٹی کے ساتھ ساتھ عوامی سہولت کو بھی مدنظر رکھا جانا چاہیے۔

چین کی 'ترغیب' سے محتاط رہیں: ماہروں کی اپیل

تائیوان کے لیے چین کی نام نہاد ترغیبات سیاست اور کاروبار کے درمیان خطوط کو دھندلا دینے کی کوشش ہوسکتی ہے

تائی پے: تائیوان کے لیے چین کی نام نہاد ترغیبات سیاست اور کاروبار کے درمیان خطوط کو دھندلا دینے کی کوشش ہوسکتی ہے، ایک تجارتی ماہر نے کہا کہ اچانک تجارتی پابندیوں کا خطرہ اب بھی موجود ہے۔ فینگ چیا یونیورسٹی کے بین الاقوامی کاروباری پروفیسر یانگ منگ سین نے یہ تبصرہ چین کی جانب سے تائیوان کے لیے 10 ترغیبی اقدامات کے اعلان کے بعد کیا، جس میں تائیوان کی زرعی اور ماہی گیری کی مصنوعات کی فروخت اور چین میں سرمایہ کاری کو آسان بنانا، اور تائیوان کے سفر کو دوبارہ شروع کرنے کا فروغ شامل ہے۔ یہ اقدامات چینی نیشنلسٹ پارٹی (کے ایم ٹی) کی چیئر وومن چینگ لی ون کی جمعہ کو بیجنگ میں چینی صدر شی جن پنگ سے ملاقات کے بعد سامنے آئے۔ یانگ نے کہا کہ بین الاقوامی تجارتی طریقہ کار عام طور پر زرعی مصنوعات کی درآمد کی اجازت دیتا ہے جب تک کہ مقامی قرنطینہ کے معیارات پورے ہوں، لیکن چین سیاسی مطالبات بھی مسلط کر رہا ہے، جیسے کہ نام نہاد "1992 کے اتفاق رائے" پر عمل کرنا اور تائیوان کی آزادی کی مخالفت کرنا۔ 1992 کا اتفاق رائے، ایک اصطلاح جو مین لینڈ افیئرز کونسل کے سابق چیئرمین سو چی نے 2006 میں 2000 میں تشکیل دی تھی، کے ایم ٹی اور چینی حکومت کے درمیان اس بات کو واضح کرتی ہے کہ آبنائے کے دونوں اطراف تسلیم کرتے ہیں کہ ایک چین ہے، جس کے ہر فریق کی اپنی اپنی تشریح ہے Ch کا مطلب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی شرائط کا مطلب یہ ہے کہ چین کی طرف سے تائیوان کی زرعی مصنوعات کو صرف سیاسی وجوہات کی بنا پر مسترد کیا گیا تھا، انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے من مانی مسترد ہونے کا مستقل خطرہ ہوسکتا ہے۔ یانگ نے کہا کہ بیجنگ کو تائیوان کے کاروباری اداروں کو چین میں رجسٹر کرنے کی بھی ضرورت پڑسکتی ہے، جس کا مطلب یہ ہوگا کہ کاروبار کو چین میں سرمایہ کاری کرنا ہوگی یا مقامی پیداواری سہولیات قائم کرنی ہوں گی۔ تاہم، چونکہ تائیوان اور چین کے درمیان سرمایہ کاری کے تحفظ کا کوئی معاہدہ نہیں ہے، اس لیے مزدوروں کی بھرتی، منافع کی تقسیم اور لیکویڈیشن میں اسٹیک ہولڈر کے مفادات جیسے مسائل پر توجہ نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ جب کہ چینی منڈی بلاشبہ اہم ہے، تائیوان کی زرعی تجارت کو ان خطرات کی روشنی میں مختلف منڈیوں میں متنوع بنانا جاری رکھنا چاہیے۔

بنگلہ دیش نے بھارت سے مزید 8 ہزار ٹن ڈیزل درآمد کیا۔

ڈھاکہ: بنگلہ دیش نے بھارت سے مزید 8 ہزار ٹن ڈیزل درآمد کرلیا ہے، جو بنگلہ دیش۔ بھارت فرینڈ شپ پائپ لائن کے ذریعے ملک میں پہنچا ہے۔ حکام کے مطابق، یہ کھیپ بھارت کی نومالی گڑھ ریفائنری سے 7 اپریل کو پمپ کی گئی تھی اور جمعہ کی شب پاربتی پور ڈپو پہنچ گئی، جہاں سے اس کی تقسیم کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ میگھنا پیٹرولیم کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ بھارت سے ڈیزل کی درآمد ایک مسلسل عمل ہے اور اگر حالات سازگار رہے تو 17 اپریل سے مزید 5 ہزار ٹن ڈیزل کی نئی کھیپ بھی درآمد کی جائے گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ موجودہ ذخائر ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں، جبکہ اس نئی کھیپ کے بعد حالیہ ہفتوں میں بھارت سے مجموعی درآمد 25 ہزار ٹن تک پہنچ گئی ہے، جس میں مارچ اور اپریل کی متعدد کھیپیں شامل ہیں۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش 2021 سے بھارت سے اسی پائپ لائن کے ذریعے باقاعدگی سے ریفائنڈ ڈیزل درآمد کر رہا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان توانائی تعاون کو مزید مضبوط بنا رہا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب عالمی توانائی مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ اور علاقائی کشیدگی کے باعث بنگلہ دیش کو ایندھن کی فراہمی کے چیلنجز کا سامنا ہے۔

مشرقِ وسطیٰ کی کشیدگی اور بڑھتی لاگتوں نے

چین کی ٹیکسٹائل صنعت کو بحران کے دہانے پر پہنچا دیا

بیجنگ: مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور خام مال کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے کے باعث چین کی ٹیکسٹائل صنعت شدید دباؤ کا شکار ہوگئی ہے اور اسے ایک بڑے بحران کا سامنا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، توانائی کی قیمتوں میں اضافہ، سپلائی چین میں رکاوٹیں اور خام مال کی مہنگائی نے پیداواری لاگت کو نمایاں طور پر بڑھا دیا ہے۔ صنعت سے وابستہ اداروں کا کہنا ہے کہ یہ عوامل خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباروں کے لیے خطرہ بن چکے ہیں۔ ماہرین کے مطابق، مشرقِ وسطیٰ میں جاری تنازع نے عالمی منڈیوں میں غیر یقینی صورتحال پیدا کر دی ہے، جس کے باعث کپاس، کیمیکلز اور دیگر ضروری اجزاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نقل وحمل کے اخراجات میں بھی اضافہ دیکھا جا رہا ہے، جس سے برآمدات متاثر ہو رہی ہیں۔ چینی ٹیکسٹائل برآمد کنندگان نے خبردار کیا ہے کہ بڑھتی ہوئی لاگت کے باعث بین الاقوامی منڈی میں ان کی مسابقت کمزور ہو رہی ہے، جبکہ آرڈرز میں کمی اور منافع میں کمی کا رجحان بھی سامنے آ رہا ہے۔ صنعتی حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو چین کی ٹیکسٹائل صنعت، جو عالمی سپلائی چین کا ایک اہم ستون سمجھی جاتی ہے، کو طویل مدتی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ واضح رہے کہ چین دنیا کی سب سے بڑی ٹیکسٹائل برآمد کرنے والی معیشتوں میں شامل ہے، اور اس شعبے میں کسی بھی بڑے جھٹکے کے عالمی تجارتی نظام پر بھی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

تبتی آوازوں کو دبانے کا الزام، کارکن کو خفیہ طور پر 18 سال قید کی سزا

دھرم شالہ: چین پر تبت میں اختلافی آوازوں کو دبانے کے الزامات ایک بار پھر شدت اختیار کر گئے ہیں، جہاں ایک تبتی کارکن کو مبینہ طور پر خفیہ عدالتی کارروائی کے تحت 18 سال قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق، سنٹرل تبتی انتظامیہ (CTA) نے اس معاملے کو اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے کہ متعلقہ کارکن کو غیر شفاف قانونی عمل کے تحت سزا دی گئی، جس میں نہ تو مکمل معلومات فراہم کی گئیں اور نہ ہی کھلی سماعت کا موقع دیا گیا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ اس کیس سمیت کئی دیگر معاملات میں تبتی افراد کو ایسے الزامات کے تحت قید کیا جا رہا ہے جو اکثر مبہم اور سیاسی نوعیت کے ہوتے ہیں، جس سے انسانی حقوق کی صورتحال پر سنگین سوالات اٹھ رہے ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ چین کی جانب سے اس طرح کی خفیہ سزائیں اور گرفتاریوں کا مقصد تبتی شناخت، ثقافت اور اظہار رائے کو محدود کرنا ہے۔ واضح رہے کہ تبت میں چین کی پالیسیوں پر عالمی سطح پر پہلے بھی تنقید ہوتی رہی ہے، جہاں مذہبی آزادی، ثقافتی شناخت اور بنیادی انسانی حقوق سے متعلق خدشات تسلسل سامنے آتے رہے ہیں۔

چین کی منگولیا کی ثقافتی شناخت کو مٹانے کی حکمت عملی بے نقاب

بیجنگ: ایک نئی تحقیق اور ڈیجیٹل تجزیاتی منصوبے نے چین میں منگول شناخت کو کمزور کرنے اور اسے تدریجاً ختم کرنے کے لیے مبینہ ریاستی پروپیگنڈا حکمت عملی کو بے نقاب کیا ہے، جس نے عالمی سطح پر توجہ حاصل کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق جنوبی منگولیا سے تعلق رکھنے والے صحافی سوئنبو بورجگین نے "پروپیگنڈا اسکوپ" نامی ایک ڈیٹا بیس تیار کیا ہے، جس میں 20 سرکاری اخبارات کے چار لاکھ سے زائد مضامین کا تجزیہ شامل ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے یہ ظاہر ہوا کہ کس طرح ریاستی بیانیہ مخصوص الفاظ اور شناختوں کو منظم انداز میں ختم یا تبدیل کرتا ہے۔ تحقیق میں انکشاف کیا گیا کہ "منگول" یا "منگولین" جیسے الفاظ تقریباً مکمل طور پر سرکاری بیانیے سے غائب کر دیے گئے ہیں۔ چار لاکھ سے زائد مضامین میں اس کا صرف ایک حوالہ ملا، جبکہ اس کی جگہ "شمالی سرحدی ثقافت" جیسے عمومی جغرافیائی اصطلاحات استعمال کی جا رہی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ تبدیلی محض الفاظ کی نہیں بلکہ شناخت کی از سر نو تشکیل ہے، جہاں ایک نسلی وثقافتی گروہ کو ایک جغرافیائی تصور میں بدل دیا جاتا ہے، جس سے اس کی الگ پہچان کمزور ہو جاتی ہے۔ مزید برآں، تحقیق سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی نظریاتی مہمات پہلے میڈیا اور مقامی سطح پر متعارف کرائی جاتی ہیں اور بعد میں انہیں قومی پالیسی کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر "چینی قوم کے لیے مشترکہ شناخت پیدا کرنا" جیسے نعرے پہلے علاقائی اخبارات میں نمایاں ہوئے اور بعد میں انہیں قانون کا حصہ بنایا گیا۔ ایک اور اہم پہلو یہ سامنے آیا کہ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور ڈیٹا سسٹمز میں بھی ریاستی بیانیہ شامل ہے۔ تحقیق کے دوران استعمال ہونے والے نقشہ جاتی ڈیٹا میں ایسی شرائط شامل تھیں جن کے بغیر چین کا نقشہ درست طریقے سے ظاہر ہی نہیں ہوتا تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معلوماتی نظام بھی نظریاتی کنٹرول کا حصہ بن چکے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ کیس اس بات کی مثال ہے کہ جدید دور میں ثقافتی شناخت کو صرف پالیسیوں کے ذریعے نہیں بلکہ زبان، ڈیٹا، اور معلوماتی نظام کے ذریعے بھی متاثر کیا جا رہا ہے۔ مجموعی طور پر یہ رپورٹ اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ ریاستی پروپیگنڈا کس طرح نہ صرف بیانیہ تشکیل دیتا ہے بلکہ شناختوں کو بھی از سر نو متعین کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جس کے اثرات طویل المدتی اور گہرے ہوسکتے ہیں۔

پاکستان: ایران کی سرحد کے قریب

کوسٹ گارڈ کی کشتی پر بی ایل اے کا پہلا حملہ، ۳ ہلاک

گوادر: اتوار کے روز ایران کی سرحد کے قریب بحیرہ عرب میں ایک گشتی کشتی پر بلوچ عسکریت پسندوں کی فائرنگ کے بعد پاکستان کوسٹ گارڈ کے تین اہلکار ہلاک ہو گئے۔ سکیورٹی حکام کے مطابق یہ اپنی نوعیت کا پہلا حملہ تھا۔ انٹیلی جنس اور پولیس حکام نے بتایا کہ کشتی پاکستان۔ ایران سرحد کے قریب ساحلی علاقے میں معمول کے گشت پر تھی کہ اس پر آگ لگ گئی، جس میں سوار تینوں اہلکار ہلاک ہو گئے۔ کالعدم علیحدگی پسند گروپ بلوچستان لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے حملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اسے اپنے آپریشنل دائرہ کار میں توسیع کے طور پر بیان کیا۔ روئٹرز کے مطابق، گروپ نے ایک بیان میں کہا، "زمین پر کارروائیوں کے بعد، سمندری حدود میں کارروائی بی ایل اے کی فوجی حکمت عملی میں ایک نئی پیشرفت کی نشاندہی کرتی ہے۔" یہ حملہ بلوچستان میں ایک طویل عرصے سے جاری شورش کے درمیان ہوا ہے، جہاں مسلح گروپ بار بار سکیورٹی فورسز، بنیادی ڈھانچے اور ریاستی تنصیبات کو نشانہ بنا چکے ہیں۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے حوالے سے انٹیلی جنس اور پولیس ذرائع کے مطابق حکام نے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے اور علاقے میں سکیورٹی بڑھادی ہے۔ یہ واقعہ گوادر کے قریب ایک ساحلی شہر جیوانی کے قریب پیش آیا، جو تزویراتی لحاظ سے ایک اہم بندرگاہی ضلع ہے۔ گوادر اور اس کے گردونواح میں حالیہ برسوں میں بار بار عسکریت پسندوں کے حملے دیکھنے میں آئے ہیں، جن میں باغی اکثر سکیورٹی فورسز اور خطے میں بڑے ترقیاتی منصوبوں سے منسلک انفراسٹرکچر کو نشانہ بناتے ہیں۔ بلوچستان کو متوازی سکیورٹی چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں علیحدگی پسند عسکریت پسندی کے ساتھ ساتھ فرقہ وارانہ تشدد بھی شامل ہے۔ اتوار کے روز ایک الگ واقعے میں، کوئٹہ میں ہزارہ برادری کے دو افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا، جب کہ تین دیگر زخمی ہوئے جنہیں حکام نے ٹارگٹڈ حملہ قرار دیا۔ پولیس حکام نے بتایا کہ موٹر سائیکلوں پر سوار نامعلوم مسلح افراد نے سبزی فروشوں پر فائرنگ کی، جس سے ہزارہ برادری کے افراد نے احتجاج اور سڑکیں بلاک کر دیں۔ عرب نیوز کے مطابق فوری طور پر کسی گروپ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ بلوچستان کے وزیر داخلہ ضیاء اللہ لانگو نے کہا کہ سکیورٹی فورسز اور شہری مشترکہ طور پر دہشت گردی کی لعنت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ معصوم شہریوں کے قاتلوں کو کسی بھی قیمت پر بخشا نہیں جائے گا۔

آبنائے ہرمز کی بڑھتی اہمیت، عالمی معیشت کیلئے نازک گزرگاہ

آبنائے ہرمز خلیج فارس کو خلیج عمان اور کھلے سمندر سے جوڑتی ہے اور یہ خلیجی ممالک کے لیے دنیا تک رسائی کا واحد سمندری راستہ ہے

ڈھاکہ: موجودہ عالمی کشیدگی کے تناظر میں آبنائے ہرمز ایک بار پھر بین الاقوامی توجہ کا مرکز بن گئی ہے، جہاں یہ تنگ سمندری راستہ نہ صرف جغرافیائی بلکہ معاشی لحاظ سے بھی غیر معمولی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ آبنائے ہرمز خلیج فارس کو خلیج عمان اور کھلے سمندر سے جوڑتی ہے اور یہ خلیجی ممالک کے لیے دنیا تک رسائی کا واحد سمندری راستہ ہے۔ آبنائے ہرمز کے ذریعے عالمی سطح پر تقریباً 20 فیصد تیل اور بڑی مقدار میں مائع قدرتی گیس کی ترسیل ہوتی ہے، جس کے باعث یہ دنیا کے اہم ترین توانائی کے راستوں میں شمار ہوتی ہے۔ ماہرین کے مطابق اس گزرگاہ کی سب سے بڑی اہمیت اس کی جغرافیائی تنگی اور متبادل راستوں کی کمی ہے۔ یہ مقام اپنے سب سے تنگ حصے پر محض تقریباً 21 ناٹیکل میل چوڑا ہے، جس کی وجہ سے یہاں کسی بھی قسم کی رکاوٹ فوری طور پر عالمی سپلائی چین کو متاثر کر سکتی ہے۔ حالیہ مہینوں میں مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتی کشیدگی اور ایران وامریکہ کے درمیان تنازع نے اس گزرگاہ کو مزید حساس بنا دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق اگر یہاں جہاز رانی متاثر ہوتی ہے تو عالمی تیل کی قیمتوں میں فوری اضافہ اور توانائی کی قلت پیدا ہوسکتی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ آج کے دور میں آبنائے ہرمز صرف ایک سمندری راستہ نہیں بلکہ "جیوا کنامک چوک پوائنٹ" بن چکی ہے، جہاں جغرافیہ، سیاست اور معیشت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہاں کسی بھی قسم کی کشیدگی عالمی منڈیوں، خاص طور پر ایشیائی معیشتوں، پر فوری اثر ڈالتی ہے جو اس راستے پر توانائی کی فراہمی کے لیے انحصار کرتی ہیں۔ مزید یہ کہ حتیٰ کہ مکمل بندش کے بغیر بھی اگر اس راستے پر خطرات بڑھ جائیں تو انشورنس لاگت میں اضافہ، جہازوں کی تاخیر اور تجارتی سرگرمیوں میں کمی جیسے اثرات سامنے آتے ہیں، جو عالمی معیشت کو دباؤ میں ڈال دیتے ہیں۔ مجموعی طور پر، آبنائے ہرمز کی موجودہ اہمیت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ جدید عالمی نظام میں چند مخصوص جغرافیائی مقامات کس طرح پوری دنیا کی معیشت کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ اس خطے میں استحکام عالمی سطح پر ایک بنیادی ضرورت بن چکا ہے۔

بی ایل ایف نے متعدد کارروائیوں کی ذمہ داری قبول کی

قافلوں پر حملے، دھماکے، چوکیوں پر قبضے اور ٹاورز تباہ

کوئٹہ: بلوچستان لبریشن فرنٹ کے ترجمان میجر گہرام بلوچ نے میڈیا کو جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ بی ایل ایف کے سرمچاروں نے 11 اپریل 2026 کو آواران کے علاقے آھوری میں قابض پاکستانی فوج کے 8 گاڑیوں پر مشتمل قافلے کو گھات لگا کر نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے راکٹ لانچرز، اسنائپر رائفلز اور خودکار بھاری ہتھیاروں سے قافلے کی اگلی اور پچھلی گاڑیوں کو بیک وقت نشانہ بنایا تاکہ دشمن کی نقل وحرکت کو روکا جا سکے۔ اس مربوط حملے میں دشمن کی 3 گاڑیاں ناکارہ بنادی گئیں، جس کے باعث 5 فوجی اہلکار موقع پر ہلاک اور 4 شدید زخمی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ بی ایل ایف کے سرمچاروں نے 11 اپریل 2026 کو کیچ کے علاقے دشت میں کنچتی کراس کے مقام پر فرنٹیئر کور (ایف سی) کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کی ٹیم کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی بم دھماکے میں نشانہ بنایا۔ اس کارروائی کے نتیجے میں بم ڈسپوزل اسکواڈ کی گاڑی کا اگلا حصہ مکمل طور پر تباہ ہوگیا، جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار 3 فوجی اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ ترجمان نے کہا کہ اسی روز 11 اپریل 2026 کو بی ایل ایف کے شہری گوریلہ دستے نے کوئٹہ کے علاقے پنجپائی میں شادینی کے مقام پر مصدقہ انٹیلی جنس اطلاعات پر آپریشن کیا۔ سادہ وردی میں ملبوس پولیس فورس کے تین اہلکار شاہراہ پر ناکہ لگا کر مقامی ڈرائیوروں سے جبری بھتہ وصول کر رہے تھے۔ تنظیم کے شہری گوریلہ دستے نے کارروائی کرتے ہوئے بھتہ خوری میں مصروف ان اہلکاروں کو گھیرے میں لے کر گرفتار کرلیا۔ تلاشی کے دوران ان کے قبضے سے سرکاری اسلحہ اور گاڑی قبضے میں لے کر ضبط کر لی گئی۔ بعدازاں، مقامی بلوچ اور پشتون ہونے کی وجہ سے تنظیم نے انہیں انسانی ہمدردی کے پیشِ نظر سخت تنبیہ کے بعد رہا کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ سرمچاروں نے 12 اپریل 2026 کو ایک منظم کارروائی کے دوران چاغی کے علاقے امین آباد میں قائم پولیس چوکی پر حملہ کر کے اس پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا۔ قبضے کے بعد چوکی میں موجود تمام سرکاری اسلحہ اور دیگر عسکری ساز و سامان اپنے قبضے میں لے لیا۔ ترجمان نے کہا کہ سرمچاروں نے 12 اپریل 2026 کو چاغی ہی کے علاقے کروڈک میں قائم پولیس چوکی کو نشانہ بنایا۔ سرمچارروں نے چوکی پر حملہ کر کے اسے اپنے کنٹرول میں لے لیا اور وہاں موجود سرکاری اسلحہ ضبط کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کارروائی کے تسلسل میں ہمارے سرمچاروں نے علاقے سے گزرنے والی مین شاہراہ پر ایک گھنٹے تک سخت ناکہ بندی کی۔ ناکہ بندی کے دوران شاہراہ پر مکمل عسکری کنٹرول برقرار رکھ کر دشمن کی کسی بھی ممکنہ نقل و حرکت کو روکنے کے لیے اسنیپ چیکنگ کی۔ تزویراتی مقاصد کے حصول کے بعد سرمچار ضبط شدہ اسلحہ سمیت باحفاظت اپنے ٹھکانوں کی جانب روانہ ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز 11 اپریل 2026 کو سرمچاروں نے بارکھان کے علاقے تکھڑا میں قائم ایک موبائل ٹاور کو نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے ٹاور کے آلات کو فائرنگ کر کے ناکارہ بنایا اور بعد ازاں ٹاور کے مین کنٹرول روم اور مشینری کو نذرِ آتش کر دیا۔ یہ ٹاور نہ صرف دشمن کے مواصلاتی رابطوں کا ذریعہ تھا بلکہ اسے مقامی آبادی کی جاسوسی کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا تھا، جسے سرمچاروں نے مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ سرمچاروں نے 8 اپریل 2026 کو جھاؤ کے علاقے کوٹو میں موبائل ٹاور پر حملہ کیا۔ ٹاور کی مشینری اور جنریٹر روم کو آگ لگا کر اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ دشمن ان ٹاورز کے ذریعے سرمچاروں کی نقل وحرکت پر نظر رکھنے کی ناکام کوششیں کر رہا ہے، لیکن ہم دشمن کے ایسے تمام حربوں کو ناکام بنانے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا، فارس اور بازنطین، دونوں ریاستوں کے بادشاہ بن گئے۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ایران کی استقامت اور سامراج کی ہزیمت

امریکی صدر کا جنگ بندی پر اتفاق دراصل ایک غیر اعلانیہ پسپائی کا اظہار تھا، خصوصاً اس دعوے کے بعد کہ ایران کی تہذیب کو مٹا دیا جائے گا۔ ایران کے شرائط تسلیم کرنا اس بات کی علامت ہے کہ امریکہ ہر صورت اس جنگ سے نکلنا چاہتا ہے، کیونکہ اندرونِ ملک بھی نقصانات اور رسوائی پر آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ ایران کے حملوں نے امریکی عسکری وقار کو شدید دھچکا پہنچایا اور خطے میں اس کی برتری کو چیلنج کیا۔ ایران کا مؤقف تھا کہ جن اڈوں سے اس پر حملہ ہوا، انہی کو نشانہ بنانا اس کا حق ہے، چاہے وہ مسلم ممالک میں ہی کیوں نہ ہوں۔ اس صورتحال نے ان ممالک کے لیے بھی ایک لمحۂ فکریہ پیدا کیا ہے جو اپنی سلامتی کے لیے امریکہ پر انحصار کرتے تھے۔ یہ جنگ صرف عسکری محاذ تک محدود نہیں رہی بلکہ اس نے امریکہ کی عالمی ساکھ کو بھی متاثر کیا ہے۔

عادل فراز

امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کے امکانات ضرور ابھر رہے ہیں، اور ایران نے اپنے مخصوص شرائط کے ساتھ اس پر آمادگی بھی ظاہر کی ہے۔ تاہم زمینی حقائق ابھی کسی فوری جنگ بندی کی واضح نشاندہی نہیں کرتے، کیونکہ اسرائیل اس عمل کے لیے تیار دکھائی نہیں دیتا۔ مزید یہ کہ اگر جنگ بندی ہو بھی جائے تو ہر فریق اپنی فتح کا اعلان کرے گا، جو صورتِ حال کو مزید پیچیدہ اور کشیدہ بنا سکتا ہے۔ امریکی صدر کے لیے اپنی ناکامی تسلیم کرنا آسان نہیں، اس لیے ایران کی ممکنہ فتح کے دعووں پر ردِعمل کے طور پر دوبارہ جارحیت کا خدشہ بھی موجود رہے گا۔ امریکہ اور اسرائیل کے وعدوں پر مکمل اعتماد کرنا مشکل ہے، اور ایران اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس کے باوجود خطے میں پائیدار امن اور استحکام کے لیے بالآخر مذاکرات کی میز پر آنا ناگزیر ہوگا۔ اس مقصد کے لیے ایک مؤثر اور بااعتماد ثالث کی ضرورت ہے، جو یقیناً پاکستان نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ امریکہ کو اپنے شرائط پر مذاکرات پر آمادہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ لہٰذا ایک مضبوط اور غیر جانب دار ثالث ہی جنگ بندی کو دیرپا معاہدے میں تبدیل کر سکتا ہے۔ ایران بارہا واضح کر چکا ہے کہ کسی بھی معاہدے کے لیے اسے ٹھوس اور قابلِ اعتماد ضمانت درکار ہوگی، تاکہ دوبارہ جارحیت کا راستہ روکا جا سکے۔ امریکی وعدوں پر اس کا عدم اعتماد بھی بے بنیاد نہیں، کیونکہ ۲۸ فروری کا حملہ ایسے وقت میں کیا گیا جب عمان میں مذاکرات جاری تھے اور دنیا ایک ممکنہ پائیدار معاہدے کی امید لگائے بیٹھی تھی۔ مگر انہی مذاکرات کے پردے میں امریکہ نے اسرائیل کے ساتھ مل کر ایران پر حملہ کر دیا، جس نے نہ صرف اعتماد کو ٹھیس پہنچائی بلکہ پورے خطے کو ایک نئی جنگ کی آگ میں دھکیل دیا۔

ایران کے لیے امریکہ کے ساتھ کسی حد تک معاہدے کی گنجائش موجود ہو سکتی ہے، مگر اسرائیل کے ساتھ کسی مفاہمت کے امکانات تقریباً معدوم ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایران اسرائیل کو بطور ریاست تسلیم ہی نہیں کرتا۔ اس کے نزدیک معاہدہ صرف خودمختار ریاستوں کے درمیان ممکن ہوتا ہے، نہ کہ ان قوتوں کے ساتھ جنہیں وہ ایک قابض یا توسیع پسند نظام کا نمائندہ سمجھتا ہے۔ ایران کا موقف یہ ہے کہ اسرائیل فلسطینی سرزمین پر قابض ہے، اور اس زمین پر اصل حق فلسطینیوں کا ہے؛ لہٰذا اس قبضے کا خاتمہ ناگزیر ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ایران یہودیت اور صہیونیت میں واضح فرق کرتا ہے، اور اس کا مطالبہ بھی صہیونی فکر و نظام کے خاتمے سے متعلق ہے، نہ کہ بطور مذہب یہودیت سے۔ ایران کے نزدیک صہیونیت ایک ایسی سیاسی تحریک ہے جس نے نہ صرف یہودیت کی شبیہ کو متاثر کیا بلکہ انسانیت کے بنیادی اصولوں کو بھی مجروح کیا۔ فلسطینیوں کے حقوق کی پامالی اور ان کے خلاف مسلسل تشدد کو اسی تناظر میں دیکھا جاتا ہے۔ غزہ میں ہونے والی تباہ کاریوں نے اس تاثر کو مزید گہرا کیا ہے کہ طاقت کے استعمال کی انتہا صرف جوہری ہتھیاروں تک محدود نہیں، بلکہ روایتی ذرائع سے بھی کسی معاشرے کو مفلوج کیا جا سکتا ہے۔ تاریخ میں ہیروشیما اور ناگاساکی جیسے واقعات اپنی جگہ، مگر غزہ میں جاری منظم تباہی نے ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے کہ جدید جنگیں کس طرح انسانی آبادیوں کو نشانہ بناتی ہیں۔ ایران اور امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کو بھی اسی وسیع تر تناظر میں

دیکھا جاتا ہے، جہاں اسرائیل خطے میں امریکی مفادات کا ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔ امریکہ کی کوشش رہی ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں اس کا اثر و رسوخ برقرار رہے، اور اس میں اسرائیل ایک کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اس خطے کی جغرافیائی اہمیت اور قدرتی وسائل خصوصاً توانائی کے ذخائر ہمیشہ عالمی طاقتوں کی توجہ کا مرکز رہے ہیں۔ تاہم ایران کے ساتھ تنازع کی اصل وجہ صرف وسائل نہیں بلکہ اس کا خودمختار سیاسی بیانیہ بھی ہے، جو کسی بیرونی بالادستی کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ یہی وہ نقطۂ اختلاف ہے جس نے ایران اور امریکہ کے تعلقات کو محض جغرافیائی نہیں بلکہ نظریاتی تصادم کی شکل دے دی، اور جس نے ایرانی معاشرے میں مزاحمت اور استقلال کے جذبے کو مزید تقویت بخشی ہے۔

ایران کے شرائط پر جنگ بندی ایران کی فتح کا مکمل اعلان نہیں۔ ابھی فتح مبین کا اعلان جلد بازی ہے۔ لیکن ایران نے دراصل اسی لمحے اپنی فتح کی بنیاد رکھ دی تھی جب اس نے بھرپور جرأت کے ساتھ امریکہ کے عسکری مراکز پر جوابی حملے کیے۔ یہ محض ایک فوجی ردِعمل نہیں تھا بلکہ عالمی طاقت کے توازن کو چیلنج کرنے کا اعلان تھا۔ دنیا میں کون سا ایسا ملک ہے جو امریکہ پر براہِ راست حملے کا تصور بھی کر سکے؟ اب تک کسی ریاست نے یہ ہمت نہیں کی کہ وہ امریکہ کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر للکارے۔ اور جس نے ایسا کرنے کی کوشش کی، اسے سنگین انجام سے دوچار ہونا پڑا۔ مگر ایران وہ واحد ملک بن کر ابھرا ہے جس نے نہ صرف امریکہ کو للکارا بلکہ مسلسل اس کے مقابل ڈٹا رہا۔ 28 فروری کا حملہ، جس میں رہبرِ انقلاب آیت اللہ خامنہ ای سمیت اعلیٰ قیادت کو نشانہ بنایا گیا، بظاہر ایران کے لیے ایک بڑا نقصان تھا۔ مگر اسی سانحے کے بعد ایران نے جس شدت اور حکمت کے ساتھ اسرائیل اور امریکہ کے فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا، اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملے گی۔ یہ صرف جوابی کارروائی نہیں تھی بلکہ ایک واضح پیغام تھا کہ قیادت کی شہادت بھی اس عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ ایران کی فتح کا دوسرا مرحلہ اس وقت سامنے آیا جب امریکی صدر نے ایران میں اقتدار کی تبدیلی کا اعلان کیا، مگر عملی میدان میں اسے ناکامی اور سبکی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو سکا۔ تیسرا اور فیصلہ کن منظر وہ تھا جب ایرانی عوام، امریکی حملوں کے خوف سے بے نیاز، رات بھر سڑکوں پر اپنی حکومت اور افواج کے ساتھ کھڑے رہے۔ یہی عوامی استقامت دراصل امریکی عزائم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنی۔ ایرانی عوام کی ثابت قدمی اور فوج کی مؤثر جوابی حکمتِ عملی نے عالمی منظرنامے کے زاویے بدل دیے۔ وہ حکمران جو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ ایران چند دنوں میں میدان چھوڑ دے گا، اس کی عسکری صلاحیت دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ دنیا کی بڑی طاقتیں مل کر بھی آبنائے ہرمز کو کھلوانے میں ناکام رہیں۔ امریکی صدر کے مسلسل دعووں کے باوجود یہ ہدف حاصل نہ ہو سکا، جس کی بنیادی وجہ ایران کی مضبوط منصوبہ بندی اور دفاعی برتری تھی۔ اس صورتحال نے ثابت کر دیا کہ محض عسکری قوت ہی نہیں بلکہ عزم اور حکمت بھی جنگ کے نتائج کا تعین کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آبنائے ہرمز پر ایران کا کنٹرول ایک نئی تاریخ کو رقم کر رہا ہے۔ علی لاریجانی کا یہ دعویٰ کہ آبنائے ہرمز اب پہلے جیسی نہیں رہے گی، آج حقیقت بنتا دکھائی دے رہا ہے۔ ایران نے جنگ بندی میں اس گزرگاہ پر اپنے کنٹرول کو کلیدی حیثیت دے دی ہے اور وہ اس مؤقف سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں خطے میں طاقت کا توازن بدلتا نظر آتا ہے۔ یہ ایک بڑی حقیقت ہے جسے عالمی قوتوں کو بالآخر تسلیم کرنا پڑے گا۔

امریکی صدر کا جنگ بندی پر اتفاق دراصل ایک غیر اعلانیہ پسپائی کا اظہار تھا، خصوصاً اس دعوے کے بعد کہ ایران کی تہذیب کو مٹا دیا جائے گا۔ ایران کے شرائط تسلیم کرنا اس بات کی علامت ہے کہ امریکہ ہر صورت اس جنگ سے نکلنا چاہتا ہے، کیونکہ اندرونِ ملک بھی نقصانات اور رسوائی پر آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ ایران کے حملوں نے امریکی عسکری وقار کو شدید دھچکا پہنچایا اور خطے میں اس کی برتری کو چیلنج کیا۔ ایران کا مؤقف تھا کہ جن اڈوں سے اس پر حملہ ہوا، انہی کو نشانہ بنانا اس کا حق ہے، چاہے وہ مسلم ممالک میں ہی کیوں نہ ہوں۔ اس صورتحال نے ان ممالک کے لیے بھی ایک لمحۂ فکریہ پیدا کیا ہے جو اپنی سلامتی کے لیے امریکہ پر انحصار کرتے تھے۔ یہ جنگ صرف عسکری محاذ تک محدود نہیں رہی بلکہ اس نے امریکہ کی عالمی ساکھ کو بھی متاثر کیا ہے۔ جدید ہتھیار، دفاعی نظام اور بحری طاقت جن پر امریکہ کو ناز تھا، ایران کے سامنے غیر مؤثر دکھائی دیے۔ اسی لیے جنگ بندی کی پیش کش بھی امریکہ کی جانب سے آئی، جو اس کی بے چینی اور جنگ سے نکلنے کی خواہش کو واضح کرتی ہے۔ یہ تصادم دراصل اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ عالمی طاقت کا تصور بدل رہا ہے، اور محض عسکری برتری اب فیصلہ کن عنصر نہیں رہی۔

امریکی اور اسرائیلی حملوں سے ایران کو یقیناً نقصان پہنچا، مگر ایرانی عوام کی غیر معمولی استقامت نے دشمن کے عزائم کو ناکام بنا دیا۔ میزائلوں اور بمباری کے سائے میں بھی لوگ خوفزدہ ہونے کے بجائے رات بھر سڑکوں پر موجود رہتے ہیں، دشمن کے خلاف نعرے بلند کرتے ہیں اور نظامِ ولایت کے ساتھ وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ حیرت انگیز طور پر عوامی زندگی میں کسی بڑی قلت کی شکایت سامنے نہیں آئی۔ بازار معمول کے مطابق آباد ہیں اور ضروری اشیاء وافر مقدار میں دستیاب ہیں۔ حکومت نے بھی رسد کی فراہمی کو مزید سہل بنا دیا۔ یہاں تک کہ بعض دکانوں پر یہ پیغام درج ہے: "یہ کوئی مذاق نہیں، جو درکار ہو لے جائیے، قیمت جنگ کے بعد ادا کر دیں۔" ایسی حوصلہ مند اور بااعتماد قوم کو محض عسکری طاقت کے زور پر زیر کرنا آسان نہیں۔ فی الحال جنگ بندی کے لیے چند شرائط پیش کی گئی ہیں، مگر انہیں حتمی طور پر تسلیم نہیں کیا گیا؛ صرف یہ طے پایا ہے کہ ان نکات پر آئندہ مذاکرات ہوں گے۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ مذاکرات ایران کی شرائط کے مطابق آگے بڑھنے کا عندیہ دیتے ہیں، جو اس کی مضبوط پوزیشن کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم اس مرحلے پر جنگ بندی کو حتمی کامیابی سمجھ کر جشن منانا قبل از وقت اور عجلت پر مبنی ہوگا۔

□□□

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

جنید سہارا کے ہاتھوں مالیگاؤں میں یوتھ انقلاب کی دستک!

مالیگاؤں کی سیاسی فضاؤں میں ایک نئی ہلچل اس وقت پیدا ہوگئی جب کانگریس پارٹی نے نوجوان چہرے جنید سہارا کو یوتھ کانگریس کا صدر نامزد کر دیا، یہ اعلان محض ایک تقرری نہیں بلکہ شہر کی بدلتی ہوئی سیاسی سمت اور نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا واضح اشارہ سمجھا جارہا ہے۔ ناگ چھاپ میں واقع عوامی رابطہ آفس پر منعقدہ ایک اہم اور غیر معمولی پریس کانفرنس میں عمران انجینئر نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اس فیصلے کو پارٹی کی دوراندیشی اور نوجوان قیادت پر اعتماد کا مظہر قرار دیا، انہوں نے کہا کہ جنید سہارا کی مسلسل عوامی خدمات، سماجی سرگرمیاں اور نوجوانوں کے درمیان انکی مضبوط پکڑ نے انہیں اس عہدے کا سب سے موزوں امیدوار بنایا ہے، یہ تقرری دراصل ان تمام نوجوانوں کیلئے ایک پیغام ہے جو سیاست میں مثبت تبدیلی کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے مزید انکشاف کیا کہ مہاراشٹر کے 46 شہروں میں کانگریس کے تنظیمی ڈھانچے کو ازسرنو مضبوط کرنے کیلئے دہلی سے خصوصی آبزرورز کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور مالیگاؤں بھی اس اہم مہم کا مرکز بننے جارہا ہے، اسی ضمن میں دہلی کی سینئر لیڈر ثمینہ شیخ کو مالیگاؤں کا آبزرور مقرر کیا گیا ہے جو منگل کے روز شہر میں قدم رکھیں گی، انکی آمد کو نہایت اہم اور فیصلہ کن مانا جارہا ہے کیونکہ وہ نہ صرف پارٹی کی موجودہ کارکردگی کا جائزہ لیں گی بلکہ شہر کی صدارت کیلئے خواہشمند امیدواروں کے انٹرویوز بھی لیں گی، ذرائع کے مطابق انٹرویوز کے دوران امیدواروں کی عوامی خدمات، تنظیمی صلاحیت اور پارٹی کے تئیں وفاداری کو خاص اہمیت دی جائے گی۔ پریس کانفرنس میں عمران انجینئر نے کھلے لفظوں میں کہا کہ موجودہ صدر اعجاز بیگ نے گزشتہ تین برسوں میں پارٹی کو جس استقامت کے ساتھ سنبھالا ہے وہ قابل ستائش ہے اور انکی خواہش ہے کہ اعجاز بیگ دوبارہ اس عہدے پر فائز ہوں، تاہم انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ وہ خود اور ابوبکر چودھری بھی صدارت کے خواہشمند ہیں لیکن پارٹی مفاد کو ذاتی خواہشات پر ترجیح دی جائے گی، یہ بیان خود اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ کانگریس میں اندرونی جمہوریت کو فروغ دیا جارہا ہے۔ دوسری جانب نومنتخب یوتھ صدر جنید سہارا نے اپنے جذباتی اور ولولہ انگیز خطاب میں کہا کہ کانگریس کا یوتھ ونگ صرف ایک تنظیم نہیں بلکہ ایک تحریک ہے جس نے ملک کی تاریخ میں عوامی فلاح، جمہوریت کے استحکام اور نوجوانوں کے حقوق کیلئے بے شمار قربانیاں دی ہیں، انہوں نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ وہ خاموش تماشائی بننے کے بجائے میدان عمل میں اتریں اور اپنے شہر، اپنے مستقبل اور اپنے حق کیلئے آواز بلند کریں، انہوں نے اعلان کیا کہ بہت جلد "یوتھ جوڑو مہم" کا آغاز کیا جائے گا جو مالیگاؤں کے گلی کوچوں سے لے کر تعلیمی اداروں تک ایک نئی بیداری کی لہر پیدا کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس مہم کے تحت نوجوانوں سے براہ راست رابطہ قائم کیا جائے گا، انکے مسائل کو سنا جائے گا اور انہیں کانگریس کے پلیٹ فارم سے جوڑ کر ایک مضبوط آواز دی جائے گی، انہوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ وہ سیاست کو خدمت کا ذریعہ بنائیں گے نہ کہ مفاد کا، اور ہر اس نوجوان کو ساتھ لے کر چلیں گے جو شہر کی ترقی اور بہتری کیلئے سنجیدہ ہے۔ سیاسی مبصرین کا ماننا ہے کہ جنید سہارا کی تقرری اور دہلی آبزرور کی آمد نے مالیگاؤں کی سیاست میں ایک نیا موڑ پیدا کر دیا ہے، آنے والے دنوں میں نہ صرف کانگریس کے اندرونی فیصلے اہم ہوں گے بلکہ یہ بھی طے ہوگا کہ پارٹی کس حکمت عملی کے ساتھ آئندہ انتخابات میں میدان میں اترے گی، شہر کے عوام خصوصاً نوجوان اس تبدیلی کو امید کی نئی کرن کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ پریس کانفرنس میں نائب صدر حسین بھائی، ابوبکر چودھری سمیت دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے، جہاں ایک طرف تنظیمی یکجہتی کا مظاہرہ دیکھنے کو ملا وہیں دوسری طرف مستقبل کی حکمت عملی کے واضح اشارے بھی ملے، اب نگاہیں منگل کو ہونے والی اہم پیش رفتوں پر مرکوز ہیں جب ثمینہ شیخ کی آمد کے ساتھ مالیگاؤں کانگریس کی سیاست ایک نئے مرحلے میں داخل ہوگی، یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ شہر کی سیاسی بساط پر ایک نئی چال چل دی گئی ہے جس کے اثرات دوررس ثابت ہو سکتے ہیں۔

خیال اثر

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۴/اپریل۔۲۰۲۶

بی جے پی اور خواتین کے تحفظ کا دعوی

مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات کیلئے انتخابی مہم عروج پر پہونچ چکی ہے۔ بی جے پی کو اقتدار دلانے کیلئے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ پوری طرح سے انتخابی مہم میں مصروف ہو چکے ہیں۔ چیف منسٹر بنگال و ترنمول سربراہ ممتا بنرجی بھی تن تنہا ساری ریاست میں پارٹی کی انتخابی مہم سنبھالی ہوئی ہیں۔ لگاتار عوام سے رابطے کئے جا رہے ہیں۔ ریلیوں اور جلسوں سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ کئی مسائل کو انتخابی موضوع بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ترنمول کانگریس نے انتخابات سے عین قبل ہمایوں کبیر کا ویڈیو جاری کرتے ہوئے ایک طرح سے بھونچال لا دیا ہے۔ اس سے جہاں خود ہمایوں کبیر کی پارٹی اور ان کے ہمنوا عناصر کے حوصلے پست ہوئے ہیں وہیں بی جے پی کیلئے بھی مسائل میں اضافہ ہو گیا ہے۔ بی جے پی جس طرح اپنے آلہ کار کو استعمال کرتے ہوئے فائدہ اٹھانا چاہتی تھی اس کے امکانات اب بہت کم ہو گئے ہیں۔ بنگال کے عوام کے سامنے یہ حقیقت آشکار ہو گئی ہے کہ مسلمانوں کی ہمدردی کا جھوٹا دکھاوا کرنے والے لوگ بھی دراصل بی جے پی کے ایجنڈہ پر ہی کام کر رہے ہیں اور اسی کے اشاروں پر مسلمانوں کے ووٹ تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک بی جے پی کا سوال ہے تو ہمایوں کبیر کے ویڈیو کے بعد بی جے پی کی مہم میں مزید تیزی پیدا کی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ بنگال میں کود پڑے ہیں۔ دونوں ہی ریاست میں خواتین کے تحفظ کو انتخابی موضوع بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ دعوی کیا جا رہا ہے کہ ریاست میں خواتین کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے اور ان کے خلاف جرائم کی شرح بڑھ گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس معاملے میں خود بی جے پی کے اقتدار والی دیگر ریاستوں کا نمبر بنگال سے بہت آگے ہے۔ خواتین کے خلاف جرائم اور عصمت ریزی کے واقعات میں نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے اعداد و شمار کے مطابق راجستھان سب سے آگے ہے۔ راجستھان میں بی جے پی کی حکومت ہے۔ یہی صورتحال مدھیہ پردیش کی ہے اور وہاں بھی بی جے پی کا اقتدار ہے۔ اس معاملے میں آدتیہ ناتھ کے اقتدار والی ریاست بھی پیچھے نہیں ہے اور وہاں بھی خواتین کے خلاف جرائم کی شرح بہت زیادہ ہے۔ ویسے تو سیاسی قائدین انتخابات کے موقف میں غلط بیانی اور بلند بانگ دعووں میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے ہیں تاہم بی جے پی کی جانب سے یہ کام سب سے زیادہ شدت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو مرکزی حکومت کے تحت کام کرتا ہے۔ مرکز میں بی جے پی کی حکومت ہے اور جن ریاستوں میں بی جے پی کو اقتدار حاصل ہے وہاں خواتین کے خلاف جرائم اور ان کی عصمت ریزی کے واقعات زیادہ پیش آتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی بی جے پی کے قائدین ایسے بھی ہیں جن کے خلاف خود عصمت ریزی کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ ان میں کچھ تو سینئر قائدین بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ خواتین کے خلاف جرائم میں بھی بی جے پی کے اقتدار والی ریاستیں سب سے آگے ہیں۔ وزیر اعظم ہوں یا پھر ملک کے وزیر داخلہ ہوں انہیں کسی اور ریاست کو اس معاملے میں نشانہ بنانے سے قبل خود اپنی پارٹی کے اقتدار والی ریاستوں کی صورتحال کو ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے۔ بی جے پی کے اقتدار والی ریاستوں کی صورتحال کو بہتر بنانے پر توجہ دینا چاہئے۔ جو صورتحال ہے وہ صرف الزامات تک محدود نہیں ہے اور نہ ہی کسی اپوزیشن لیڈر کی جانب سے یہ الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے اعداد و شمار میں یہ ساری وضاحت ہے۔ اس پر بی جے پی اور اس کے قائدین اور خاص طور پر وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان ریاستوں کی صورتحال کو بہتر بنانے پر توجہ دینے کی بجائے مغربی بنگال میں خواتین کے تحفظ کی بات کرنا دراصل ریاست کے عوام کو گمراہ کرنے اور حقائق چھپانے کی کوشش ہے۔ انتخابی مہم کی اہمیت اپنی جگہ اور عوام کے ووٹ حاصل کرنے کیلئے کی جانے والی تقاریر اپنی جگہ تاہم ملک کے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو انتہائی ذمہ داری کے ساتھ بات کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ محض ایک پارٹی کے قائدین نہیں بلکہ سارے ملک کے عوام کے نمائندے ہوتے ہیں۔ انہیں اس طرح سیاسی فائدہ کیلئے بے بنیاد الزامات عائد کرتے ہوئے ملک کی کسی ریاست کو بدنام کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ سیاسی مخالفین کو تنقید کا نشانہ ضرور بنایا جانا چاہئے تاہم غلط اور بے بنیاد دعوے کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ بنگال کے عوام ساری صورتحال سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ بی جے پی اقتدار حاصل کرنے کیلئے کچھ بھی کہنے اور کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔ بنگال کے عوام اس طرح کے فرضی الزامات اور جھوٹے پروپگنڈہ کا شکار نہیں ہونگے۔ وہ حقائق جانتے ہیں۔

بازآبادکاری بنیادی طور پر ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے۔اس کے باوجود کئی جگہوں سے مدد ملی۔کرناٹک کی کانگریس حکومت نے وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ میں تعاون کیا۔اپوزیشن کے اراکین اسمبلی نے بھی تعاون کیا۔فنڈ دستیاب ہے،لیکن اس کا صرف ایک چھوٹا حصہ ہی صحیح طریقے سے استعمال ہو پا رہا ہے۔ٹاؤن شپ کی تعمیر میں تاخیر ہوئی۔اس کا افتتاح انتخابی اعلامیہ سے عین قبل کیا گیا۔یہاں تک کہ اب بھی لوگوں کو صحیح طریقے سے بسایا نہیں گیا ہے۔ہمیں زمین کی نشاندہی اور خریداری میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔حتیٰ کہ حکومت کو بھی زمین طے کرنے میں ایک سال سے زیادہ وقت لگا۔اس کے باوجود ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔آئی یو ایم ایل نے 53 گھر بنائے ہیں۔

کیا کیرالہ میں شخصیت کی پوجا کو ختم کرنے کیلئے ووٹنگ ہوئی؟

کے اے شاجی

''10000 سے زائد ہورڈنگز پر ایک ہی شخص کی تصویر تھی۔بی جے پی نے وزیر اعظم کے ہزاروں ہورڈنگز لگا کر اس کا جواب دینے کی کوشش کی،لیکن ہم نے 700 ہورڈنگز کے ذریعہ اپنے لیڈران کا اجتماعی چہرہ سامنے رکھا۔'' کیرالہ میں ووٹ ڈالے جا چکے ہیں اور سبھی کو انتخابی نتائج کا انتظار ہے۔اس انتخاب میں کانگریس کی قیادت والے یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یوڈی اے ف) کے نمایاں چہرہ وی ڈی ستیسن ایک ایسے لیڈر کے طور پر ابھرے ہیں جنہوں نے حالیہ دور کی سب سے جارحانہ انتخابی مہموں میں سے ایک کا بڑے تحمل کے ساتھ سامنا کیا۔کے اے شاجی کے ساتھ گفتگو میں ستیسن نے 'شخصیت پرستی' کی سیاست، بائیں بازو کے بدلتے مزاج اور اس بات پر اپنے خیالات پیش کیے اور بتایا کہ انہیں کیوں لگتا ہے کیرالہ ایک فیصلہ کن سیاسی تبدیلی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ایسا کیرالہ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔پوری ریاست میں 10 ہزار سے زیادہ ہورڈنگز پر ایک ہی شخص کی تصویر تھی۔سڑکیں، چوراہے، ٹیلی ویژن، اخبارات، ڈیجیٹل پلیٹ فارم... ہر جگہ وہی چہرہ۔یہ عام سیاسی تشہیر نہیں تھی۔یہ سرکاری مشینری اور سیاسی وسائل کا استعمال کر کے کسی ایک شخص کو ہی سب کچھ ظاہر کرنے کی کوشش تھی۔بی جے پی نے وزیر اعظم کے ہزاروں ہورڈنگز لگا کر اس کا جواب دینے کی کوشش کی،لیکن ہم نے الگ راستہ اختیار کیا۔ہم نے 700 ہورڈنگز کے ذریعے اپنے قومی اور ریاستی سطح کے لیڈروں کا اجتماعی چہرہ عوام کے سامنے رکھا کیونکہ ہمارا ماننا ہے کہ سیاست اداروں اور لوگوں کے بارے میں ہوتی ہے،نہ کہ کسی ایک فرد کے بارے میں۔

جھوٹے سروے کے ذریعے سوچ بدلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔گزشتہ لوک سبھا انتخاب میں ایسے ہی سروے میں کے۔سُدھا کرن اور شفیع پرمبیل کی شکست کی پیش گوئی کی گئی تھی،لیکن دونوں جیت گئے۔اس بار ہمیں بدنام کرنے پر پیسہ خرچ کیا جا رہا ہے۔انتخابی نتیجہ اس کی حقیقت کھول دے گا۔کانگریس اور یوڈی ایف ذمہ دار حکومت بنائیں گے۔ہم نیا کیرالہ بنائیں گے۔سی پی ایم کو موجودہ سیاسی حالات میں بی جے پی کی ضرورت ہے۔بی جے پی کو بھی سی پی ایم کی ناکامیوں سے فائدہ ہوتا ہے۔یہ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح بیانیے تشکیل دیے جاتے ہیں اور کیسے حملے کیے جاتے ہیں۔چند مثالوں پر غور کریں۔فارن کنٹری بیوشن ریگولیشن ایکٹ (ایف سی آر اے) کے معاملے میں اور عیسائی برادری کے کچھ طبقات کو سیاسی طور پر اپنے ساتھ جوڑنے کی کوششوں میں بی جے پی کی حکمت عملی بے نقاب ہو گئی۔سبریمالا کے مسئلہ پر ان کا رویہ آخرکار پینارائی وجین کو سیاسی طور پر فائدہ پہنچانے والا ثابت ہوا۔بدعنوانی کے معاملات میں اہم مواقع پر انہیں تحفظ فراہم کیا گیا۔یعنی وہ مخالف ضرور نظر آتے ہیں،لیکن کچھ ایسی صورتیں بھی ہیں جہاں ان کے مفادات آپس

میں ملتے ہیں۔اس کا سب سے بڑا نقصان حقیقی اپوزیشن سیاست کو ہوتا ہے۔بائیں بازو سماجی انصاف، مساوات، کمزور طبقات کے تحفظ اور جمہوری حقوق کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔آج ہم جو دیکھ رہے ہیں وہ ہے اقتدار کا ارتکاز، اختلافی آواز کو دبانا، شفافیت کی کمی اور عوام سے بڑھتی ہوئی دوری۔اگر آپ دیکھیں کہ روزگار، ماحولیات اور حاشیے پر موجود طبقات کے مسائل کو مسلسل کون اٹھا رہا ہے،تو اکثر یہ کانگریس اور یو ڈی ایف ہی ہوتے ہیں۔اس لحاظ سے آج ہم بائیں بازو کی سیاست کی اصل روح کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

ہاں۔سیاست کو صرف تماشہ اور امیج مینجمنٹ تک محدود کرنے کی کوشش کی گئی۔بے روزگاری، ماحولیات کی خرابی، ساحلی علاقوں کے مسائل اور زرعی بحران جیسے حقیقی مسائل پر ضروری توجہ نہیں دی گئی۔اس کے بجائے ہم نے زبردست پی آر اور جذباتی صف بندی دیکھی۔ہاں۔ہم نے طے کیا تھا کہ اشتعال انگیزی چاہے جیسی بھی ہو، ہم اس سطح تک نہیں گریں گے۔ہم انتخابی مہم کے وقار اور ساکھ کو برقرار رکھنا چاہتے تھے۔کیرالہ جیسی ریاست میں یہ بات اہمیت رکھتی ہے اور میرا ماننا ہے کہ لوگوں نے اس فرق کو پہچانا۔حکمرانی اب صرف اعلانات اور تشہیر تک محدود ہو گئی ہے۔ریاست شدید مالی بحران سے گزر رہی ہے،قرض میں اضافہ ہوا ہے،فلاحی منصوبوں کی ادائیگی میں تاخیر ہو رہی ہے اور بڑے منصوبوں میں شفافیت کا فقدان ہے۔کیرالہ صرف قرض پر مبنی ماڈلز اور اپنی شبیہ چمکانے کی کوششوں کے سہارے ترقی نہیں کر سکتا۔ہمیں ذمہ دار حکمرانی کی ضرورت ہے۔بالکل۔سی پی ایم اور بی جے پی نے چند ہی مہینوں میں کروڑوں روپے خرچ کر دیے۔ہمارے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے،اس لیے ہم نے جمہوری صف بندی اور عوام سے براہ راست رابطے پر بھروسہ کیا۔یہی یوڈی ایف کی طاقت ہے۔اس کے علاوہ کیرالہ میں کانگریس نے مکمل اتحاد کے ساتھ کام کیا۔ہمارے اتحادیوں نے بہترین کارکردگی دکھائی۔یہ واقعی 'ٹیم یوڈی ایف' کی مشترکہ کوشش تھی۔

میں 20 سال سے اسمبلی کا رکن ہوں۔کئی انتخابات دیکھے ہیں،لیکن کسی ایک شخص یا اس کی پارٹی کو نشانہ بنانے اور اسے اس حد تک بدنام کرنے والی مہم کبھی نہیں دیکھی۔سی پی ایم نے یوڈی ایف ٹیم کو، اور خاص طور پر مجھے نشانہ بنایا، کیونکہ میں نے ان کی ناکامیوں کو بے نقاب کرنے کی بھرپور مہم چلائی تھی۔انہیں بی جے پی کا بھی ساتھ ملا۔یہ کردارکشی کی منظم کوشش تھی،جسے پارٹی کی اعلیٰ قیادت کی حمایت حاصل تھی۔کارکنوں کے درمیان سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے کے لیے 'کیپسول' (تیار پیغامات) تقسیم کیے گئے۔6 مہینوں تک ہر روز کم از کم 20 کارڈ اور دس 'ریلز' بنائے گئے، جن میں مجھے ذاتی طور پر نشانہ بنایا گیا۔حقائق کے ساتھ جواب دینے پر مجھے 'جھوٹا' قرار دیا گیا۔لیکن میں اسے اس طاقت کی وجہ سے برداشت کر پایا جو ایک چوتھائی صدی سے مجھے کانگریس کارکنوں اور شہری سماج کی حمایت سے ملی ہے۔دوسری طرف وزیر اعلیٰ کی بڑی احتیاط سے تیار کی گئی شبیہ اس وقت متاثر ہونے لگی جب انہوں نے کولم میں پوچھے گئے سوالوں کے جواب دیے۔لوگوں کو سمجھ آنے لگا کہ دکھاوے اور حقیقت میں کیا فرق ہوتا ہے۔کیا کیرالہ کسی 'ایک شخص کی پوجا' والی ثقافت، پیسے اور منظم پروپیگنڈے پر مبنی سیاست کے ساتھ رہ پائے گا، یا پھر وہ جمہوری اقدار کی واپسی کے لیے ووٹ دے گا؟ میرا خیال ہے کہ یہ انتخاب اسی کے بارے میں تھا۔کیرالہ کو ایک خاص بائیں بازو کی روایت کا آخری قلعہ سمجھا جاتا رہا ہے،لیکن وہ روایت اس نئی ثقافت (کسی ایک شخص کے گرد شبیہ سازی اور پروپیگنڈے) کو ہمیشہ برداشت نہیں کر سکتی۔مجھے یقین ہے کہ انتخابی نتائج سے واضح ہو جائے گا کہ لوگ یہ تبدیلی چاہتے ہیں۔فلاحی کام ایک ذمہ داری ہے، لیکن اس کے پیچھے مضبوط مالی منصوبہ بندی ہونی چاہیے۔موجودہ نظام میں کئی خامیاں اور وسائل کی غلط تقسیم ہے۔اگر حکمرانی میں اصلاح ہو تو وسائل کا بہتر انتظام کیا جا سکتا ہے۔ہمیں پائیدار سرمایہ کاری کی بھی ضرورت ہے۔

بازآبادکاری بنیادی طور پر ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے۔اس کے باوجود کئی جگہوں سے مدد ملی۔کرناٹک کی کانگریس حکومت نے وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ میں تعاون کیا۔اپوزیشن کے اراکین اسمبلی نے بھی تعاون کیا۔فنڈ دستیاب ہے،لیکن اس کا صرف ایک چھوٹا حصہ ہی صحیح طریقے سے استعمال ہو پا رہا ہے۔ٹاؤن شپ کی تعمیر میں تاخیر ہوئی۔اس کا افتتاح انتخابی اعلامیہ سے عین قبل کیا گیا۔یہاں تک کہ اب بھی لوگوں کو صحیح طریقے سے بسایا نہیں گیا ہے۔ہمیں زمین کی نشاندہی اور خریداری میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔حتیٰ کہ حکومت کو بھی زمین طے کرنے میں ایک سال سے زیادہ وقت لگا۔اس کے باوجود ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔آئی یو ایم ایل نے 53 گھر بنائے ہیں۔ہم آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور کیرالہ پردیش کانگریس کمیٹی کے فنڈ سے ان لوگوں کے لیے گھر بنانے کی تیاری کر رہے ہیں جو غیر محفوظ حالات میں رہ رہے ہیں۔مقامی کانگریس رکن اسمبلی نے متاثرہ خاندانوں کے 143 طلبا کی تعلیم کا راستہ ہموار کیا ہے۔دراصل ہم سرکاری بازآبادکاری کی کمیوں کو پورا کر رہے ہیں۔سب سے پہلی ترجیح ہوگی حکمرانی میں اعتماد بحال کرنا، مالی شفافیت اور فلاحی منصوبوں کی بروقت فراہمی کو یقینی بنانا۔دوسری، یہ یقینی بنانا کہ ادارے آزادانہ طور پر کام کریں۔عوام کا اعتماد بحال کیا جانا چاہیے۔تیسری ترجیح ہوگی معاشی اور ماحولیاتی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے بڑے منصوبوں کا جائزہ لینا۔

ایران۔اسرائیل تنازع: مذہب،سیاست اور طاقت کا امتزاج

ایران اور اسرائیل کے تعلقات ہمیشہ سے یکساں نوعیت کے نہیں رہے۔1979ء میں ایرانی انقلاب سے قبل ایران (شاہِ ایران کے دور میں) اسرائیل کے ساتھ نسبتاً دوستانہ تعلقات رکھتا تھا۔تاہم انقلاب کے بعد ایران کی نئی قیادت نے اسرائیل کو ایک غاصب ریاست” قرار دیتے ہوئے اس کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔یہیں سے اس تنازع کی نظریاتی بنیادیں استوار ہوئیں۔اسی تاریخی موڑ نے دونوں ممالک کے تعلقات کو محض سفارتی اختلاف سے نکال کر ایک مستقل اور گہرے تصادم کی طرف دھکیل دیا۔جہاں پہلے مفادات کی بنیاد پر تعلقات قائم تھے

مسعود محبوب خان (ممبئی)

حاضر کی عالمی سیاست میں بعض تنازعات ایسے ہیں جو محض سرحدی یا وقتی اختلافات تک محدود نہیں رہتے، بلکہ تاریخ، مذہب، نظریہ، طاقت اور عالمی مفادات کے پیچیدہ امتزاج سے جنم لیتے ہیں۔ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی بھی اسی نوعیت کا ایک ہمہ جہت اور گہرا تنازع ہے، جو بیک وقت مذہبی جذبات، سیاسی حکمتِ عملیوں اور عسکری قوت کے مظاہر کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اس تنازع کو سمجھنے کے لیے محض ایک زاویۂ نظر کافی نہیں، بلکہ اس کے مختلف پہلوؤں کو باہم مربوط انداز میں دیکھنا ناگزیر ہے۔یہ کشیدگی نہ صرف ماضی کے تاریخی واقعات سے جڑی ہوئی ہے بلکہ موجودہ عالمی طاقتوں کی صف بندی، علاقائی مفادات، اور نظریاتی تصادم سے بھی گہرے طور پر وابستہ ہے۔یہ مسئلہ ایک ایسے کثیر الجہتی بحران کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس میں ہر عنصر دوسرے سے جڑا ہوا دکھائی دیتا ہے۔اس تنازع کی نوعیت وقت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہی ہے۔کبھی یہ سفارتی محاذ پر نمایاں ہوتا ہے، کبھی عسکری تناؤ کی صورت اختیار کرتا ہے، اور کبھی نظریاتی و مذہبی بیانیوں کے ذریعے شدت اختیار کر لیتا ہے۔یہی تغیر پذیری اسے مزید پیچیدہ اور حساس بنا دیتی ہے، جہاں ہر نئی پیش رفت نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ایران-اسرائیل کشیدگی محض دو ریاستوں کے درمیان اختلاف نہیں رہتی بلکہ ایک وسیع تر عالمی مظہر بن جاتی ہے، جسے سمجھنے کے لیے تاریخ کی گہرائی، سیاست کی باریکی، اور انسانی شعور کی وسعت تینوں کا یکجا ہونا ضروری ہے۔

ایران اور اسرائیل کے تعلقات ہمیشہ سے یکساں نوعیت کے نہیں رہے۔1979ء میں ایرانی انقلاب سے قبل ایران (شاہِ ایران کے دور میں) اسرائیل کے ساتھ نسبتاً دوستانہ تعلقات رکھتا تھا۔تاہم انقلاب کے بعد ایران کی نئی قیادت نے اسرائیل کو ایک غاصب ریاست قرار دیتے ہوئے اس کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔یہیں سے اس تنازع کی نظریاتی بنیادیں استوار ہوئیں۔اسی تاریخی موڑ نے دونوں ممالک کے تعلقات کو محض سفارتی اختلاف سے نکال کر ایک مستقل اور گہرے تصادم کی طرف دھکیل دیا۔جہاں پہلے مفادات کی بنیاد پر تعلقات قائم تھے، وہیں اب نظریات، شناخت اور اصول اس تعلق کی سمت متعین کرنے لگے۔یوں وقت کے ساتھ یہ کشیدگی ایک ایسے بیانیے میں ڈھل گئی جس میں مفاہمت کی گنجائش کم اور تصادم کا امکان زیادہ ہوتا گیا۔

اسی پس منظر میں جب ہم اس تنازع کے فکری و نظریاتی پہلو کا جائزہ لیتے ہیں تو مذہبی بیانیہ ایک مرکزی عنصر کے طور پر سامنے آتا ہے۔ایران کا سرکاری بیانیہ بڑی حد تک اسلامی انقلابی فکر پر مبنی ہے، جس میں فلسطینی کاز کو ایک مذہبی و اخلاقی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ایران خود کو مظلوم اقوام، خصوصاً فلسطینیوں، کا حامی قرار دیتا ہے۔اس کے برعکس اسرائیل اپنی شناخت ایک یہودی ریاست کے طور پر قائم رکھتا ہے، جس کے لیے سلامتی اور بقاء بنیادی ترجیح ہے۔یہ تنازع صرف سیاسی نہیں رہتا بلکہ مذہبی شناختوں اور عقائد کا ایک ایسا تصادم بن جاتا ہے جس میں ہر فریق اپنے مؤقف کو حق و باطل کے پیمانے پر پرکھتا ہے۔اس طرح تاریخ اور مذہب ایک دوسرے میں اس انداز سے مدغم ہو جاتے ہیں کہ یہ کشمکش صرف سرحدوں یا مفادات تک محدود نہیں رہتی بلکہ ایک گہری نظریاتی اور تہذیبی جدوجہد کی صورت اختیار کر لیتی ہے، جس کے اثرات خطے کی سیاست اور عالمی منظرنامے دونوں پر نمایاں طور پر مرتب ہوتے ہیں۔سیاسی سطح پر ایران۔اسرائیل تنازع ایک وسیع تر علاقائی اور عالمی کھیل کا حصہ ہے۔ایران مشرقِ وسطیٰ میں اپنے اثر و رسوخ کو بڑھانے کے لیے مختلف اتحادی گروہوں اور ریاستوں کے ساتھ تعلقات استوار کرتا ہے، جب کہ اسرائیل اپنی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے جدید عسکری طاقت اور عالمی اتحادیوں، خصوصاً مغربی دنیا، پر انحصار کرتا ہے۔یہ کشمکش دراصل طاقت کے توازن (Balance of Power) کی ایک کلاسیکی مثال ہے، جہاں ہر فریق دوسرے کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے مختلف سیاسی، سفارتی اور خفیہ ذرائع استعمال کرتا ہے۔

یہ حقیقت مزید نمایاں ہو جاتی ہے کہ یہ تنازع محض دو ریاستوں کے درمیان اختلاف نہیں بلکہ ایک وسیع تر جغرافیائی سیاست (Geopolitics) کا مظہر ہے، جہاں علاقائی اتحاد، عالمی طاقتوں کی صف بندی، اور مفادات کا پیچیدہ جال ایک دوسرے سے پیوست ہے۔ایران اپنے نظریاتی اور اسٹریٹیجک دائرۂ اثر کو وسعت دینے کی کوشش کرتا ہے، جب کہ اسرائیل اس توسیع کو اپنے لیے ایک وجودی خطرہ سمجھتے ہوئے اسے محدود کرنے کی حکمتِ عملی اختیار کرتا ہے۔یوں یہ کشمکش ایک ایسی شطرنج بن جاتی ہے جس میں ہر چال سوچ سمجھ کر چلی جاتی ہے اور ہر اقدام کے دوررس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔اسی سیاسی کشمکش کا منطقی تسلسل عسکری میدان میں نظر آتا ہے، جہاں براہِ راست جنگ کی

بجائے بالواسطہ تصادم زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ایران اور اسرائیل کے درمیان براہِ راست جنگ کم ہی دیکھنے میں آئی ہے، لیکن” پراکسی وار (Proxy War) اس تنازع کا ایک اہم اور مستقل پہلو بن چکی ہے۔مختلف علاقائی محاذوں پر بالواسطہ جھڑپیں، سائبر حملے، اور انٹیلیجنس سرگرمیاں اس کشیدگی کو مسلسل زندہ رکھتی ہیں۔یہ عسکری کشمکش ایک نازک توازن (Fragile Balance) کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے، جہاں طاقت کا مظاہرہ خود ایک روک تھام (Deterrence) کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔اسرائیل کی جدید ٹیکنالوجی اور دفاعی نظام ایک طرف، اور ایران کی بڑھتی ہوئی عسکری صلاحیتیں اور اس کے علاقائی اتحادی دوسری طرف یہ سب مل کر ایک ایسا ماحول تشکیل دیتے ہیں جس میں کھلی جنگ کا امکان تو موجود رہتا ہے، مگر اس کے تباہ کن نتائج کے پیشِ نظر دونوں فریق ایک حد سے آگے بڑھنے سے گریز بھی کرتے ہیں۔یوں یہ عسکری پہلو اس تنازع کو ایک مسلسل کشیدگی کی حالت میں رکھتا ہے، جہاں امن اور جنگ کے درمیان ایک باریک لکیر قائم ہے۔ایک ایسی لکیر جس کے دونوں طرف غیر یقینی، خدشات، اور طاقت کے مظاہرے کی سیاست کارفرما ہے۔

یہ تنازع محض دو ممالک تک محدود نہیں بلکہ عالمی طاقتوں کی دلچسپی کا بھی مرکز ہے۔امریکہ اور مغربی ممالک عمومی طور پر اسرائیل کے حامی ہیں، جب کہ ایران کو اکثر عالمی پابندیوں اور سفارتی دباؤ کا سامنا رہتا ہے۔دوسری جانب بعض عالمی طاقتیں اس خطے میں اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے ایک محتاط توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔یوں ایران-اسرائیل کشیدگی عالمی سیاست کے اس بڑے منظرنامے کا حصہ بن جاتی ہے جہاں ہر قدم کے پیچھے کئی پوشیدہ محرکات کارفرما ہوتے ہیں۔یہ بات مزید واضح ہو جاتی ہے کہ یہ تنازع دراصل ایک کثیر الجہتی (Multi-layered) کشمکش ہے، جس میں علاقائی مفادات، عالمی طاقتوں کی حکمتِ عملیاں، اور اسٹریٹیجک ترجیحات ایک دوسرے میں پیوست ہیں۔بڑی طاقتیں نہ صرف اس تنازع کو اپنے مفادات کے مطابق دیکھتی ہیں بلکہ بعض اوقات اس کی شدت اور نوعیت پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔یوں یہ کشیدگی ایک ایسے عالمی کھیل کی صورت اختیار کر لیتی ہے جہاں ہر فریق اپنی چال چلتے ہوئے وسیع تر جغرافیائی اور معاشی مفادات کو پیشِ نظر رکھتا ہے۔اسی عالمی و سیاسی کشمکش کے بیچ ایک اور اہم پہلو ابھر کر سامنے آتا ہے۔انسانی و اخلاقی زاویہ، جو اس پورے منظرنامے کو ایک گہری معنویت عطا کرتا ہے۔جنگ اور کشیدگی کا سب سے بڑا نقصان ہمیشہ عام انسان کو اٹھانا پڑتا ہے۔اگرچہ ایران اور اسرائیل کے درمیان براہِ راست تصادم محدود رہا ہے، لیکن اس تنازع کے اثرات پورے خطے میں انسانی بحران، عدم استحکام اور خوف کی فضا کو جنم دیتے ہیں۔جب طاقت کی سیاست اپنے عروج پر ہوتی ہے تو انسانی اقدار اکثر پس منظر میں چلی جاتی ہیں۔

یہی وہ لمحہ ہے جہاں ضمیر یہ سوال اٹھاتا ہے کہ کیا طاقت اور غلبے کی یہ جدوجہد انصاف، امن اور بقائے باہمی جیسے بنیادی اصولوں کو نظر انداز نہیں کر رہی؟ اور اگر ایسا ہے تو اس کا خمیازہ صرف موجودہ نسل ہی نہیں بلکہ آنے والی نسلیں بھی بھگتیں گی۔یہ تنازع ہمیں محض سیاسی یا عسکری تجزیے تک محدود نہیں رکھتا بلکہ ایک اخلاقی بیداری کی دعوت بھی دیتا ہے۔ایک ایسی بیداری جو ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ حقیقی کامیابی طاقت کے اظہار میں نہیں بلکہ انسانیت کے تحفظ، امن کے قیام، اور انصاف پر مبنی عالمی نظام کی تشکیل میں مضمر ہے۔ایران-اسرائیل تنازع اس بنیادی سوال کو جنم دیتا ہے کہ کیا اختلافات کا حل ہمیشہ طاقت کے ذریعے ہی ممکن ہے، یا مکالمہ، سفارت کاری اور باہمی احترام کے ذریعے بھی کوئی راستہ نکالا جا سکتا ہے؟ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ دیرپا امن صرف اسی وقت قائم ہوتا ہے جب فریقین اپنے نظریاتی اختلافات کے باوجود ایک مشترکہ انسانی بنیاد تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ طاقت کے ذریعے حاصل کی جانے والی کامیابیاں اکثر عارضی ثابت ہوتی ہیں، جب کہ مکالمہ ایک ایسا پائیدار راستہ فراہم کرتا ہے جو اعتماد، ہم آہنگی اور باہمی احترام کو فروغ دیتا ہے۔ایران۔اسرائیل کشیدگی ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ کیا مسلسل تصادم کی فضا کسی حقیقی حل کی طرف لے جا سکتی ہے، یا یہ محض ایک نہ ختم ہونے والے عدم استحکام کو جنم دیتی رہے گی۔

غزل

تجھے کھو کر محبت کو زیادہ کر لیا میں نے
یہ کس حیرت میں آئینہ کشادہ کر لیا میں نے

مجھے پیچیدہ جذبوں کی کہانی نظم کرنا تھی
سو جتنا ہو سکا اسلوب سادہ کر لیا میں نے

محبت کا سنا تھا ذات کی تکمیل کرتی ھے
مگر اس آرزو میں خود کو آدھا کر لیا میں نے

شکستِ خواب پر ھی خواب کی بنیاد رکھنا تھی
در امکان پھر سے ایستادہ کر لیا میں نے

نئی رت میں محبت کا اعادہ چاھتا تھا وہ
پرانے تجربے سے استفادہ کر لیا میں نے

سرِ ساحل مجھے پیچھے سے اب آواز مت دینا
یہاں سے پار جانے کا ارادہ کر لیا میں نے

سجاد بلوچ

تیل کی قیمتوں کا کھیل:

دعووں کے پیچھے چھپی حقیقت اور عوام پر بڑھتا بوجھ

گردیپ سنگھ سپل

حکومت نے تیل سے بھاری آمدنی حاصل کی، مگر عوام کو ریلیف نہیں ملا۔آیل بانڈ، سڑکوں اور ڈی بی ٹی کے دعوے اعداد و شمار میں کمزور نظر آتے ہیں، جبکہ قرض میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔مغربی ایشیا میں جاری جنگ کے باعث جہاں دنیا بھر میں ایندھن کی قیمتیں تیزی سے بڑھ رہی ہیں، وہیں ہندوستان میں پٹرول پمپوں پر قیمتیں توقع کے برعکس کافی حد تک مستحکم دکھائی دیتی ہیں۔نریندر مودی کی حکومت نے اسے اپنی عوام دوست پالیسیوں کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے خوب تشہیر کی ہے لیکن حقیقت میں یہ اقدامات گزشتہ ایک دہائی سے جاری مالی استحصال اور منافع خوری کے سلسلے میں محض ایک عارضی وقفہ معلوم ہوتے ہیں۔مودی حکومت کے تقریباً دس سالہ دور اقتدار کو اگر مالیاتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو یہ سرکاری خزانے کے لیے غیر معمولی فائدے کا باعث رہا ہے۔اس عرصے میں عالمی سطح پر خام تیل کی قیمتیں کئی بار انتہائی کم سطح تک گر گئیں، حتیٰ کہ ایک موقع پر یہ 30 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں۔ایسے مواقع پر ہندوستانی عوام کو امید تھی کہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بھی اسی تناسب سے کم ہوں گی لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا۔حکومت نے اس فرق کو خاموشی سے اپنے خزانے میں شامل کر لیا اور عوام کو اس کا فائدہ منتقل کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔جب بھی حکومت نے وضاحت پیش کی، تو تین روایتی دلائل سامنے رکھے گئے: یو پی اے دور کے آیل بانڈز کی ادائیگی، سڑکوں کی تعمیر پر خرچ، اور غریبوں کو براہ راست مالی مدد (ڈی بی ٹی)۔تاہم، سرکاری اعداد و شمار خود ان دعووں کی کمزوری کو ظاہر کرتے ہیں۔منموہن سنگھ کی قیادت میں یو پی اے حکومت نے تقریباً 1.6 لاکھ کروڑ روپے کے آیل بانڈز جاری کیے تھے، جن کا مقصد تیل کمپنیوں کو سبسڈی کے بدلے معاوضہ دینا تھا۔بی جے پی نے ان بانڈز کو اپنی وضاحت کا بنیادی نکتہ بنایا ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ دس برسوں میں مودی حکومت نے پٹرولیم ٹیکس کی مد میں 44 لاکھ کروڑ روپے سے زائد جمع کیے، جبکہ آیل بانڈز کی کل ادائیگی (اصل اور سود سمیت) تقریباً 3.3 لاکھ کروڑ روپے رہی، یعنی مجموعی ٹیکس آمدنی کا صرف سات فیصد۔دوسرے لفظوں میں، ہر ایک روپے کی ادائیگی کے مقابلے میں حکومت نے تیرہ روپے کمائے۔یہ حقیقت ہے کہ مودی دور میں شاہراہوں کی لمبائی میں اضافہ ہوا ہے، اور حکومت اسے اپنی کامیابی کے طور پر پیش کرتی ہے۔تاہم، اس کے پیچھے مالیاتی پیچیدگیاں بھی موجود ہیں۔مارچ 2024 تک نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا پر 3.35 لاکھ کروڑ روپے کا قرض تھا، جو آیل بانڈز سے کہیں زیادہ ہے۔مزید برآں، ان سڑکوں کو انویسٹمنٹ ٹرسٹ (InvIT) کے ذریعے نجی سرمایہ کاروں کو فروخت کیا جا رہا ہے، جبکہ مستقبل کے ٹول محصولات کو قرض کی ادائیگی اور سرمایہ کاروں کے منافع کے لیے مختص کیا جا رہا ہے۔سڑک ٹرانسپورٹ کے وزیر نتن گڈکری کے مطابق، ٹول آمدنی 50,000 کروڑ سے بڑھ کر 1.45 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچنے کی امید ہے۔2025-26 میں یہ پہلے ہی 73,000 کروڑ روپے تک پہنچ چکی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ سڑکیں قرض لے کر بنائی جاتی ہیں، پھر ان سے حاصل ہونے والی آمدنی کو مستقبل میں گروی رکھ دیا جاتا ہے، جبکہ عوام سے کہا جاتا ہے کہ ایندھن پر ٹیکس اسی مقصد کے لیے لیا جا رہا ہے پی جبکہ وہی عوام ٹول بھی ادا کرتے ہیں۔حکومت ڈی بی ٹی کے تحت 50 لاکھ کروڑ روپے سے زائد کی تقسیم کا دعویٰ کرتی ہے، لیکن اس کا تفصیلی جائزہ لینے پر تصویر مختلف نظر آتی ہے۔2013-14 میں مجموعی سبسڈی بجٹ کا 16.3 فیصد تھی، جو 2025-26 میں کم ہو کر 13.06 فیصد رہ گئی۔موجودہ سبسڈی کا 91 فیصد حصہ خوراک، کھاد، رہائش اور ایل پی جی پر خرچ ہوتا ہے پی یہ تمام اسکیمیں پہلے سے موجود تھیں۔سب سے زیادہ کمی پٹرولیم سبسڈی میں آئی، جو 1.5 فیصد سے گھٹ کر صرف 0.24 فیصد رہ گئی۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ حکومت نے نئی فلاحی اسکیموں میں اضافہ نہیں کیا بلکہ موجودہ پروگراموں کو نئے ناموں کے ساتھ جاری رکھا۔مزید یہ کہ ڈی بی ٹی کے تحت دکھائے گئے ”افادیت کے فوائد“ کا آزادانہ آڈٹ نہیں ہوا، جس سے ان دعووں کی شفافیت پر سوال اٹھتے ہیں۔مئی 2014 میں جب مودی حکومت اقتدار میں آئی، تو ملک کا مجموعی قرض تقریباً 55 لاکھ کروڑ روپے تھا۔مارچ 2026 تک یہ بڑھ کر 197 لاکھ کروڑ روپے ہو گیا، اور اندازہ ہے کہ مارچ 2027 تک 218.63 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ جائے گا۔یعنی ایک دہائی میں تقریباً 150 لاکھ کروڑ روپے کا اضافہ ہوا، جو گزشتہ کئی دہائیوں کے مجموعی قرض سے بھی کہیں زیادہ ہے۔آج ہندوستان ہر سال تقریباً 11 لاکھ کروڑ روپے صرف سود کی ادائیگی میں خرچ کرتا ہے، جبکہ فی شہری اوسط قرض 1.5 لاکھ روپے سے تجاوز کر چکا ہے۔اس کے علاوہ کئی سرکاری اداروں جیسے انڈین ریلوے فنانس کارپوریشن، پاور فنانس کارپوریشن اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کی آف بجٹ ذمہ داریاں بھی ہیں، جو 20 سے 25 لاکھ کروڑ روپے تک ہو سکتی ہیں، مگر یہ سرکاری حسابات میں واضح طور پر شامل نہیں۔اگر یو پی اے دور کے 1.6 لاکھ کروڑ روپے کے آیل بانڈز کو مستقبل پر بوجھ قرار دیا جاتا ہے، تو موجودہ دور میں بڑھنے والے 150 لاکھ کروڑ روپے کے قرض کو کس طرح دیکھا جائے؟ یہ قرض غریبوں کی مدد کے لیے نہیں بلکہ ایک ایسے معاشی ماڈل کو چلانے کے لیے لیا گیا ہے، جو عوام سے وسائل حاصل کرتا ہے، سرکاری اثاثوں کو گروی رکھتا ہے اور اسے ترقی کا نام دیتا ہے۔یہ تنازع محض دو ممالک تک محدود نہیں بلکہ عالمی طاقتوں کی دلچسپی کا بھی مرکز ہے۔امریکہ اور مغربی ممالک عمومی طور پر اسرائیل کے حامی ہیں، جب کہ ایران کو اکثر عالمی پابندیوں اور سفارتی دباؤ کا سامنا رہتا ہے۔دوسری جانب بعض عالمی طاقتیں اس خطے میں اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے ایک محتاط توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔یوں ایران-اسرائیل کشیدگی عالمی سیاست کے اس بڑے منظرنامے کا حصہ بن جاتی ہے جہاں ہر قدم کے پیچھے کئی پوشیدہ محرکات کارفرما ہوتے ہیں۔یہ بات مزید واضح ہو جاتی ہے کہ یہ تنازع دراصل ایک کثیر الجہتی کشمکش ہے، جس میں علاقائی مفادات، عالمی طاقتوں کی حکمتِ عملیاں، اور اسٹریٹیجک ترجیحات ایک دوسرے میں پیوست ہیں۔بڑی طاقتیں نہ صرف اس تنازع کو اپنے مفادات کے مطابق دیکھتی ہیں بلکہ بعض اوقات اس کی شدت اور نوعیت پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔یوں یہ کشیدگی ایک ایسے عالمی کھیل کی صورت اختیار کر لیتی ہے جہاں ہر فریق اپنی چال چلتے ہوئے وسیع تر جغرافیائی اور معاشی مفادات کو پیشِ نظر رکھتا ہے۔اسی عالمی و سیاسی کشمکش کے بیچ ایک اور اہم پہلو ابھر کر سامنے آتا ہے۔انسانی و اخلاقی زاویہ، جو اس پورے منظرنامے کو ایک گہری معنویت عطا کرتا ہے۔جنگ اور کشیدگی کا سب سے بڑا نقصان ہمیشہ عام انسان کو اٹھانا پڑتا ہے۔اگرچہ ایران اور اسرائیل کے درمیان براہِ راست تصادم محدود رہا ہے، لیکن اس تنازع کے اثرات پورے خطے میں انسانی بحران، عدم استحکام اور خوف کی فضا کو جنم دیتے ہیں۔جب طاقت کی سیاست اپنے عروج پر ہوتی ہے تو انسانی اقدار اکثر پس منظر میں چلی جاتی ہیں۔

غازی آباد: کلینک میں چوری کی کوشش ناکام، لڑکا شٹر میں پھنس گیا

اندراپورم علاقے میں ایک کلینک میں مبینہ چوری کی کوشش اس وقت ڈرامائی موڑ اختیار کرگئی جب ایک نوجوان لڑکا شٹر اور دیوار کے درمیان پھنس گیا

غازی آباد کے اندراپورم علاقے میں ایک کلینک میں مبینہ چوری کی کوشش اس وقت ڈرامائی موڑ اختیار کرگئی جب ایک نوجوان لڑکا شٹر اور دیوار کے درمیان پھنس گیا۔ عملے کو صبح کلینک کھولتے وقت اندر سے آوازیں سنائی دیں، جس کے بعد پولیس اور فائر بریگیڈ کو بلایا گیا۔ ریسکیو ٹیم نے احتیاط سے لڑکے کو نکالا اور اسے اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں اس کی حالت مستحکم بتائی گئی۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق وہ رات کے وقت اندر داخل ہونے کی کوشش میں پھنس گیا تھا، جبکہ واقعے کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگیا ہے۔ غازی آباد کے اندراپورم کے ابھے کھنڈ علاقے میں ایک غیر معمولی واقعہ اس وقت پیش آیا جب ایک کلینک میں مبینہ طور پر چوری کی کوشش کرنے والا نوجوان لڑکا خود ہی شٹر میں پھنس گیا، جس کے بعد پورا معاملہ ریسکیو آپریشن میں تبدیل ہوگیا۔ یہ کلینک ڈاکٹر پون شرما کی ملکیت ہے۔ معمول کے مطابق صبح جب عملہ کلینک پہنچا تو انہوں نے شٹر کھولنے کی کوشش کی، لیکن شٹر جام تھا اور ہل نہیں رہا تھا۔ ابتدائی طور پر انہیں یہ ایک تکنیکی خرابی محسوس ہوئی، تاہم چند لمحوں بعد اندر سے کراہنے کی ہلکی آوازیں سنائی دیں، جس سے صورتحال مشکوک ہوگئی۔ عملے نے پہلے اندازہ لگایا کہ شاید کوئی جانور اندر پھنس گیا ہے، لیکن آوازوں کے تسلسل نے تشویش بڑھا دی۔ اس کے بعد قریبی ڈاکٹر نامت کو اطلاع دی گئی اور پولیس کو بھی موقع پر طلب کیا گیا۔ جب ٹیم نے کلینک کے پچھلے حصے سے اندر داخل ہونے کی کوشش کی تو ایک حیران کن منظر سامنے آیا۔ ایک نوجوان لڑکا تنگ جگہ میں پھنسا ہوا تھا، جس کا جسم جزوی طور پر اندر تھا جبکہ اس کا سر شٹر اور دیوار کے درمیان بری طرح اٹکا ہوا تھا۔ فائر بریگیڈ کی ٹیم فوری طور پر موقع پر پہنچی اور نہایت احتیاط کے ساتھ ریسکیو آپریشن شروع کیا گیا۔ ریسکیو اہلکاروں نے سیڑھی اور خصوصی اوزار استعمال کیے، جبکہ کچھ افراد لڑکے کے جسم کو سنبھالے رہے تاکہ اسے مزید چوٹ نہ پہنچے۔ ٹیم نے مرحلہ وار شٹر کو ڈھیلا کیا اور احتیاط سے لڑکے کو نکالا۔ کچھ دیر کی کوشش کے بعد لڑکے کو کامیابی سے باہر نکال لیا گیا۔ اس کے چہرے پر زخم اور خراشیں تھیں، جس کے بعد اسے فوری طور پر ابتدائی طبی امداد دی گئی اور پھر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ حکام کے مطابق اس کی حالت خطرے سے باہر اور مستحکم ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے اشارہ ملتا ہے کہ لڑکے نے رات کے وقت کلینک میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی، ممکنہ طور پر چوری کے ارادے سے۔ شٹر کے نیچے سے اندر گھسنے کی کوشش کے دوران وہ درمیان میں پھنس گیا اور خود کو باہر نکالنے میں ناکام رہا۔ پولیس اب اس بات کی مزید تحقیقات کررہی ہے کہ آیا یہ واقعی چوری کی کوشش تھی یا کوئی اور پہلو بھی شامل ہے۔ واقعے کا ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوگیا، جہاں صارفین کی جانب سے ملا جلا ردعمل سامنے آیا۔ کچھ افراد نے لڑکے کی حالت پر تشویش کا اظہار کیا، جبکہ کئی صارفین نے مزاحیہ تبصرے اور میمز شیئر کیے۔ کسی نے لکھا ''کیا چور بنے گا رے تو''، تو کسی نے اسے ''فوری کرما'' قرار دیا۔ یہ واقعہ نہ صرف ایک ناکام چوری کی کوشش کی مثال بن گیا بلکہ اس نے شہری علاقوں میں سیکوریٹی، نگرانی اور نوجوانوں کے جرائم میں ملوث ہونے جیسے مسائل پر بھی سوالات کھڑے کردیے ہیں۔

الیکٹرانکس ویلیو چین میں آگے بڑھنے کیلئے
ہندوستان کا غیر ملکی کمپنیوں پر بڑھتا انحصار

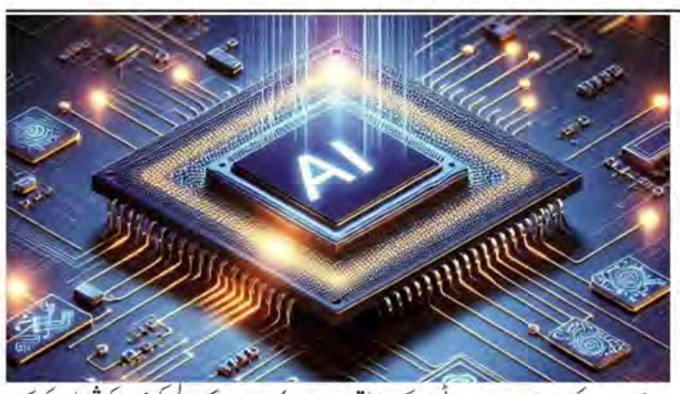

نئی دہلی: بھارت عالمی الیکٹرانکس سپلائی چین میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کے لیے غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ شراکت داری اور ان کی شمولیت میں اضافہ کررہا ہے، تاکہ محض اسمبلنگ سے آگے بڑھ کر ویلیو چین کے اعلیٰ حصوں تک رسائی حاصل کی جاسکے۔ رپورٹس کے مطابق بھارت اب نہ صرف موبائل فون اسمبلنگ کا مرکز بن رہا ہے بلکہ اس نے پرزہ جات اور کمپونٹس کی تیاری میں بھی پیش رفت شروع کردی ہے۔ مثال کے طور پر بھارت میں تیار ہونے والے بعض کمپونٹس اب عالمی سپلائی چین کا حصہ بنتے ہوئے چین اور ویتنام جیسے ممالک میں بھیجے جارہے ہیں جہاں حتمی اسمبلنگ کی جاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق اس پیش رفت کے پیچھے حکمت عملی یہ ہے کہ بھارت عالمی کمپنیوں جیسے ایپل اور سام سنگ کے ساتھ قریبی تعاون کے ذریعے اپنی صنعتی صلاحیت کو وسعت دے، تاکہ وہ ڈیزائن، تحقیق اور ہائی ویلیو مینوفیکچرنگ کے مراحل میں بھی داخل ہوسکے۔ بھارت کی حکومت نے اس مقصد کے لیے متعدد پالیسیاں متعارف کروائی ہیں، جن میں پروڈکشن لنکڈ انسینٹو (PLI) اسکیم اور سیمی کنڈکٹر مشن شامل ہیں، جن کا مقصد غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنا اور مقامی پیداوار کو بڑھانا ہے۔ رپورٹس کے مطابق بھارت کی الیکٹرانکس پیداوار میں گزشتہ برسوں کے دوران نمایاں اضافہ ہوا ہے اور یہ شعبہ اب معیشت، روزگار اور برآمدات کے لیے ایک اہم ستون بنتا جارہا ہے۔ عالمی الیکٹرانکس مارکیٹ میں حصہ بڑھانے کے لیے بھارت ویلیو چین کے مختلف مراحل جیسے ڈیزائن، مینوفیکچرنگ، اور سپلائی نیٹ ورک میں اپنی موجودگی مضبوط کررہا ہے۔ تاہم ماہرین یہ بھی کہتے ہیں کہ بھارت ابھی مکمل خود انحصاری کے مرحلے تک نہیں پہنچا اور اسے جدید ٹیکنالوجی، سپلائی چین کے کلیدی اجزاء اور مہارت کے لیے غیر ملکی شراکت داروں پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی کمپنیوں کی شمولیت کو ایک عبوری مگر ضروری حکمت عملی کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ''چائنا پلس ون'' حکمت عملی کے تحت عالمی کمپنیاں اپنی سپلائی چین کو متنوع بنانے کی کوشش کررہی ہیں، جس سے بھارت کو ایک متبادل مینوفیکچرنگ مرکز کے طور پر ابھرنے کا موقع ملا ہے۔ مجموعی طور پر بھارت کی حکمت عملی یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ غیر ملکی مہارت اور سرمایہ کاری کو استعمال کرتے ہوئے بتدریج عالمی الیکٹرانکس ویلیو چین میں اوپر کی جانب بڑھ رہا ہے، جس سے مستقبل میں اسے ایک مکمل مینوفیکچرنگ اور ٹیکنالوجی ہب بننے میں مدد مل سکتی ہے۔

جنوبی ایشیا بدستور دنیا کا تیز ترین ترقی کرنے والا خطہ
بھارت معیشت کا مرکزی محرک۔ عالمی بینک

نئی دہلی: عالمی بینک کی تازہ رپورٹ کے مطابق جنوبی ایشیا اب بھی دنیا کا سب سے تیزی سے ترقی کرنے والا خطہ برقرار ہے، جہاں بھارت خطے کی معاشی ترقی کا بنیادی انجن بنا ہوا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ عالمی غیر یقینی صورتحال اور جغرافیائی کشیدگی کے باعث ترقی کی رفتار میں کچھ سست روی متوقع ہے، تاہم جنوبی ایشیا کی مجموعی شرح نمو 2026 میں تقریباً 2.6 سے 3.6 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے، جو اسے دیگر ابھرتی معیشتوں کے مقابلے میں آگے رکھتی ہے۔ عالمی بینک کے مطابق بھارت اس ترقی کا سب سے بڑا محرک ہے، جہاں مالی سال 2025-26 میں معیشت کی شرح نمو تقریباً 6.7 فیصد رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ یہ مضبوط گھریلو طلب، سرمایہ کاری اور خدمات کے شعبے کی کارکردگی کی بدولت ممکن ہورہا ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ بھارت کی مضبوط کارکردگی نہ صرف اپنی معیشت کو سہارا دے رہی ہے بلکہ پورے جنوبی ایشیا کے لیے استحکام اور ترقی کا ذریعہ بن رہی ہے، جس سے علاقائی اقتصادی رفتار برقرار ہے۔ تاہم عالمی بینک نے خبردار کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعات، توانائی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، اور عالمی مالیاتی دباؤ جیسے عوامل خطے کی معیشت کے لیے خطرات پیدا کرسکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال اور دیگر جنوبی ایشیائی ممالک بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہیں، مگر ان کی رفتار بھارت کے مقابلے میں کم ہے، جس کی وجہ سے خطے میں معاشی توازن بڑی حد تک بھارت پر منحصر ہے۔ عالمی بینک کا کہنا ہے کہ اگرچہ مختصر مدت میں چیلنجز موجود ہیں، لیکن مضبوط داخلی طلب، خدمات کے شعبے کی ترقی، اور اقتصادی اصلاحات کے باعث جنوبی ایشیا عالمی معیشت میں ایک اہم اور متحرک کردار ادا کرتا رہے گا۔ مجموعی طور پر رپورٹ اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ بھارت نہ صرف اپنی معیشت کو مضبوط بنارہا ہے بلکہ پورے خطے کو ترقی کی راہ پر لے جانے میں کلیدی کردار ادا کررہا ہے، جس سے جنوبی ایشیا عالمی اقتصادی منظرنامے میں نمایاں حیثیت اختیار کررہا ہے۔

سینٹ پیٹرز برگ میں حاجی سید سلمان چشتی اور قونصل جنرل نیلم رانی کی ملاقات

ہندوستان روس ثقافتی و روحانی تعاون پر زور

سینٹ پیٹرز برگ (روس): روس کے شہر سینٹ پیٹرز برگ میں درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے سجادہ نشین اور چیئرمین چشتی فاؤنڈیشن حاجی سید سلمان چشتی نے بھارت کی قونصل جنرل ایمبیسیڈر نیلم رانی سے ملاقات کی، جس میں بھارت روس تعلقات کو ثقافتی، روحانی اور عوامی سطح پر مزید مضبوط بنانے پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ یہ ملاقات حاجی سید سلمان چشتی کے روس کے سرکاری دورے کے دوران ہوئی، جس میں سینٹ پیٹرز برگ اور ماسکو میں مختلف پروگرام شامل تھے۔ ملاقات میں دونوں رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت روس تعلقات کو دفاع اور تجارت سے آگے بڑھاتے ہوئے فنون، ثقافت، روحانیت اور عوامی روابط کے ذریعے مزید گہرا کیا جانا چاہیے۔ گفتگو کے دوران مشترکہ ثقافتی میلوں، صوفی موسیقی اور قوالی پروگراموں، کلاسیکی فنون کے تبادلوں اور دونوں ممالک کی مشترکہ ثقافتی وراثت کو اجاگر کرنے کے لیے نمائشوں کے انعقاد پر غور کیا گیا۔ حاجی سید سلمان چشتی نے کہا کہ آٹھ سو سال پرانا چشتی صوفی پیغام ''سب کے لیے امن'' روس کے کثیر مذہبی معاشرے میں بھی گونج رکھتا ہے۔ انہوں نے تاتارستان، داغستان، باشکورتوستان اور قفقاز کے صوفی روایات کو اجمیر شریف کے چشتی سلسلے کے ساتھ ایک مضبوط روحانی ربط قرار دیا اور بین المذاہب مکالمے، علمی تبادلوں اور مشترکہ روحانی وفود کی ضرورت پر زور دیا۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ممالک کے درمیان مضبوط تعلقات صرف سفارتی سطح پر نہیں بلکہ طلبہ، فنکاروں، محققین اور عوام کے درمیان روابط سے قائم ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے نوجوانوں کے تبادلے، تعلیمی اشتراک اور ثقافتی پروگراموں کو ترجیح دینے پر بھی اتفاق کیا گیا۔ ملاقات میں بھارت روس تعلقات کی تاریخی بنیادوں کا بھی ذکر کیا گیا، جن میں لیو ٹالسٹائی کی بھارتی فلسفے سے دلچسپی، روس میں سنسکرت اور ویدانت پر تحقیق، اور مہاتما گاندھی کے نظریات کا اثر شامل ہے۔ حاجی سید سلمان چشتی نے کہا کہ بھارت اور روس کے تعلقات مشترکہ انسانیت، روحانیت اور امن کی اقدار پر قائم ہیں اور چشتی سلسلے کا پیغام دنیا بھر میں محبت، رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دیتا رہے گا۔ قونصل جنرل نیلم رانی نے اس موقع پر حاجی سید سلمان چشتی کے دورے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی قونصلیٹ دونوں ممالک کے درمیان عوامی روابط اور ثقافتی تعاون کو مزید فروغ دینے کے لیے مکمل تعاون جاری رکھے گا۔

ہندوستان اور بنگلہ دیش میڈیا وفد کے تبادلے کے دوروں کو بڑھانے پر متفق

ڈھاکہ/نئی دہلی: ہندوستان اور بنگلہ دیش نے پیر کو میڈیا وفود کے تبادلے کے دوروں کو بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ ہندوستانی ہائی کمشنر پرنئے ورما نے پیر کے روز بنگلہ دیش کے وزیر اطلاعات ونشریات ظاہرالدین سواپن سے بشکریہ ملاقات کی۔ انہوں نے دونوں ممالک کے میڈیا اور نشریاتی اداروں کے درمیان مصروفیات سمیت معلومات اور نشریاتی شعبے میں وسیع تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے عوام سے عوام کے تعلقات کو مضبوط بنانے اور باہمی افہام وتفہیم کو فروغ دینے کے لیے دونوں ممالک کے درمیان میڈیا وفود کے تبادلے کے دوروں کو بڑھانے پر اتفاق کیا۔ ہائی کمشنر نے حکومت ہند کے آئی ٹی ای سی پروگرام کے تحت صحافیوں اور میڈیا کے پیشہ ور افراد کے لیے صلاحیت سازی کے مختلف اقدامات کی تجویز پیش کی۔ ڈھاکہ میں بھارتی ہائی کمیشن نے ایک بیان میں کہا کہ ان اقدامات کے حصے کے طور پر، بنگلہ دیش کی خواتین صحافیوں کے لیے جلد ہی بھارت میں ایک خصوصی تربیتی کورس کا انعقاد کیا جائے گا۔ انہوں نے فلموں میں تعاون پر بھی تبادلہ خیال کیا، جس میں ایک دوسرے کے ملک میں فلموں کی نمائش اور فلم فیسٹیول کے انعقاد کے ساتھ ساتھ پروڈکشن اور پوسٹ پروڈکشن تکنیکی تعاون میں تعاون شامل ہے۔ ہائی کمشنر نے باہمی مفاد اور باہمی فائدے پر مبنی تمام شعبوں میں عوام پر مبنی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے بنگلہ دیش کی حکومت اور عوام کے ساتھ کام کرنے کے لیے ہندوستان کی آمادگی کا اعادہ کیا۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش کئی شعبوں میں تعلقات کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اس سے پہلے 8 اپریل کو، پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے بدھ کو بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمن سے ملاقات کی تاکہ دونوں ممالک کے درمیان توانائی کے تعلقات کو بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔

اسرو روس کے ساتھ بھارتیہ انترکش اسٹیشن پر کام کرنے کا خواہاں

نئی دہلی: 1961 میں یوری گاگارین کی پرواز کی 65 ویں سالگرہ کی یاد میں منائے جانے والے پہلے روسی خلائی ہفتہ کے ایک حصے میں روسی اسپیس فورم سے خطاب کرتے ہوئے، اسرو پروپلشن کمپلیکس کے ڈائریکٹر، اسیر پیکیاراج نے کہا،''روسی دوستوں کے ساتھ بہت اچھے تعاون کی تلاش ہے، جس کے لیے مواصلاتی نظام کے لیے سب سے زیادہ طاقت اور کنٹرول کے لیے مشترکہ طاقت حاصل ہو۔ روسی ساتھیوں کا بھرپور تجربہ ہے، ہم ہندوستانی خلائی اسٹیشن کی ترقی میں ان کے ساتھ شراکت داری کرنا چاہیں گے، جسے ہم بھارتیہ انترکش سٹیشن کہتے ہیں، درحقیقت ہم اپنے خلائی اسٹیشن کی تعمیر میں دنیا کے مختلف خلائی ممالک کی مختلف ایجنسیوں کے ساتھ شراکت داری کی تلاش میں ہیں۔ اسرو 2028 اور 2035 کے درمیان زمین کے مدار میں بھارتیہ انترکش اسٹیشن (BAS) کو جمع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بلند حوصلہ جاتی گگنیان انسانی خلائی پرواز کے پروگرام کو وسعت دی گئی ہے تاکہ مداری کمپلیکس کے پہلے ماڈیول کی تعیناتی کو شامل کیا جاسکے، جسے BAS-1 کے نام سے 2028 تک نامزد کیا گیا ہے۔ BAS-1 کے ڈیزائن کو مکمل کیا گیا ہے۔ گگنیان پروگرام کے ایک حصے کے طور پر، گگنیان کریو ماڈیول یا خلائی جہاز آئی ایس ایس اور BAS-1 ماڈیول دونوں کے ساتھ خود مختار ڈاکنگ کو انجام دے گا۔ اسرو 2035 تک تمام پانچ ماڈیولز کو تعینات کرنے اور بی اے ایس کو جمع کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے۔

صحت سے متعلق قومی اتھارٹی نے اے بی پی ایم۔ جے اے وائی آٹو۔ ایڈجیوڈیکیشن ہیکاتھون ۲۰۲۶ء میں شرکت کیلئے اختراع کاروں کو مدعو کیا

نئی دہلی: آیوشمان بھارت – پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا (اے بی پی ایم۔ جے اے وائی)، جو کہ حکومت ہند کی وزارت صحت اور خاندانی بہبود کے تحت صحت سے متعلق قومی اتھارٹی (این ایچ اے) کے ذریعے نافذ کردہ صحت کی ایک اہم بیمہ اسکیم ہے، روزانہ 1,900 سے زائد علاج کے پیکجز کے تحت تقریباً 50,000 دعووں کی پروسیسنگ کرتے ہوئے ہندوستان میں ڈیجیٹل صحت کی تبدیلی کو آگے بڑھا رہی ہے۔ اس پیمانے پر، دعووں کی جانچ میں رفتار، درستگی اور ضابطوں کی تعمیل انتہائی اہم ہے۔ اگرچہ فی الحال 15 سے 20 فیصد دعووں کا خودکار طریقے سے ازالہ کیا جارہا ہے، تاہم ایک ایسے بڑے پیمانے پر قابلِ عمل حل کی ضرورت بدستور موجود ہے جو تمام پیکجز پر نافذ ہوسکے۔ دعووں کی بڑی تعداد اور ان کی پیچیدگی کے پیشِ نظر، ایک ایسے جدید خودکار فیصلہ سازی کے نظام کی ضرورت بڑھ رہی ہے جو متنوع علاج اور مختلف دستاویزی فارمیٹس کو سنبھالنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ خودکار طریقے، مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی دھوکہ دہی کی نشاندہی، دستاویزات کی معیار سازی اور حقیقی وقت میں تصدیق کے استعمال سے دعووں کی پروسیسنگ کو مکمل طور پر ڈیجیٹل بنانے میں مدد مل سکتی ہے، جس سے تیز تر، زیادہ مستقل اور شفاف نتائج حاصل ہوں گے۔ اے بی پی ایم – جے اے وائی آٹو ایڈجیوڈیکیشن (خودکار فیصلہ سازی) ہیکاتھون کا مقصد ایسے اختراعی ڈیجیٹل حل تیار کرنا ہے جو موجودہ انفراسٹرکچر کے ساتھ آسانی سے مربوط ہوسکیں، انسانی مشقت کو کم کریں، پروسیسنگ کے عمل کو تیز کریں اور پورے نظام کے لیے ایک بڑے پیمانے پر قابلِ عمل اور مستقبل کے لیے تیار فریم ورک تشکیل دیں۔

مستحکم ترقی، اصلاحات سے ہندوستان کو ۲۰۴۷ء تک

وکست بھارت حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے: عالمی بینک

نئی دہلی: بھارت 2047 تک ترقی یافتہ معیشت کا درجہ حاصل کرسکتا ہے اگر وہ آنے والی دہائیوں میں مستحکم ترقی کو برقرار رکھتا ہے، جس میں ملکی پیداوار، بنیادی ڈھانچے اور مزدور منڈیوں پر توجہ مرکوز کی جانے والی اصلاحات عالمی تجارت کی رفتار کھونے کے ساتھ زیادہ اہم ہوتی جارہی ہیں۔ چیف اکانومسٹ برائے جنوبی ایشیا نے ورلڈ بینک فرانسسکا اوہنسرج نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ عالمی تجارت اب ترقی کا انجن نہیں ہے جو پہلے تھا، لہٰذا ترقی یافتہ معیشت کی حیثیت تک پہنچنا مشکل ہوگا اور اسے زیادہ مقامی طور پر چلانے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن یہ کیا جاسکتا ہے۔ پھر بھی، انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا طویل عرصے تک بغیر کسی بڑے بحران کے مسلسل 6-7 فیصد ترقی کا ریکارڈ ظاہر کرتا ہے کہ پائیدار توسیع، جس کی حمایت میکرو اکنامک استحکام ہے، معیار زندگی کو بدل سکتی ہے۔ یہ ریمارکس اس وقت سامنے آئے جب عالمی بینک نے رواں مالی سال کے لیے ہندوستان کی شرح نمو 6.6 فیصد تک بڑھا دی، جو کہ پہلے پیش کی گئی 6.3 فیصد تھی، جبکہ مالی سال 28 اور مالی سال 29 میں اوسط نمو تقریباً 7.1 فیصد کی توقع تھی۔ اوہنسرج نے کہا کہ متوقع بحالی کا ایک حصہ اس مفروضے کی عکاسی کرتا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعہ میں نرمی آتی ہے، جس سے تیل اور گیس کی سپلائی معمول پر آسکتی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 12 اپریل کو آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کا اعلان کیا، جس سے توانائی کی قیمتیں ایک بار پھر بڑھ گئیں۔ برینٹ کروڈ 100 ڈالر سے اوپر ٹریڈ کررہا تھا۔ تاہم، انہوں نے مزید کہا کہ ملکی عوامل بشمول اصلاحات، بنیادی ڈھانچے کی تخلیق اور ایک متوقع کاروباری ماحول، اعلیٰ ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ ماہر اقتصادیات نے کہا کہ برطانیہ اور یورپی یونین کے ساتھ ہندوستان کے حال ہی میں طے شدہ یا مجوزہ تجارتی معاہدے مارکیٹ تک رسائی کو نمایاں طور پر بڑھا سکتے ہیں۔ ان کے مطابق، ہندوستان کے آزاد تجارتی شراکت داروں کے ذریعے عالمی جی ڈی پی کا حصہ تقریباً 17 فیصد سے بڑھ کر تقریباً 30 فیصد ہوسکتا ہے، جو ترجیحی معاہدوں کے تحت دستیاب ممکنہ برآمدی منڈی کو مؤثر طریقے سے دوگنا کرسکتا ہے۔ تاہم، اس نے خبردار کیا کہ صرف تجارتی معاہدے ہی برآمدی فوائد کی ضمانت نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا، سوال یہ ہے کہ کیا کمپنیاں اس صلاحیت کا استعمال کرسکتی ہیں، کیا برآمدات کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جاسکتا ہے، اور کیا فرمیں موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے پیداوار کو بڑھا سکتی ہیں۔

ہندوستان ساتویں راؤنڈ میں
مزید ۱۹/اہم معدنی بلاکس کی نیلامی کرے گا: ریڈی

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے چھ راؤنڈز میں 46 اہم معدنیات کے بلاکس کی کامیابی کے ساتھ نیلامی کی ہے اور اب قومی وسائل کی حفاظت کو تقویت دینے کے لیے ساتویں دور میں مزید 19 بلاکس کی نیلامی کا عمل شروع کررہی ہے۔ مرکزی وزیر کوئلہ اور کان کنی جی کشن ریڈی نے حیدرآباد کے 7 ویں ٹریکس منرل آکشن کے موقع پر منعقدہ روڈ شو سے خطاب کرتے ہوئے یہ تفصیلات بتائی۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ جغرافیائی سیاست، موسمیاتی تبدیلیوں اور معاشی خدشات کے بدلتے موجودہ دور میں اہم معدنیات عالمی حکمت عملی کا مرکز بن گئی ہیں۔ وزیر نے کہا،''ایک وقت تھا جب قوموں کی تعریف اس زمین سے ہوتی تھی جس پر وہ کنٹرول کرتے تھے۔ آج، ان کی تعریف ان معدنیات سے ہوتی ہے جو وہ محفوظ کرسکتے ہیں۔ ریڈی نے نوٹ کیا کہ ان معدنیات کا اضافہ ہر قوم کے مستقبل کے وژن کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور یہ 2047 تک ایک وِکسِٹ بھارت کی طرف سفر میں ایک واضح کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ تقریب ایک معمول کی کانفرنس نہیں تھی بلکہ اسٹیک ہولڈرز کو ایک بڑے قومی مشن میں ان کے کردار کی یاد دہانی تھی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے صنعت کو سپورٹ کرنے کے لیے 24 اہم معدنیات پر درآمدی محصولات کو مکمل طور پر ختم کردیا ہے اور تلنگانہ میں دو وینڈیم اور ٹائٹینیم بلاکس اب نیلامی کے لیے تیار ہیں۔ ریڈی نے کہا،''آج، وزیراعظم نے ہمیں بار بار کہا ہے کہ ملک کے فائدے کے لیے، ملک کی ترقی کے لیے، جو بھی ہو، 100٪ اصلاحات لائی جائیں اور ملک میں روزگار میں اضافہ کیا جائے، ملک کو خود انحصاری کی طرف بڑھنا چاہیے۔'' وزیر نے پچھلی دہائی میں ہونے والی پیشرفت کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ اس عرصے کے دوران 93 بلاکس میں پیداوار شروع ہوئی تھی، جس میں سے 58 بلاکس پچھلے سال ہی کام کررہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا،''حکومت اس معدنیات کے شعبے میں آمدنی کے لیے کام نہیں کرتی ہے۔ حکومت اس معدنیات کے شعبے میں ہندوستان کو ایک خود انحصار ملک بنانے کے لیے ایک بڑا قدم اٹھاتی ہے۔

خانقاہ بشیریہ اصدقیہ پیر بیگہ شریف میں رسم سجادگی و علامہ اصدق نمبر کتاب کا ہوا رسم اجرا

حضرت علامہ سید رکن الدین اصدق علیہ الرحمہ کے نظریات، کام اور مشن آج بھی زندہ ہیں: عزیز ملت علامہ عبدالحفیظ

بہار شریف (پریس ریلیز) خانقاہ بشیریہ اصدقیہ چشتیہ، چشتی چمن، پیر بیگھہ شریف نالندہ میں شیخ طریقت حضرت علامہ سید شاہ رکن الدین اصدق چشتی علیہ الرحمہ کے عرسِ چہلم کے بابرکت موقع پر ایک روح پرور اور تاریخی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر ہندوستان کے طول وعرض سے تشریف لائے ہوئے مشائخین طریقت اور اکابرینِ اہلِ سنت کی موجودگی میں حضرت کے شہزادۂ اکبر، حضرت سید شاہ سیف الدین اصدق چشتی کی باقاعدہ طور پر رسمِ سجادگی ادا کی گئی۔ تقریب میں عقیدت مندوں، مریدین ومتوسلین کے علاوہ علماء ومشائخ کی کثیر تعداد شریک رہی، جس سے خانقاہ کا ماحول روحانی کیف وسرور سے معمور نظر آیا۔ اس بابرکت موقع پر متعدد جید شخصیات نے شرکت فرما کر اپنے بزرگوں کے فیوض وبرکات سے حاضرین کو مستفید کیا۔ شرکاء میں بالخصوص حضرت سید شاہ مشاہد اصدق چشتی سجادہ نشیں خانقاہ اصدقیہ پیر بیگھہ شریف، جناب حضور سید شاہ سیف الدین احمد فردوسی سجادہ نشیں خانقاہ معظم بہار شریف، حضرت سید شاہ مصباح الحق عمادی سجادہ نشیں خانقاہ عمادیہ، پٹنہ، حضرت سید شاہ شمیم الدین منعمی سجادہ نشیں خانقاہ منعمیہ پٹنہ، حضرت سید شاہ عین الدین چشتی سجادہ نشیں خانقاہ چشتیہ، شیخ پورہ نوادہ، حضرت سید شاہ صباح الدین منعمی سجادہ نشیں خانقاہ چشتیہ منعمیہ گیا، حضرت سید شاہ طارق عنایت اللہ فردوسی سجادہ نشیں خانقاہ منیر شریف، مولانا سید عبدالرزاق حسین قادری ولی عہد خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف، حضرت سید جمال الدین عابد قادری خانقاہ محمدیہ امجھر شریف، حضرت سید شاہ مشہود قادری مجیبی سجادہ نشیں خانقاہ سلیمانیہ پھلواری شریف، حضرت سید شاہ نیر سہروردی سجادہ نشیں مخدوم احمد چرم پوش امیر شریف، حضرت سید شاہ حامد رضا قادری صاحب امجھر شریف، حضرت شاہ بلال رضوی خانقاہ چشتیہ نظامی داناپور، حضرت مولانا شاہ عارفین اصدق غوثی سجادہ نشیں خانقاہ غوثیہ شہودیہ سہسرام، حضرت سید شاہ ارشد افضلی سجادہ نشیں خانقاہ افضلیہ نوادہ، حضرت سید احمد غزالی سجادہ نشیں خانقاہ بلخیہ شرفیہ بہار شریف، حضرت سید شاہ غلام رسول نقشبندی سجادہ نشیں خانقاہ نقشبندیہ اعظم گڑھ، حضرت سید شاہ اطہر امام اصدقی سجادہ نشیں خانقاہ نوریہ اصدقیہ ارمئی شریف گملا، سید شاہ غلام مرتضیٰ قادری خانقاہ قادریہ جوڑا مسجد گیا، مولانا قاضی فرید اختر صاحب سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ غازی پور، مفتی منظر حسن اشرفی خانقاہ اشرفیہ ممبئی، مولانا ذیشان مصباحی نمائندہ خانقاہ عارفیہ سید سراواں، سید شاہ ابو الحسانات شیرازی درگاہ جمعہ پیر سہسرام، شاہ عیان ابوالعلائی ولی عہد خانقاہ سجادیہ داناپور، سید سلمان فریدی ولی عہد خانقاہ فریدیہ سہسرام، شاہ خورشید افضلی خانقاہ سلیمیہ افضلیہ پترا تو، مولانا سید شاہ علقمہ شبلی خانقاہ کیراپ شریف، شاہ ذیشان حسین، خانقاہ شاہ ارزانی پٹنہ، نمائندہ خانقاہ خلوت مخدوم جہاں بہار شریف، سید شاہ عامر شاہد خانقاہ بارگاہ عشق پٹنہ، سید انور مجیب نمائندہ خانقاہ سجادیہ اصدقیہ بڑوسر، سید شاہ سعید الدین غازی فردوسی سجادہ نشیں خانقاہ قلندریہ فردوسیہ بہار شریف۔ دیگر نمائندہ، اس موقع پر مشائخِ عظام کے بیانات بھی ہوئے۔ بالخصوص حضرت سید شاہ شمیم الدین احمد منعمی خانقاہ منعمیہ پٹنہ نے علامہ اصدق علیہ الرحمہ کی سوانحِ حیات اور سجادگی کے موضوع پر مختصر مگر نہایت جامع اور پُرمغز خطاب فرمایا۔ اسی طرح حضرت علامہ اصدق علیہ الرحمہ کے صاحبزادے، حضرت سید شاہ نور الدین اصدق چشتی نے اپنے والدِ گرامی کی حیاتِ طیبہ اور دینی وروحانی خدمات پر ایک مدلل اور جامع بیان پیش کیا۔

بھارت کے یورپ اور امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدے
پاکستان کی معیشت کو درپیش نئے چیلنجز

اسلام آباد: عالمی تجارتی منظرنامے میں تیزی سے ہونے والی تبدیلیوں کے درمیان بھارت کے یورپی یونین اور امریکہ کے ساتھ حالیہ تجارتی معاہدوں نے جنوبی ایشیا میں معاشی توازن کو بدلنا شروع کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں پاکستان کی معیشت کو نئے چیلنجز کا سامنا ہے۔ رپورٹس کے مطابق جنوری 2026 میں طے پانے والا یوروپی یونین اور بھارت کے درمیان فری ٹریڈ معاہدہ ایک تاریخی پیش رفت ہے، جس کے تحت 90 فیصد سے زائد تجارتی اشیا پر محصولات کم یا ختم کیے جائیں گے، جبکہ تقریباً 91 فیصد بھارتی برآمدات یورپی منڈی میں ڈیوٹی فری داخل ہو سکیں گی۔ ماہرین کے مطابق اس معاہدے سے بھارت کو ٹیکسٹائل، جواہرات، لیدر اور دیگر لیبر انٹینسو شعبوں میں نمایاں فائدہ حاصل ہوگا، جہاں پہلے پاکستان اور بنگلہ دیش کو ترجیحی رسائی حاصل تھی۔ دوسری جانب پاکستان کی یورپی منڈی پر انحصار خاصا زیادہ ہے، جہاں اس کی تقریباً 85 فیصد برآمدات جی ایس پی پلس اسکیم کے تحت ڈیوٹی فری جاتی رہی ہیں۔ تاہم انسانی حقوق اور گورننس سے متعلق خدشات کے باعث اس ترجیحی حیثیت کے مستقبل پر سوالات اٹھ رہے ہیں، جس سے تقریباً 9 ارب ڈالر کی برآمدات اور لاکھوں ملازمتیں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ امریکہ کے ساتھ تجارتی تعلقات میں بھی بھارت کو برتری حاصل ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ حالیہ پیش رفت کے بعد بھارتی مصنوعات پر ٹیرف میں کمی آئی ہے، جبکہ پاکستان کو اب بھی نسبتاً زیادہ اوسط ٹیرف کا سامنا ہے، جس سے اس کی برآمدی مسابقت متاثر ہو رہی ہے، خاص طور پر ٹیکسٹائل جیسے شعبوں میں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بھارت کے معاہدے زیادہ جامع اور وسیع ہیں، جو نہ صرف اشیا بلکہ خدمات، سرمایہ کاری اور ضوابط تک پھیلے ہوئے ہیں، جبکہ پاکستان کے بیشتر تجارتی معاہدے محدود نوعیت کے ہیں اور ان کا دائرہ کار کم ہے۔ مزید برآں، بھارت اور یورپی یونین کے درمیان تجارتی حجم پہلے ہی 130 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے، جو پاکستان کی یورپ کے ساتھ تجارت کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے، جس سے خطے میں معاشی طاقت کا توازن واضح طور پر بھارت کے حق میں جھکتا دکھائی دیتا ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان کو اس بدلتے ہوئے ماحول میں اپنی معیشت کو مستحکم بنانے کے لیے اصلاحات، برآمدات میں تنوع، اور پیداواری لاگت میں کمی جیسے اقدامات کرنا ہوں گے، بصورت دیگر وہ عالمی تجارتی نظام میں مزید پیچھے رہ سکتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ صورتحال ظاہر کرتی ہے کہ بھارت کے نئے تجارتی معاہدے نہ صرف اس کی عالمی اقتصادی حیثیت کو مضبوط کر رہے ہیں بلکہ جنوبی ایشیا میں مسابقتی توازن کو بھی نئی شکل دے رہے ہیں، جہاں پاکستان کو اپنی حکمت عملی پر از سر نو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

مارچ میں خوردہ مہنگائی کی شرح بڑھ کر 3.40 فیصد پہنچی

فروری میں تھی 3.21 فیصد، شہروں کے مقابلے میں گاؤں میں مہنگائی کا دباؤ تھوڑا زیادہ بنا ہوا ہے۔ دیہی علاقوں میں خوردہ مہنگائی کی شرح 3.63 فیصد درج کی گئی

خوردہ مہنگائی مارچ میں معمولی طور پر بڑھ کر 3.40 فیصد ہوگئی، جبکہ فروری میں یہ 3.21 فیصد تھی۔ حکومت نے پیر (13 اپریل) کو اس سے متعلق اعداد و شمار جاری کیے ہیں۔ کنزیومر پرائس انڈیکس (سی پی آئی) کے اعداد و شمار کے مطابق مارچ میں اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافے کی شرح 3.87 فیصد رہی، جو گزشتہ ماہ کے 3.47 فیصد سے زیادہ ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں کے لیے سی پی آئی افراط زر بالترتیب 3.63 فیصد اور 3.11 فیصد رہی۔ حالانکہ یہ معمولی اضافہ فوری طور پر تشویش کا باعث نہیں ہے کیونکہ مجموعی قیمت میں اضافہ اب بھی 4 فیصد کے سہولت آمیز اور قابل انتظام سطح سے نیچے ہے۔ اعداد و شمار کے گہرے تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ شہروں کے مقابلے گاؤں میں مہنگائی کا دباؤ تھوڑا زیادہ بنا ہوا ہے۔ دیہی علاقوں میں خوردہ مہنگائی کی شرح 3.63 فیصد درج کی گئی جبکہ اس کے مقابلے شہری علاقوں میں یہ شرح 3.11 فیصد کی نچلی سطح پر رہی۔ یہ فرق واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ گاؤں اور شہروں کے درمیان قیمتوں کا دباؤ کس طرح مختلف ہے۔ گھریلو بجٹ میں سب سے زیادہ اہم کردار ادا کرنے والی اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں معمولی اضافہ دیکھا گیا ہے۔ آل انڈیا کنزیومر فوڈ پرائس انڈیکس (سی ایف پی آئی) مارچ میں 3.87 فیصد (عارضی) درج کیا گیا، جو فروری کے 3.47 فیصد سے زیادہ ہے۔ یہاں بھی دیہی علاقوں میں اشیاء کی مہنگائی (3.96 فیصد) شہری علاقوں (3.71 فیصد) کے مقابلے میں زیادہ رہی، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ دیہی علاقوں میں خوراک کی لاگت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس کے برعکس گھر (ہاؤسنگ) کے شعبہ میں مہنگائی کی شرح 2.11 فیصد (عارضی) کی نچلی سطح پر رہی۔ شہری مکانات کی مہنگائی 1.95 فیصد اور دیہی علاقوں میں 2.54 فیصد رہی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فی الحال کرایے اور مکان سے متعلق خرچ نے صارفین پر کوئی بڑا اضافی دباؤ نہیں ڈالا ہے۔ مارچ کے اعداد و شمار میں سب سے بڑی راحت رسوئی کے اہم سامانوں کی قیمتوں میں آئی بھاری کمی ہے، جبکہ کچھ دیگر شعبوں میں مہنگائی کا اثر اب بھی قائم ہے۔ پیاز اور آلو جیسی روزمرہ کی سبزیوں کی قیمتوں میں بھاری گراوٹ درج کی گئی ہے، جس سے مجموعی خوراک بل کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔ اس کے علاوہ لہسن، ارہر دال اور مٹر جیسی چیزوں نے منفی مہنگائی درج کی ہے، جس کا مطلب ہے کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں ان کی قیمتیں کم ہوئی ہیں۔ جبکہ اشیائے خورد و نوش کی بات کریں تو ناریل، ٹماٹر اور پھول گوبھی میں بھی زیادہ مہنگائی دیکھی گئی ہے۔ دوسری جانب زیورات کی مارکیٹ میں قیمتیں مسلسل اونچی سطح پر بنی ہوئی ہیں۔ حالانکہ چاندی کے زیورات کی قیمتوں میں فروری کے مقابلے میں معمولی نرمی آئی ہے، لیکن سونے، ہیرے اور پلاٹینم کی زیورات میں مضبوط اضافہ جاری ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مارچ 2026 کی مہنگائی کے اعداد و شمار صارفین کے لیے ایک ملی جلی صورتحال پیش کرتے ہیں۔ ایک طرف سبزیوں اور دالوں کی کم ہوتی قیمتوں نے گھریلو بجٹ کو کچھ حد تک راحت دی ہے، دوسری جانب زیورات اور چنندہ اشیائے خورد و نوش کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اب بھی دباؤ بنائے ہوئے ہیں۔ چونکہ اہم مہنگائی کی شرح کنٹرول میں ہے، اس لیے مجموعی معاشی نقطہ نظر مستحکم نظر آتا ہے۔ حالانکہ مختلف زمروں میں قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے ہر ایک خاندان پر اس کا حقیقی اثر الگ الگ پڑ رہا ہے۔

ہندوستان ۲۱ ویں صدی کے سب سے بڑے فیصلوں میں سے ایک لینے کیلئے تیار ہے
خواتین ریزرویشن بل پر وزیر اعظم نریندر مودی کا بیان

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو کہا کہ ہندوستان 21 ویں صدی کے سب سے بڑے فیصلوں میں سے ایک لینے کے لئے تیار ہے، انہوں نے نئی دہلی کے وگیان بھون میں ناری شکتی وندن سمیلن سے خطاب کرتے ہوئے خواتین کے ریزرویشن کے مجوزہ قانون کو "ناری شکتی" کے لیے وقف ایک تاریخی قدم قرار دیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، "ملک کی ترقی کے سفر میں ان اہم سنگ میلوں کے درمیان، ہندوستان 21 ویں صدی کے سب سے بڑے فیصلوں میں سے ایک لینے والا ہے۔ میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ یہ 21 ویں صدی کے اہم فیصلوں میں سے ایک ہے۔ یہ فیصلہ ناری شکتی کے لیے وقف ہے۔ ناری شکتی کو وقف کیا گیا ہے۔" وزیر اعظم مودی نے اسے ایک ایسا قدم قرار دیا جو ماضی کے وژن کو حقیقت میں بدل دے گا اور سماجی انصاف کو حکمرانی اور فیصلہ سازی کا بنیادی حصہ بنائے گا۔" یہ فیصلہ خواتین کی طاقت کے لیے وقف ہے۔ یہ خواتین کی طاقت کی تعظیم کے لیے وقف ہے۔ ہمارے ملک کی پارلیمنٹ ایک نئی تاریخ رقم کرنے کے قریب ہے۔ ایک نئی تاریخ جو ماضی کے تصورات کا ادراک کرے گی۔ ایک جو مستقبل کی قراردادوں کو پورا کرے گی۔ ایک ایسے ہندوستان کے لیے ایک قرارداد جو مساوات پر مبنی ہو، جہاں سماجی انصاف صرف ایک نعرہ نہیں ہے، بلکہ ہمارے کام کے کلچر کا ایک فطری حصہ ہے جو کہ ہمارے کام کے عمل کو ختم کرنے کے فیصلے کا حصہ ہے۔ ریاستی اسمبلیوں سے لے کر ملک کی پارلیمنٹ تک انتظار کرنے کا، یہ 16، 17 اور 18 اپریل ہے۔ پی ایم مودی نے کہا، ہمارے ملک کی پارلیمنٹ ایک نئی تاریخ بنانے کے قریب ہے۔ ایک نئی تاریخ جو ماضی کے خوابوں کو محسوس کرے گی، جو مستقبل کی قراردادوں کو پورا کرے گی۔ ایک ایسے ہندوستان کا عزم جو مساوات پر مبنی ہو، جہاں سماجی انصاف محض نعرہ نہیں ہے، بلکہ ہمارے کام کی ثقافت، ہمارے فیصلہ سازی کے عمل کا ایک فطری حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان 21 ویں صدی کے اہم ترین فیصلوں میں سے ایک لینے کے دہانے پر ہے، اسے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے وقف ایک تاریخی قدم اور سیاسی جماعتوں میں دہائیوں سے حمایت یافتہ ایک طویل انتظار کے اقدام کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ہمارے ملک کی ترقی کے سفر میں ان اہم سنگ میلوں کے درمیان، ہندوستان 21 ویں صدی کے سب سے اہم فیصلوں میں سے ایک کرنے کے دہانے پر کھڑا ہے۔ میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ فیصلہ ہمارے وقت کا سب سے اہم فیصلہ ہوگا۔ یہ خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے وقف فیصلہ ہے، عورت کی طاقت اور احترام کو حقیقی خراج تحسین۔

شمالی ہند میں پہلی بار مینوفیکچر ہوگا طیارہ انجن کا ٹیسٹنگ سنٹر
برطانوی کمپنی کے ساتھ مل کر پروجیکٹ شروع

اس پروجیکٹ کے لیے ٹی ڈی بی نے مشروط گرانٹ کو منظوری دی ہے۔ اس کا مقصد ہائبرڈ پروپلشن پر مبنی جمپ ٹیک آف سسٹم تیار کرنا ہے، جس سے ڈرون اور ہلکے طیاروں کی پرواز صلاحیت میں بہتری ہو سکے۔ ہندوستان میں معیاری طیارہ تکنیک کو فروغ دینے کی سمت میں ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ ٹیکنالوجی ڈیولپمنٹ بورڈ (ٹی ڈی بی)، سائنس و ٹیکنالوجی محکمہ (ڈی ایس ٹی) نے گروگرام واقع کے سی ایوییشن پرائیویٹ لمیٹڈ کے ساتھ ایک اہم معاہدہ کیا ہے۔ یہ معاہدہ بوسٹ الیکٹرک جمپ ٹیک آف (بی ای-جے ٹی او) پروجیکٹ کے تحت کیا گیا ہے، جسے ہندوستان-برطانیہ انڈسٹریل سسٹینیبلٹی تعاون پروگرام کے تحت برطانیہ کے اے آر سی ایروسسٹم لمیٹڈ کے ساتھ مل کر تیار کیا جائے گا۔ اس پروجیکٹ کے لیے ٹی ڈی بی نے مشروط گرانٹ کو منظوری دی ہے۔ اس کا اہم مقصد ہائبرڈ پروپلشن پر مبنی جمپ ٹیک آف (جے ٹی او) سسٹم تیار کرنا ہے، جس سے ڈرون اور ہلکے طیاروں کی پرواز صلاحیت اور آپریشن میں بہتری ہو سکے۔ یہ تکنیک کم دوری یا تقریباً ورٹیکل ٹیک آف کی سہولت دے گی، جس سے مشکل اور دور دراز علاقوں میں بھی آسانی سے آپریشن ممکن ہوگا۔ اس پروجیکٹ کے تحت شمالی ہند میں ایک جدید ٹیسٹ-بیج سہولت قائم کی جائے گی، جہاں روٹر کرافٹ پروپلشن سسٹم کی ٹیسٹنگ ہوگی۔ یہ سہولت نہ صرف کمپنی کے لیے بلکہ اسٹارٹ اپس اور دیگر ڈیولپرس کے لیے بھی معاون ثابت ہوگی، جو ایڈوانسڈ ایریل موبلٹی اور ڈرون تکنیک پر کام کر رہے ہیں۔ اس تکنیک کے استعمال سے علاقائی رابطہ، آفت سے راحت، میڈیکل ایویکیوشن، ڈرون لاجسٹکس اور نگرانی جیسے سیکٹرس میں بڑی تبدیلی کی امید ہے۔ خاص طور سے ان علاقوں میں جہاں روایتی طیارہ آپریشن مشکل ہوتا ہے، وہاں یہ تکنیک اہم کردار نبھا سکتی ہے۔ ٹی ڈی بی کے سکریٹری راجیش کمار پاٹھک نے کہا کہ بین الاقوامی تعاون کے ذریعہ اس طرح کے ریسرچ اور ڈیولپمنٹ پروگرام اسٹریٹجک سیکٹرس میں نئی تکنیکوں کو آگے بڑھانے میں اہم کردار نبھاتے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ہائبرڈ پروپلشن اور ایڈوانسڈ ٹیک آف سسٹم ہندوستان کی ڈرون اور علاقائی ایئر سروسز کی صلاحیت کو مضبوط کریں گے اور معیاری ہوابازی خدمات کو فروغ دیں گے۔ کے سی ایویشن کے پروموٹرس نے اس تعاون کے لیے حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ اس پروجیکٹ سے ان کی تکنیک کو حقیقی حالات میں ٹیسٹنگ کا موقع ملے گا، جس سے مستقبل کے لیے ہوابازی سے متعلق معیاری حل سامنے لانے میں تیزی آئے گی۔

مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے ہندوستان کے لیے
فارما کی عالمی قیادت کا کردار ادا کرنے کیلئے روڈ میپ تیار کیا

نئی دہلی: مرکزی وزیر جے پی نڈا نے 13 اپریل کو مضبوط تحقیقی صلاحیتوں، اعلیٰ سرمایہ کاری اور صنعت کی زیادہ شراکت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ابھرتے ہوئے عالمی فارماسیوٹیکل منظر نامے میں قائدانہ کردار ادا کرنے کے لیے موزوں ہے جو تیزی سے حیاتیات، بایوسیملرز اور خصوصی ادویات کی طرف بڑھ رہا ہے۔ انڈیا فارما 2026 ایونٹ میں ایک ویڈیو خطاب میں، نڈا، جو کیمیکلز اور فرٹیلائزرز کے ساتھ ساتھ صحت اور خاندانی بہبود کے قلمدان بھی رکھتے ہیں، نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان نے "دنیا کی فارمیسی" کے طور پر عالمی شہرت حاصل کی ہے، جس کی بڑی وجہ سستی جنرک دوائیوں میں اس کا غلبہ ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ دنیا بھر میں فارماسیوٹیکل زمین کی تزئین کی تیزی سے تبدیلی کی جا رہی ہے، جس میں حیاتیات اور بایوسیملرز جیسے پیچیدہ علاج پر توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔ اس تناظر میں، ہندوستان نہ صرف ان تبدیلیوں کو اپنانے کے لیے لیس ہے بلکہ ان ترقی یافتہ طبقات میں ایک عالمی رہنما کے طور پر ابھرنے کی مضبوط پوزیشن میں ہے۔ وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت ایک پالیسی ایکو سسٹم قائم کرنے کے لیے پرعزم ہے جو جدت کو فروغ دیتا ہے، تحقیقی صلاحیتوں کو بڑھاتا ہے اور اس شعبے میں قدر پر مبنی ترقی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ آگے دیکھتے ہوئے، انہوں نے زور دیا کہ تحقیق اور ترقی کو تقویت دینا صنعت کی ترقی کے اگلے مرحلے کے لیے اہم ہوگا۔ زیادہ سرمایہ کاری، صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کی گہری مصروفیت اور مضبوط پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ہندوستان کو اعلیٰ قدر کی اختراع کی قیادت والی دواسازی کی ترقی کی طرف بڑھنے میں مدد کرنے کے لیے ضروری ہوگا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت نے عالمی دواساز مارکیٹ میں ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط بنانے کے مقصد سے کئی اقدامات شروع کیے ہیں۔ ان میں حال ہی میں اعلان کردہ بایو فارما شکتی پروگرام بھی شامل ہے، جس کی لاگت پانچ سالوں میں 10,000 کروڑ روپے ہے۔ نڈا نے یہ بھی نشاندہی کی کہ گھریلو مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں کو بڑھانا ایک ترجیح بنی ہوئی ہے۔ پروڈکشن سے منسلک ترغیب (PLI) اسکیم، بلک ڈرگ پروڈکشن کے لیے اقدامات اور بلک ڈرگ پارکس کے قیام جیسے اقدامات کا مقصد خود انحصاری کو بڑھانا اور ملک کے اندر لچکدار سپلائی چینز کی تعمیر کرنا ہے۔

نیشنل کیڈٹ کور نے کیڈٹس کے لیے
ملک گیر سائبر سیکورٹی صلاحیت سازی پروگرام کا آغاز کیا

نئی دہلی: کیڈٹس کو سائبر آگاہی، ڈیجیٹل صفائی اور عملی سائبر دفاعی مہارتوں میں منظم تربیت فراہم کرنے کے لیے ایک اہم قدم کے طور پر، نیشنل کیڈٹ کور (این سی سی) نے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی (این آئی ای ایل آئی ٹی) کے اشتراک سے ایک جامع سائبر سیکورٹی کیپیسٹی بلڈنگ پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ اس سلسلے میں این سی سی اور این آئی ای ایل آئی ٹی کے درمیان ایک مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے گئے جو ڈائریکٹر جنرل این سی سی لیفٹیننٹ جنرل ویریندر واتس اور ڈائریکٹر جنرل این آئی ای ایل آئی ٹی ڈاکٹر مدن موہن ترپاٹھی کی موجودگی میں انجام پائے۔ اس پروگرام کو دو مراحل میں نافذ کیا جائے گا۔ پہلا مرحلہ، سائبر سیکورٹی بیداری پروگرام، ایک 15 گھنٹے کا آن لائن تربیتی ماڈیول ہے جسے ڈیجیٹل خواندگی، محفوظ انٹرنیٹ طریقوں، سائبر حفظان صحت اور سائبر خطرات کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ مرحلہ ملک بھر میں تمام اندراج شدہ این سی سی کیڈٹس کے لیے کھلا ہوگا اور اسے این آئی ای ایل آئی ٹی ڈیجیٹل یونیورسٹی پلیٹ فارم کے ذریعے فراہم کیا جائے گا۔ دوسرا مرحلہ، سائبر ڈیفنڈر پروگرام ایک گہری 60 گھنٹے کی آف لائن تربیت ہے جو میرٹ پر مبنی اسکریننگ کے عمل کے ذریعے کوالیفائی کرنے والے منتخب کیڈٹس کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے۔ یہ مرحلہ ہینڈز آن ٹریننگ، حقیقی زندگی کے تخروپن اور سائبر سیکورٹی ٹولز اور تکنیکوں کی عملی نمائش پر توجہ مرکوز کرے گا، جس سے کیڈٹس کو سائبر خطرات کی شناخت کرنے اور ان کا مؤثر طریقے سے جواب دینے میں مدد ملے گی۔ اس پہل کا مقصد تربیت یافتہ این سی سی سائبر کیڈٹس کا ایک پول بنانا ہے۔ جو سائبر بیداری پھیلانے، محفوظ ڈیجیٹل طریقوں کو فروغ دینے اور نچلی سطح پر سائبر سیکورٹی کے اقدامات کی حمایت کرنے میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ یہ پروگرام ڈیجیٹل انڈیا اور نیشنل اسکلز کوالیفیکیشن فریم ورک (این ایس کیو ایف) کے تحت قومی ترجیحات کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہتا ہے۔

تعلیمی بیداری کانفرنس و تقسیم انعامات پروگرام کا شاندار انعقاد
پروگرام نوجوانان کمیٹی نون گولہ پچھمی کے زیر اہتمام عمل میں آیا

حاجی پور: شہر واقع نون گولہ محلہ پچھمی کے رئیس منزل کے احاطہ میں اسلامی کوچنگ سینٹر کے طلبہ و طالبات کا ایک شاندار پروگرام بعنوان تعلیمی بیداری کانفرنس و تقسیم انعامات کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ پروگرام نوجوانان کمیٹی نون گولہ پچھمی کے زیر اہتمام عمل میں آیا۔ پروگرام کی صدارت جناب توقیر عالم صاحب محلہ نون گولہ نے فرمائی اور انہوں نے اپنے خطاب میں تعلیم کی اہمیت و افادیت اور وقت کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر اسلامی کوچنگ سینٹر کے استاذ حافظ فیضان احمد اور حافظ محمد شوکت حسین کی ایمانداری اور محنت کو خوب خوب سراہا اور کہا کے بچوں کا یہ خوبصورت پروگرام ان اساتذہ اکرام کی محنت کا ثمرہ ہے۔ انہوں نے کمیٹی کے نوجوانوں کی رضا کارانہ خدمات کو خوب سراہا۔ امارت شرعیہ سے تشریف لائے جناب مفتی تابش اکرم عثمانی، جامع مسجد انور پور کے امام و خطیب حضرت مولانا احباب قاسمی، حضرت مولانا اظہار الحق قاسمی و دیگر ائمہ کرام کے ساتھ شہر کے کئی تنظیموں سے وابستہ سرکردہ شخصیات کی شرکت باعث فخر اور کامیابی کی دلیل قرار دیا۔ اس موقع پر حاجی پور کے Dy Sp جناب ابوظفر امام نے اپنے خطاب میں کہا کے اس کوچنگ سینٹر کے استاذ حافظ فیضان احمد اور حافظ شوکت حسین کو میں جانتا تھا اور سنتا بھی تھا کے یہ بچوں کو درس و تدریس کا کام انجام دے رہے ہے لیکن آج کے اس پروگرام کو دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے۔ بچے اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور کہا کی جس خاموشی کے ساتھ اس کام کو انجام دے رہے ہیں یہ بہت بڑا کام ہے۔ بچوں کی صحیح تعلیم تربیت نہیں ہونے کی وجہ کر نئی نسل بے راہ روی کے شکار ہوتے جا رہے ہیں اور غلط سنگت کی وجہ کر مختلف منشیات استعمال کر رہے ہیں۔ جس سے سماج کا ماحول خراب ہوتا جا رہا ہے۔ سماج کے بچوں کا صحیح تعلیم و تربیت کا کام انجام دیا جا رہا ہے۔ جس کے لیے یہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کر پروگرام کو کامیاب بنایا۔

کشیدگی کے درمیان ۹ لاکھ سے زیادہ
بھارتیوں کو مغربی ایشیا سے واپس لایا گیا: وزارت خارجہ
مہاجن نے بتایا کہ وزارت میں وقف خصوصی کنٹرول روم بدستور کام کر رہا ہے اور ہندوستانی مشنوں کے ساتھ تال میل میں کام کر رہا ہے

نئی دہلی: جیسے جیسے مغربی ایشیا اور خلیجی خطہ میں سلامتی کی صورتحال بدل رہی ہے، وزارت خارجہ کے ایک سینئر اہلکار نے پیر کو کہا کہ خطے میں ہندوستانی برادری کی حفاظت اور نقل و حرکت کو یقینی بنانے کے لیے وسیع پیمانے پر کوششیں جاری ہیں، جس میں 9 لاکھ سے زیادہ لوگوں کو واپس لایا گیا ہے۔ یہ تفصیلات وزارت خارجہ کے جوائنٹ سکریٹری (خلیج)، عاصم آر مہاجن نے پیر کو یہاں قومی دارالحکومت میں ایک بین وزارتی بریفنگ کے دوران فراہم کیں۔ مہاجن نے بتایا کہ وزارت میں وقف خصوصی کنٹرول روم بدستور کام کر رہا ہے اور ہندوستانی مشنوں کے ساتھ تال میل میں کام کر رہا ہے۔ ہمارے مشن اور پوسٹس چوبیس گھنٹے ہیلپ لائنز چلا رہے ہیں اور ہمارے شہریوں کی فعال طور پر مدد کر رہے ہیں۔ وہ مقامی حکومتوں کے ساتھ قریبی رابطے میں رہتے ہیں۔" انہوں نے فلائٹ اپڈیٹس بھی شیئر کیں اور کہا کہ 28 فروری سے تقریباً 9 لاکھ 27 ہزار لوگ ہندوستان واپس آئے ہیں۔" آج متحدہ عرب امارات سے ہندوستان کے لئے تقریباً 100 پروازیں چلنے کی توقع ہے۔ سعودی عرب اور عمان کے مختلف ہوائی اڈوں سے ہندوستان کے مختلف مقامات کے لئے پروازیں چل رہی ہیں۔ قطر کی فضائی حدود جزوی طور پر کھلے رہنے سے، قطر ایئرویز کی آج ہندوستان کے لئے تقریباً 8 سے 10 پروازیں چلانے کی توقع ہے۔ انہوں نے مزید کہا، بحرین کی فضائی حدود کھلی ہے۔ گلف ایئر نے اعلان کیا ہے کہ وہ بحرین سے ہندوستان کے لیے محدود پروازیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ گلف ایئر اس وقت سعودی عرب کے دمام ہوائی اڈے سے ہندوستان بھر کے مختلف مقامات کے لیے غیر طے شدہ کمرشل پروازیں چلا رہی ہے۔ ہم ہندوستانی شہریوں کے بحرین سے سعودی عرب کے ذریعے سفر کی سہولت جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ہندوستان کی ڈیٹا سینٹر مارکیٹ ۲۰۳۰ تک ۲۲ بلین ڈالر سے تجاوز کر جائے گی: رپورٹ
رئیل اسٹیٹ کنسلٹنٹ ویسٹیان کی ایک رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کی ڈیٹا سینٹر انڈسٹری اگلے پانچ سالوں میں تیزی سے پھیلنے کے لیے تیار ہے

بنگلورو: رئیل اسٹیٹ کنسلٹنٹ ویسٹیان کی ایک رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کی ڈیٹا سینٹر انڈسٹری اگلے پانچ سالوں میں تیزی سے پھیلنے کے لیے تیار ہے، جس کی مارکیٹ 2025 میں تقریباً 10 بلین ڈالر سے دگنی ہو کر 2030 تک 22 بلین ڈالر ہو جائے گی۔ ترقی کی توقعات کلاؤڈ کمپیوٹنگ، مصنوعی ذہانت (AI) اور ڈیٹا ہیوی ٹیکنالوجیز سے چلنے والے ڈیٹا انفراسٹرکچر میں وسیع تر عالمی اضافے کے درمیان ہیں۔ عالمی سطح پر، نصب شدہ ڈیٹا سینٹر کی گنجائش فی الحال 40-50 گیگاواٹ کے قریب ہے اور 2030 تک اس کے 100 گیگا واٹ سے تجاوز کرنے کا امکان ہے۔ بھارت تیزی سے پھیلتی ہوئی ڈیجیٹل معیشت، انٹرنیٹ کی بڑھتی ہوئی رسائی، اور ہائپر اسکیل آپریٹرز کی مضبوط دلچسپی کے ذریعے ایشیا پیسفک خطے میں ڈیٹا کے بنیادی ڈھانچے کے ایک اہم مرکز کے طور پر خود کو تیزی سے پوزیشن میں لے رہا ہے۔ رپورٹ میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ انٹرنیٹ اور ٹیلی کام کے صارفین میں اضافہ، انٹرپرائز کلاؤڈ کو اپنانے میں اضافہ، اور بڑھتی ہوئی AI اور اعلیٰ کارکردگی والے کمپیوٹنگ ورک بوجھ مانگ کو بڑھا رہے ہیں۔ 5G نیٹ ورکس کی توسیع نے بھی اوسط ماہانہ وائرلیس ڈیٹا کی کھپت کو 25GB فی صارف سے آگے بڑھا دیا ہے، جس سے قابل توسیع ڈیٹا اسٹوریج اور پروسیسنگ انفراسٹرکچر کی ضرورت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ویسٹیان کے سی ای او شرینواس راؤ نے کہا کہ ہندوستان میں اے آئی انفراسٹرکچر میں قیادت کرنے کی زبردست صلاحیت ہے، جس کی حمایت پالیسی اقدامات جیسے سنگل ونڈو کلیئرنس، طویل مدتی ٹیکس مراعات، اور جی ایس ٹی فوائد سے حاصل ہے۔ ہندوستان کے ڈیٹا سینٹر سیکٹر نے حالیہ برسوں میں مضبوط سرمائے کی آمد کا مشاہدہ کیا ہے۔ 2020 اور 2024 کے درمیان، صنعت نے 13-15 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کو اپنی طرف متوجہ کیا، جس میں غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں نے کل آمد کا تقریباً 80٪ حصہ ڈالا۔ توقع ہے کہ رفتار جاری رہے گی، اگلے پانچ سالوں میں 60-70 بلین ڈالر کی اعلان کردہ سرمایہ کاری کے ساتھ، جس کی قیادت زیادہ تر ہائپر اسکیلرز اور جوائنٹ وینچر پلیٹ فارمز کرتے ہیں۔ ہندوستان کی نسبتاً کم تعمیراتی لاگت، جس کا تخمینہ 6-7 ملین ڈالر فی میگاواٹ ہے، جو کہ سنگاپور اور جاپان جیسی بالغ مارکیٹوں میں زیادہ لاگت کے مقابلے میں، عالمی ڈیٹا سینٹر کی منزل کے طور پر اس کی کشش کو مزید بڑھا رہی ہے۔ ہندوستان میں ڈیٹا سینٹر کی صلاحیت مٹھی بھر شہروں میں مرکوز ہے، جس کی قیادت ممبئی کرتی ہے، جو مضبوط رابطے اور بنیادی ڈھانچے کے فوائد کی وجہ سے ملک کی آپریشنل صلاحیت کا تقریباً نصف ہے۔ چنئی ایک بڑے عالمی ڈیٹا گیٹ وے کے طور پر پیروی کرتا ہے، جسے سب میرین کیبل لینڈنگ کے ذریعے سپورٹ کیا جاتا ہے۔ دوسرے شہر جیسے حیدرآباد، بنگلورو، اور پونے کلیدی ثانوی مرکز کے طور پر ابھر رہے ہیں۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ابھیشیک شرما کا ایک غیر مطلوبہ ریکارڈ

ایک کیلنڈر سال میں سب سے زیادہ صفر پر آؤٹ

سن رائزرس حیدرآباد (ایس آر ایچ) کے اوپنر ابھیشیک شرما راجستھان رائلز (آر آر) کے خلاف انڈین

پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء کے ۲۱/ویں میچ میں بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہو گئے۔ابھیشیک شرما ۲۰۲۶ء میں اب تک ۱۸/ٹی ۲۰/اننگز کھیل چکے ہیں، اس عرصے کے دوران وہ سات بار صفر پر پویلین لوٹ چکے ہیں۔ روہت شرما اور سنجو سیمسن ٹی ۲۰/میں ایک کیلنڈر سال میں سب سے زیادہ بطخ کے ساتھ ہندوستانی کھلاڑیوں میں دوسرے نمبر پر ہیں۔روہت شرما ۲۰۱۸ء میں ۳۲/ٹی ۲۰/اننگز میں چھ بار صفر پر آؤٹ ہوئے، جب کہ سنجو سیمسن ۲۰۲۴ء میں ۳۲/ٹی ۲۰/اننگز میں اپنا کھاتہ کھولنے میں ناکام رہے۔ گروکیرت سنگھ مان ۲۰۱۳ء میں ۱۹/اننگز میں پانچ بار صفر پر آؤٹ ہوئے۔راجیو گاندھی انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں پیر کے میچ کی پہلی ہی گیند پر ابھیشیک شرما جوفرا آرچر کے ہاتھوں اپنی وکٹ گنوا بیٹھے۔ابھیشیک آئی پی ایل میچ کی پہلی گیند پر آؤٹ ہونے والے سن رائزرس حیدرآباد کے دوسرے بلے باز بن گئے۔ان سے پہلے شکھر دھون ۲۰۱۸ء کے کوارٹر فائنل کے دوران چنئی سپر کنگز کے خلاف آئی پی ایل میچ کی پہلی گیند پر آؤٹ ہو گئے تھے۔ٹاس جیتنے کے بعد راجستھان رائلز نے سن رائزرز حیدرآباد کو بیٹنگ کی دعوت دی۔ دونوں ٹیمیں دو دو تبدیلیوں کے ساتھ میدان میں آئیں۔سن رائزرس حیدرآباد، جس کی کپتانی ایشان کشن کر رہے ہیں، ابھیشیک شرما، ٹریوس ہیڈ، ہینرک کلاسن، سلیل اروڑہ، انیکیت ورما، نتیش کمار ریڈی، ہرش دوبے، شیوانگ کمار، پرفل ہنگے، اور ایشان ملنگا کے ساتھ میچ کھیل رہے ہیں۔دوسری طرف، ریان پراگ کی کپتانی میں راجستھان رائلز کی ٹیم میں یشسوی جیسوال، دھرو جوریل (وکٹ کیپر)، لوان ڈرے پریٹوریس، ڈونووین فریرا، رویندر جڈیجا، جوفرا آرچر، ناندرے برگر، سندیپ شرما، روی بشنوئی، اور توش دیپن کے ساتھ ہیں۔

سست اوور ریٹ:

ممبئی انڈینز کے کپتان ہاردک پانڈیا پر ۱۲/لاکھ روپئے جرمانہ

انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) میں رائل چیلنجرز بنگلورو (آرسی بی) کے خلاف کھیلے گئے میچ میں سست اوور ریٹ برقرار رکھنے پر ممبئی انڈینز کے کپتان ہاردک پانڈیا کو جرمانے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) میں رائل چیلنجرز بنگلورو (آرسی بی) کے خلاف کھیلے گئے میچ میں سست اوور ریٹ برقرار رکھنے پر ممبئی انڈینز کے کپتان ہاردک پانڈیا کو جرمانے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔آئی پی ایل انتظامیہ نے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر ان پر ۱۲/لاکھ روپے جرمانہ عائد کر دیا ہے۔آئی پی ایل کی جانب سے پیر کو جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق، ہاردک پانڈیا کو آئی پی ایل کے ضابطہ اخلاق کے آرٹیکل ۲ء۲۲/کے تحت سست اوور ریٹ کا مرتکب پایا گیا۔ چونکہ رواں سیزن میں ممبئی انڈینز کی ٹیم کا یہ پہلا جرم تھا، اس لیے کم از کم سزا کے طور پر کپتان پر ۱۲/لاکھ روپے کا جرمانہ لگایا گیا ہے۔واضح رہے کہ اس سنسنی خیز مقابلے میں ممبئی انڈینز کو رائل چیلنجرز بنگلورو کے ہاتھوں ۱۸/رنز سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ جہاں ایک طرف ٹیم کو میچ میں ناکامی جھیلنا پڑی، وہیں کپتان پر اس جرمانے نے ٹیم کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ رائل چیلنجرز بنگلورو کے جارح مزاج بلے باز ٹم ڈیوڈ کو ممبئی انڈینز کے خلاف کھیلے گئے میچ میں ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر میچ فیس کا ۲۵ رفیصد جرمانہ عائد کر دیا گیا ہے۔وانکھیڈے اسٹیڈیم میں کھیلے گئے آئی پی ایل کے ۲۰/ویں میچ کے دوران ٹم ڈیوڈ کو آئی

پی ایل کوڈ آف کنڈکٹ کے لیول ون کی خلاف ورزی کا مرتکب پایا گیا۔ان پر آرٹیکل ۲ء۸/کی خلاف ورزی کا الزام ہے، جو"میچ کے دوران امپائر کے ہدایات کی نافرمانی" سے متعلق ہے۔آرسی بی کی اننگز کے ۱۸/ویں اوور کے دوران جب امپائرز نے گیند تبدیل کی، تو ٹم ڈیوڈ گیند دیکھنا چاہتے تھے۔امپائرز کے بار بار مطالبے کے باوجود انہوں نے گیند واپس کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیا۔میچ کے آخری اوور (۲۰/ویں اوور) میں ایک بار پھر انہوں نے امپائرز کو گیند وقت پر نہیں سونپی، جسے امپائرز کے احکامات کی مسلسل خلاف ورزی تصور کیا گیا۔ جرمانے کے ساتھ ساتھ ٹم ڈیوڈ کے ریکارڈ میں ایک ڈی میرٹ پوائنٹ کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔کھلاڑی نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا ہے اور میچ ریفری کی جانب سے دی گئی سزا کو قبول کر لیا ہے، جس کے باعث اب اس معاملے پر مزید سماعت کی ضرورت نہیں پڑے گی۔سویاش شرما نے اسی اوور کی پانچویں گیند پر تلک ورما (ایک) کو بھی آؤٹ کر دیا۔کپتان ہاردک پانڈیا نے سوریہ کمار یادو کے ساتھ اننگ کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ اس دوران ۱۳/ویں اوور میں کرونال پانڈیا نے سوریہ کمار یادو کو آؤٹ کر کے پویلین بھیج دیا۔سوریہ کمار یادو نے ۲۲/گیندوں میں پانچ چوکے لگا کر ۳۳/رنز بنائے۔ ممبئی کا چوتھا وکٹ ۱۵/ویں اوور میں ہاردک پانڈیا کی صورت میں گرا۔ ہاردک پانڈیا نے ۲۲/گیندوں میں چھ چوکے اور ایک چھکا لگا کر ۴۰/رنز بنائے۔انہیں جیکب ڈفی نے آؤٹ کیا۔نمن دھیر ایک رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ممبئی انڈینز کی ٹیم مقررہ ۲۰/اوورز میں ۵/وکٹوں پر ۲۲۲/رنز ہی بنا سکی اور میچ ۱۸/رنز سے ہار گئی۔شیر فین ردرفورڈ نے ۳۱/گیندوں پر ایک چوکا اور نو چھکے لگاتے ہوئے ناٹ آؤٹ ۷۱/رن کی اننگز کھیلی، لیکن اپنی ٹیم کو فتح سے ہمکنار نہ کر سکے۔ممبئی کی چار میچوں میں یہ تیسری شکست ہے۔ مچل سینٹنر آٹھ رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔آرسی بی کے لیے سویاش شرما نے دو وکٹ لیے۔ جیکب ڈفی، راسخ سلام اور کرونال پانڈیا نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔آج یہاں ممبئی انڈینس نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کرنے اتری آرسی بی کے لیے فل سالٹ اور وراٹ کوہلی کی اوپننگ جوڑی نے دھماکہ خیز بلے بازی کا مظاہرہ کیا اور پہلی وکٹ کے لیے ۱۲۰/رنز جوڑے۔شارڈل ٹھاکر نے ۱۱/ویں اوور میں فل سالٹ کو ہاردک پانڈیا کے ہاتھوں کیچ آؤٹ کراتے ہوئے اس شراکت کا خاتمہ کیا۔فل سالٹ نے ۳۶/گیندوں پر چھ چوکے اور چھ چھکے لگا کر ۷۸/رنز کی طوفانی اننگز کھیلی۔

فاتح چنئی کے سامنے کولکاتا کا سخت امتحان، پہلی کامیابی کیلئے کے کے آر بے چین

انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء میں پوائنٹس ٹیبل کی دو نچلے درجے کی ٹیموں کے درمیان ایک دلچسپ معرکہ متوقع ہے

انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء میں پوائنٹس ٹیبل کی دو نچلے درجے کی ٹیموں کے درمیان ایک دلچسپ معرکہ متوقع ہے۔ پانچ بار کی چیمپئن چنئی سپر کنگز جو مسلسل تین شکستوں کے بعد جیت کی راہ پر واپس لوٹ آئی ہے، اپنے ہوم گراؤنڈ پر کولکاتا نائٹ رائڈرز کا سامنا کرے گی۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء میں کل منگل کے روز پوائنٹس ٹیبل کی دو نچلے درجے کی ٹیموں کے درمیان ایک دلچسپ معرکہ متوقع ہے۔ پانچ بار کی چیمپئن چنئی سپر کنگز جو مسلسل تین شکستوں کے بعد جیت کی راہ پر واپس لوٹ آئی ہے، اپنے ہوم گراؤنڈ پر کولکاتا نائٹ رائڈرز کا سامنا کرے گی۔ کے کے آر کو ٹورنامنٹ میں اب بھی اپنی پہلی جیت کا شدت سے انتظار ہے۔چنئی کے ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم (چیپاک) میں یلو بریگیڈ کے زبردست تعاون اور ہوم ایڈوانٹیج کی بدولت میزبان ٹیم کا پلڑا بھاری دکھائی دیتا ہے۔اب تک دونوں ٹیموں کے درمیان ۳۱/میچز کھیلے گئے ہیں،

جن میں سے ۲۰/میں چنئی اور ۱۱/میں کولکاتا نے کامیابی حاصل کی۔اس میدان پر ہونے والے ۱۲/میچوں میں چنئی ۸/میچ جیت کر آگے ہے۔اگرچہ ۲۰۱۲ء سے اب تک دونوں ٹیمیں ۳۔۳/کی برابری پر ہیں، لیکن موجودہ سیزن میں چنئی کی پوزیشن بہتر ہے۔چنئی نے اپنے پچھلے میچ میں دہلی کیپٹلز کو ۲۳/رنز سے شکست دے کر جیت کا کھاتہ کھولا ہے۔اوپنر سنجو سیمسن کی سنچری اور نوجوان آیوش مہاترے کی نصف سنچری نے ٹیم کے اعتماد میں اضافہ کیا ہے۔تاہم کپتان رتوراج گائیکواڈ کی خراب فارم (گزشتہ اسکور: ۲۸،۶، ۷،۱۵) ٹیم کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ڈیوالڈ بریوس کی واپسی اور شیوم دوبے کی جارحانہ بیٹنگ سے ٹیم مزید مستحکم ہوئی ہے۔جیمی اوورٹن (۴/وکٹیں) اور اپنا ڈیبیو کرنے والے گرجپ نیت سنگھ بولنگ کے ستون ثابت ہو رہے ہیں۔اجنکیا رہانے کی قیادت میں کے کے آر کی شروعات مایوس کن رہی ہے۔چار میچوں میں سے تین میں شکست اور ایک میچ (پنجاب کنگز کے خلاف) بارش کی نذر ہونے کے باعث اسے صرف ایک پوائنٹ مل سکا ہے۔ کپتان رہانے، انگکرش رگھونشی اور فن ایلن کو اپنی اننگز کو بڑے اسکور میں بدلنا ہوگا۔لکھنؤ کے خلاف پچھلے میچ میں مضبوط گرفت کے باوجود ویبھو اروڑہ کے آخری اوور میں مکیش چودھری کی دھواں دھار بیٹنگ نے کے کے آر سے جیت چھین لی تھی۔ ٹیم مینجمنٹ اب ایک نئے عزم کے ساتھ میدان میں اترنے کے لیے تیار ہے۔دوسری جانب، فاتح چنئی سپر کنگز نے گزشتہ میچ میں دہلی کیپیٹلز کے خلاف 23 رنز سے کامیابی حاصل کر کے اپنا اعتماد بحال کیا ہے اور وہ اب اپنی اس فارم کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے۔ کے کے آر اس وقت ٹورنامنٹ کی واحد ٹیم ہے جسے تاحال کوئی کامیابی نہیں مل سکی ہے۔کیمرون گرین اور روومین پاول کی بیٹنگ فارم ٹیم کیلئے امید کی کرن ہے۔

آرسی بی نے ممبئی کو ۱۸/رنز سے شکست دی۔

رجت، وراٹ کوہلی اور سالٹ نے شاندار ففٹی بنائی

آرسی بی 18 رنز سے ممبئی انڈینز کو ہرایا۔آرسی بی نے ممبئی انڈینز کو 241 رنز کا ہدف دیا تھا لیکن جواب میں ممبئی کی ٹیم 222 رنز ہی بنا سکی۔آئی پی ایل 2026 کا 20 واں میچ اتوار کو ممبئی انڈینز اور رائل چیلنجرز بنگلور کے درمیان کھیلا گیا۔آرسی بی نے یہ میچ 18 رنز سے جیت لیا۔یہ میچ ممبئی کے وانکھیڑے اسٹیڈیم میں کھیلا گیا۔ممبئی نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔آرسی بی نے رجت پاٹیدار، کوہلی اور سالٹ کی ففٹی کی بدولت 240 رنز بنائے۔تاہم جواب میں ممبئی کی ٹیم 222 رنز ہی بنا سکی۔241 رنز کے جواب میں ممبئی کی اننگز کا آغاز روہت شرما اور رکی پونٹنگ نے کیا۔دونوں نے 72 رنز جوڑے۔تاہم، روہت شرما 37 رنز بنا کر رکی پونٹنگ کے آؤٹ ہونے سے پہلے ہی ریٹائر ہو گئے۔اس کے بعد تلک نے 1 رن بنایا۔سوریا 13 ویں اوور میں 33 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ہارڈک پانڈیا نے پھر ذمہ داری سنبھالی اور 22 گیندوں پر 40 رنز بنائے۔اس کے بعد ردرفورڈ نے 31 گیندوں پر ناقابل شکست 71 رنز کی اننگز کھیلی، لیکن وہ اپنی ٹیم کو فتح سے ہمکنار نہ کر سکے۔آرسی بی کے 240 کے جواب میں ممبئی نے 5 وکٹ پر 222 رنز بنائے۔پہلے بلے بازی کرتے ہوئے آرسی بی کی اننگز کا آغاز ویراٹ کوہلی اور فل سالٹ نے کیا۔دونوں نے پہلی ہی گیند سے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا اور پاور پلے (6 اوور) میں کوئی وکٹ کھوئے بغیر 71 رنز بنائے۔تاہم، انہوں نے اپنی ناقابل شکست رنز کا سلسلہ جاری رکھا، 10 اوورز میں 115 رنز بنائے۔آرسی بی کو پہلا جھٹکا 11 ویں

اوور میں لگا جب شاردول ٹھاکر نے فل سالٹ کو آؤٹ کیا۔سالٹ نے 36 گیندوں پر 78 رنز بنائے۔اس کے بعد رجت پاٹیدار نے دھواں دار دستک کھیلی۔اس کے بعد رجت پاٹیدار نے 20 گیندوں پر 53 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، اور ویراٹ کوہلی نے 38 گیندوں پر 50 رنز بنائے۔اس سے آرسی بی کو ممبئی انڈینز کے خلاف 4 وکٹ پر 240 رنز بنانے میں مدد ملی۔

وجے کی فلم 'جنانایگن' کی فوٹیج لیک، فلمی حلقوں کا شدید ردعمل

وجے کی انتہائی متوقع فلم جنانایگن کی تقریباً پانچ منٹ طویل ویڈیو کلپ مبینہ طور پر لیک ہو کر سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی ہے

چنئی: جنوبی ہند کے سپراسٹار وجے کی انتہائی متوقع فلم جنانایگن کی تقریباً پانچ منٹ طویل ویڈیو کلپ مبینہ طور پر لیک ہو کر سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی ہے، جس کے بعد فلمی صنعت میں شدید تشویش اور غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق لیک ہونے والی ویڈیو میں وجے کا تعارفی منظر (انٹرو سین) اور ایک گانے کا حصہ شامل ہے، جو فلم کی اہم جھلک سمجھی جا رہی ہے۔ اس واقعہ نے نہ صرف فلم کے سازوں کو پریشان کیا بلکہ پورے فلمی حلقے میں اس عمل کی سخت مذمت کی جا رہی ہے۔ہدایت کار اروندھ سری نواسن اس معاملے پر آواز اٹھانے والوں میں پیش پیش رہے۔انہوں نے سوشل میڈیا پر اپنے ردعمل میں کہا کہ فلم کی ایڈیٹ ریفرنس فوٹیج کا اس طرح لیک ہونا نہایت افسوسناک اور ناقابل قبول ہے۔ان کے مطابق فلم سازی کے ہر مرحلے میں بے پناہ محنت، اعتماد اور تخلیقی کوشش شامل ہوتی ہے اور اس طرح کے واقعات نہ صرف اس عمل کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ پوری صنعت کی ساکھ کو بھی متاثر کرتے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ وہ جنانایگن کی ٹیم کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور اس بات پر زور دیا کہ متعلقہ تکنیکی ٹیم کو اس لیک کے ذمہ دار عناصر کا سراغ لگا کر انہیں بے نقاب کرنا چاہیے۔ اروندھ سری نواسن نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس لیک شدہ ویڈیو کو نہ دیکھیں اور نہ ہی اسے شیئر کریں، بلکہ جہاں کہیں بھی یہ مواد نظر آئے اسے فوری رپورٹ کریں۔انہوں نے فلمی تخلیق کاروں کے احترام اور پائریسی کے خاتمے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ واضح رہے کہ جنانایگن کی ریلیز پہلے جنوری میں پونگل کے موقع پر طے تھی، تاہم سنسر بورڈ کی جانب سے فلم کو ریویزن کمیٹی کے حوالے کیے جانے

کے بعد اس کی ریلیز موخر کردی گئی تھی۔ اس پیش رفت نے پہلے ہی فلم کے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال پیدا کردی تھی اور اب فوٹیج لیک ہونے کے واقعہ نے مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ہدایتکار ایچ ونوتھ کی اس فلم میں وجے کے علاوہ بابی دیول، پوجا ہیگڑے، مامیتھا بائیجو، پرکاش راج اور گوتھم واسودیو مینن جیسے نامور اداکار بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے فلم کے لیے شائقین میں بے حد جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ پروڈکشن ہاؤس کے وی این پروڈکشنز نے پہلے ہی ایک بیان میں ریلیز موخر کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ فیصلہ نہایت مشکل تھا۔

نم آنکھوں کے درمیان آشا بھوسلے سپردِ آتش، بیٹے آنند بھوسلے نے دی 'مکھا گنی'

ان کے آنسو اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ آشا تائی کا اس دنیا سے جانا صرف ایک عظیم فنکار کا نہیں بلکہ فیملی کی سب سے مضبوط کڑی ٹوٹنے جیسا ہے

آشا بھوسلے کی پوتی زنائی بھوسلے کا رو رو کر برا حال ہے۔ان کے آنسو اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ آشا تائی کا اس دنیا سے جانا صرف ایک عظیم فنکار کا نہیں بلکہ فیملی کی سب سے مضبوط کڑی ٹوٹنے جیسا ہے۔اپنی سریلی آواز سے کروڑوں دلوں کو اپنا دیوانہ بنانے والی آشا بھوسلے کے جسد خاکی کو آج شام نم آنکھوں کے درمیان سپردِ آتش کر دیا گیا۔ 12 اپریل 2026 کو ان کا انتقال ہوا تھا، جس کے بعد سے بالی ووڈ انڈسٹری اور موسیقی سے محبت کرنے والوں میں غم و اندوہ کی لہر دوڑ گئی۔ آشا بھوسلے نے ممبئی کے بریچ کینڈی اسپتال میں آخری سانس لی۔13 اپریل کی شام تقریباً 30.5 بجے بیٹے آنند بھوسلے نے ان کے جسد خاکی کو 'مکھا گنی' (منہ میں آگ) دی۔آشا بھوسلے کو جب آگ کے حوالے کیا گیا، تو وہاں موجود سبھی لوگوں کی آنکھیں نم تھیں، خاص طور سے ان کی

پوتی زنائی بھوسلے زار و قطار روتی ہوئی دکھائی دیں۔ان کے آنسو اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ آشا تائی کا اس دنیا سے جانا صرف ایک عظیم فنکار کا انتقال نہیں ہے، بلکہ فیملی کی سب سے مضبوط کڑی کے ٹوٹنے جیسا ہے۔ آنند بھوسلے بھی انتہائی غمگین ماحول میں آخری رسومات کے بعد سبھی مہمانوں کو وداع کرتے ہوئے دکھائی دیے۔اس وقت آشا بھوسلے کی فیملی غم میں ڈوبی دکھائی دے رہی ہے اور آخری وداعی دینے پہنچے لوگ بھی انتہائی غمزدہ نظر آئے۔ جب آنند بھوسلے نے آشا بھوسلے کو 'مکھا گنی' دی، تو اس وقت قریبی لوگوں کے چہرے پر ان کے جانے کا غم صاف دکھائی دے رہا تھا۔کوئی خاموش کھڑا ہوا تھا تو کوئی آنکھیں پونچھتا نظر آیا۔ ماحول میں موجود سناٹے اور درد کو صاف محسوس کیا جا سکتا تھا۔اس درمیان کیبرے کوین ہیلین نے آشا بھوسلے کی موت پر اپنے شدید رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہیلن کے بیشتر گانے آشا بھوسلے نے ہی گائے تھے۔ وہ اپنے کیریئر میں ترقی کا سہرا ہیلن کو دیتی تھیں۔آشا بھوسلے کو جب سپردِ آتش کیا گیا، تو اس کے بعد ہیلن نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے اپنے شدید غم کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ "میں جہاں ہوں، ان کی وجہ سے ہوں۔اچھا ہوا میں ریٹائر ہو گئی۔" وہ مزید کہتی ہیں کہ "ان کے انتقال کی خبر سن کر مجھے صدمہ لگا تھا۔ بھگوان ان کی روح کو سکون عطا کرے۔"

آشا بھوسلے ہندوستانی سنیما کی ستون: شاہ رخ خان

شاہ رخ خان نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک تصویر شیئر کی، جس میں وہ محبت سے گلوکارہ کے گال پر بوسہ دیتے دکھائی دے رہے ہیں

ممبئی: سپر اسٹار شاہ رخ خان نے لیجنڈری گلوکارہ آشا بھوسلے کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی آواز کو ہندوستانی سنیما کے ستونوں میں سے ایک قرار دیا۔شاہ رخ خان نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک تصویر شیئر کی، جس میں وہ محبت سے گلوکارہ کے گال پر بوسہ دیتے دکھائی دے رہے ہیں۔معروف گلوکارہ کے انتقال کی خبر پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے شاہ رخ خان نے لکھا، آشا تائی کے انتقال کی خبر سن کر انتہائی دکھ ہوا۔ان کی آواز ہندوستانی سنیما کے ستونوں میں سے ایک رہی ہے اور صدیوں تک دنیا بھر میں گونجتی رہے گی۔انہوں نے یہ بھی یاد کیا کہ جب بھی ان کی آشا بھوسلے سے ملاقات ہوتی تھی، وہ انہیں بے حد محبت اور دعائیں دیا کرتی تھیں۔گلوکارہ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا ایسی صلاحیت جو کئی نسلوں تک زندہ رہے گی، وہ ہمیشہ مجھ پر اپنی محبت اور دعائیں نچھاور کرتی تھیں اور میں انہیں بہت یاد کروں گا۔آشا تائی، آپ کو یاد کیا جائے گا...... آپ سے محبت ہے۔فلمی دنیا کی کئی بڑی شخصیات جیسے اکشے کمار، انیل کپور، ہیما مالنی، کاجول اور روینہ ٹنڈن سمیت دیگر نے بھی سوشل میڈیا کے ذریعے آشا بھوسلے گزر جانے پر دکھ کا اظہار کیا۔آشا بھوسلے کو ہفتہ کے روز ممبئی کے بریچ کینڈی اسپتال میں داخل کروایا گیا تھا، جہاں وہ اتوار کو 92 برس کی عمر میں چل بسیں۔اپنے آٹھ دہائیوں پر محیط شاندار کیریئر کے دوران انہوں نے فلموں اور البمز کے لیے مختلف ہندوستانی زبانوں میں گیت ریکارڈ کیے۔آشا بھوسلے کو اپنے کیریئر میں متعدد اعزازات سے بھی نوازا گیا۔انہیں دو مرتبہ نیشنل فلم ایوارڈ ملا۔ ایک فلم امراؤ جان کے گیت دل چیز کیا ہے کے لیے اور دوسرا فلم اجازت کے گیت میرا کچھ سامان کے لیے۔اس کے علاوہ انہیں 2000 میں دادا صاحب پھالکے ایوارڈ اور 2008 میں ملک کے دوسرے بڑے شہری اعزاز پدم وبھوشن سے بھی نوازا گیا۔آشا بھوسلے نے تقریباً 20 زبانوں میں 12 ہزار کے قریب گانوں کو اپنی آواز دی اور ان کی یہ لازوال خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

سنجے لیلا بھنسالی اور رام چرن ساتھ فلم کر سکتے ہیں: رپورٹ

رام چرن اس وقت اپنی آنے والی اسپورٹس ایکشن ڈرامہ فلم "پیڈی" کی شوٹنگ میں مصروف ہیں، جس کی ہدایت کاری بوچی بابو سانا کر رہے ہیں

رام چرن اس وقت اپنی آنے والی اسپورٹس ایکشن ڈرامہ فلم "پیڈی" کی شوٹنگ میں مصروف ہیں، جس کی ہدایت کاری بوچی بابو سانا کر رہے ہیں۔ تاہم، نئی رپورٹس کے مطابق اداکار جلد ہی سنجے لیلا بھنسالی کے ساتھ ایک بڑے اور بصری طور پر شاندار پراجیکٹ کے لیے تیار ہو سکتے ہیں۔رام چرن اس وقت اپنی آنے والی اسپورٹس ایکشن ڈرامہ فلم "پیڈی" کی شوٹنگ میں مصروف ہیں، جس کی ہدایت کاری بوچی بابو سانا کر رہے ہیں۔ تاہم، نئی رپورٹس کے مطابق اداکار جلد ہی سنجے لیلا بھنسالی کے ساتھ ایک بڑے اور بصری طور پر شاندار پراجیکٹ کے لیے تیار ہو سکتے ہیں۔رام چرن بھنسالی فلم زیر تیاری؟ گٹ کی رپورٹ کے مطابق، بھنسالی ایک تاریخی ایڈونچر ڈرامہ پر کام کر رہے ہیں جو گھنے جنگل کے پس منظر میں ترتیب دیا گیا ہے، اور اس میں مرکزی کردار کے لیے رام چرن پر غور کیا جا رہا ہے۔اس منصوبے کو ایک پیریڈ تھرلر کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، جس میں بڑے پیمانے اور مضبوط کہانی کو بھنسالی کے مخصوص انداز میں یکجا کیا جائے گا۔ کہا جا رہا ہے کہ اس کا اسکرپٹ رائٹر درگیش سنگھ نے تیار کیا ہے، جو "گلک" اور "دشکتی شالنی" جیسے پروجیکٹس کے لیے جانے جاتے ہیں۔ذرائع کے مطابق کہانی کو ایک مکمل اسکرین پلے میں ڈھالا گیا

ہے جو کسی بڑے اسٹار کے لیے موزوں ہے۔اگرچہ بھنسالی رام چرن کو کاسٹ کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، لیکن ابھی تک یہ واضح نہیں کہ یہ پروجیکٹ باضابطہ طور پر اداکار کو پیش کیا گیا ہے یا نہیں۔ فی الحال، دونوں طرف سے کوئی سرکاری تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ دونوں نام ایک ساتھ جوڑے گئے ہوں۔۲۰۲۴ء میں بھی رام چرن اور بھنسالی "دی لیجنڈ آف سہیل دیو" (امیش ترپاٹھی) کی فلمی شکل پر بات چیت کر رہے تھے۔تاہم، یہ منصوبہ ابتدائی گفتگو سے آگے نہ بڑھ سکا، جس سے مداح ایک ممکنہ اشتراک کے انتظار میں رہ گئے۔اگر موجودہ خبریں حقیقت بنیں تو یہ دونوں کو پہلی بار ایک ساتھ لا سکتی ہیں۔دوسری جانب، بھنسالی اس وقت اپنی اگلی فلم "لو اینڈ وار" کی ہدایت کاری میں مصروف ہیں، جس میں رنبیر کپور، عالیہ بھٹ اور وکی کوشل مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔یہ فلم پہلے ہی ان کے سب سے زیادہ متوقع منصوبوں میں شمار ہو رہی ہے۔رام چرن کو آخری بار "گیم چینجر" میں دیکھا گیا، جس کی ہدایت کاری ایس شنکر نے کی۔ یہ ایک سیاسی ڈرامہ تھا جس میں ایک ایماندار آئی اے ایس افسر کو بدعنوانی کے خلاف لڑتے ہوئے دکھایا گیا، تاہم فلم کو ناقدین اور ناظرین دونوں کی طرف سے ملا جلا ردعمل ملا اور اب یہ ایمیزون پرائم ویڈیو پر دستیاب ہے۔آگے چل کر، رام چرن "پیڈی" میں مرکزی کردار ادا کریں گے، جس میں جھانوی کپور بھی شامل ہیں۔اس فلم میں شیوا راجکمار اور دویندو بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔یہ فلم پہلے مارچ ۲۰۲۶ء میں ریلیز ہونے والی تھی، بعد میں اسے ۳۰/اپریل تک موخر کیا گیا، تاہم تازہ اطلاعات کے مطابق اس میں مزید تاخیر بھی ہو سکتی ہے۔ اگرچہ رام چرن اور سنجے لیلا بھنسالی کے درمیان ممکنہ اشتراک کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی، لیکن اس خبر نے مداحوں میں کافی دلچسپی اور تجسس پیدا کر دیا ہے۔